القَولُ الوَثِيق فِي مَنَاقِبِ الصِّدِّيق رضي الله عنه

(سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل و مناقب)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

MINHAJ-UL-QURAN PUBLICATIONS

منہاج القرآن پبلیکیشنز

القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ
مؤلف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
ترجمہ	:	پروفیسر محمد نواز ظفر (ڈین فکلٹی آف شریعہ، دی منہاج یونیورسٹی)، شبیر احمد جامی
تحقیق و تدوین	:	محمد علی قادری، حافظ محمد عمر
کمپوزِنگ	:	محمد یامین منہاجین، بصیر احمد
ٹائٹل	:	ابو اویس محمد اکرم قادری
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّتؒ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ www.MinhajBooks.com
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
نگرانِ طباعت	:	محمد جاوید کھٹانہ
اِشاعتِ اَوّل	:	مئی 2003ء (1,100)
اِشاعتِ دوم	:	نومبر 2003ء
تعداد	:	1,100

❁ ❁ ❁

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو/ ویڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلیکیشنز)

sales@minhaj.biz

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِیَا

وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

﴿صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ﴾

حکومتِ پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔۱) ۴-۱/ ۸۰ پی آئی وی، مؤرّخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء؛ حکومتِ بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۴-۲۰ جنرل و ایم ۴/ ۹۷۰-۳-۷، مؤرّخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومتِ شمال مغربی سرحدی صوبہ کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷ این۔۱/ اے ڈی (لائبریری)، مؤرّخہ ۲۰ اگست ۱۹۸۶ء؛ اور حکومتِ آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت/ اِنتظامیہ ۶۳-۸۰۶۱/ ۹۲، مؤرّخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

فہرست

صفحہ	مشتملات	نمبر شمار
۱۱	کتاب القول الوثیق فی مناقب الصدیق رضی اللہ عنہ	
۱۳	باب فی أوّل من أسلم من الرجال ﴿بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے﴾	۱
۱۷	باب فی بیان إسمه و نسبه ﴿صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا نام ونسب﴾	۲
۲۷	باب فی من سرّہ أن ینظر عتیقا من النار فلینظر إلی أبی بکر رضی اللہ عنہ ﴿جسے آگ سے محفوظ شخص دیکھنا ہو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے﴾	۳
۲۹	أنزل اللہ سبحانہ وتعالیٰ له إسم صدیق من السمآء ﴿آپ رضی اللہ عنہ کا لقب صدّیق آسمان سے نازل فرمایا گیا﴾	۴
۳۲	قال أبو بکر رضی اللہ عنہ: أصدقه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما أبعد من ذٰلک ﴿میں تو معراج سے بھی عجیب تر خبروں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتا ہوں﴾	۵
۳۵	قال الصحابة رضی اللہ عنہم إنه أفضل الناس من الأمّة ﴿قولِ صحابہ رضی اللہ عنہم: آپ رضی اللہ عنہ امت میں سب سے افضل ہیں﴾	۶
۴۴	لو کان للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلیلا لکان ابو بکر رضی اللہ عنہ ﴿اگر کوئی خلیلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوتے﴾	۷
۴۹	إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إتخذہ رضی اللہ عنہ صاحبا ﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ......صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾	۸
۵۱	إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتخذہ رضی اللہ عنہ رفیقا ﴿صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ......رفیقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾	۹
۵۲	إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتخذہ رضی اللہ عنہ نائبا ﴿صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ...... نائبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾	۱۰

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
١١	إن النبی ﷺ اتخذہ ؓ وزیراً ﴿صدیقِ اکبر ؓ......وزیرِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٥٨
١٢	إن النبی ﷺ اتخذہ ؓ سمعا و بصرا ﴿صدیق اکبر ؓ......سمع و بصرِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٦١
١٣	أحب خلق اللہ إلی الرسول ﷺ ﴿صدیق اکبر ؓ......حبیب مصطفیٰ ﷺ﴾	٦٥
١٤	أعلم الناس مزاج رسول اللہ ﷺ ﴿صدیق اکبر ؓ......شناسائے مزاجِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٧١
١٥	اشد توقیرا و تعزیرا لرسول اللہ ﷺ ﴿صدیق اکبر ؓ......فنائے ادبِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٧٧
١٦	اشد حبّا للنبی المصطفیٰ ﷺ ﴿صدیق اکبر ؓ......کشتۂ عشقِ مصطفیٰ ﷺ﴾	٨١
١٧	اعتزازہ ؓ بکونہ ثانی اثنین ﴿صدیق اکبر ؓ ...... ثانی اثنین﴾	٩٥
١٨	إن رسول اللہ ﷺ یغضب لغضب الصدیق ؓ ﴿ابوبکر ؓ ناراض تو مصطفیٰ ﷺ ناراض﴾	٩٧
١٩	کان النبی ﷺ ینظر إلی الصدیق ؓ و یتبسم إلیہ ﴿حضور ﷺ آپ ؓ کو پیار سے دیکھتے اور تبسم فرماتے﴾	١٠٢
٢٠	تصدق الصدیق بکل ماعندہ لرسول اللہ ﷺ ﴿صدّیق اکبر ؓ نے حضورِ ﷺ پر اپنا سب کچھ لٹا دیا﴾	١٠٤
٢١	قول الصدیق ؓ: أبقیت لھم اللہ و رسولہٗ ﴿میرے لیے اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی کافی ہے﴾	١٠٧
٢٢	قال النبی ﷺ: ما نفعنی مال أحد قط ما نفعنی مال أبی بکر ﴿کسی کے مال نے کبھی مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر ؓ کے مال نے دیا ہے﴾	١٠٩

نمبر شمار	مشتملات	صفحہ
۲۳	قال رسول اللهِ ﷺ: إنّه ليس أحد أمنّ عليّ فِی نفسهٖ ومالهٖ من أبِی بكرابن أبی قحافة رضی الله عنهما ﴿ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی نے احسان نہیں کیا﴾	۱۱۱
۲۴	قال رسول الله ﷺ: ما لأحد عندنا يد إلّا وقد كافيناه ما خلا أبابكر ﴿ہمارے اوپر کسی کا کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ چکا دیا ہو، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے﴾	۱۱۵
۲۵	قرأالله عليه رضی اللہ عنہ السلام فقال: أراض أنت عنی ﴿اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجا اور پوچھا: کیا تم مجھ سے راضی ہو؟﴾	۱۱۷
۲۶	لم تبقی خوخة فی المسجد النبوی غيرخوخة أبی بكر ﴿مسجد نبوی کے صحن میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رکھا گیا﴾	۱۱۹
۲۷	أحسن الناس أخلاقا ﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... حسن خلق کا پیکر اتم﴾	۱۲۲
۲۸	كونه جامع الحسنات كلها ﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... جملہ حسنات کے جامع﴾	۱۲۶
۲۹	كان يدعونه الصحابة: يا خليفة رسول الله! ﴿صحابہ کرام آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ الرسول کہہ کر پکارتے﴾	۱۳۲
۳۰	اوّل من جمع القرآن ﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... پہلے جامع القرآن﴾	۱۳۴
۳۱	إنه يبعث يوم القيامة والنبی ﷺ اٰخذ بيده ﴿روزِ قیامت اٹھتے وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضور ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا﴾	۱۳۸
۳۲	بشره النبی ﷺ بالجنة فی الدنيا ﴿حضور ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہ کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت عطا فرما دی﴾	۱۴۰
۳۳	إنه أوّل من يدخل الجنّة من الأمّة المحمّديّة علی صاحبها الصلوة والسلام ﴿امت محمدی علی صاحبھا الصلوۃ والسلام میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے﴾	۱۴۵

صفحہ	مشتملات	نمبر شمار
۱۵۰	**إن الصّديق سيد كهول أهل الجنة** ﴿آپ رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں﴾	۳۴
۱۵۳	**إن الصديق يرى فى الجنة كالنّجم الطّالع فى أفق السّماءِ** ﴿آپ رضی اللہ عنہ ...... آسمانِ جنت کا درخشاں ستارا ہیں﴾	۳۵
۱۵۵	**يتجلى الله لأبى بكر فى الآخرة خاصة** ﴿آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا دیدار خاص عطا فرمائے گا﴾	۳۶
۱۵۸	**صبره و تثبته عند وفاة النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** ﴿وصالِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صبر و استقامت﴾	۳۷
۱۶۱	**صاحب النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فى الغار والمزار** ﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ......حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غار و مزار کے ساتھی ہیں﴾	۳۸
۱۶۵	**حبهٔ واقتداء ه و شكرهٔ واجب على الأمة** ﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت و اطاعت اور شکر اُمت پر واجب ہے﴾	۳۹
۱۶۸	**حبه و مودته لأهل بيت النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم** آپ رضی اللہ عنہ کی محبت و مودتِ اہل بیت رضی اللہ عنہم	۴۰
۱۷۲	**ماروى عن على المرتضىٰ رضی اللہ عنہ فى مناقب أبى بكر رضی اللہ عنہ** فضائلِ ابی بکر رضی اللہ عنہ ...... بروایاتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	۴۱
۱۸۷	ماخذ و مراجع	۞

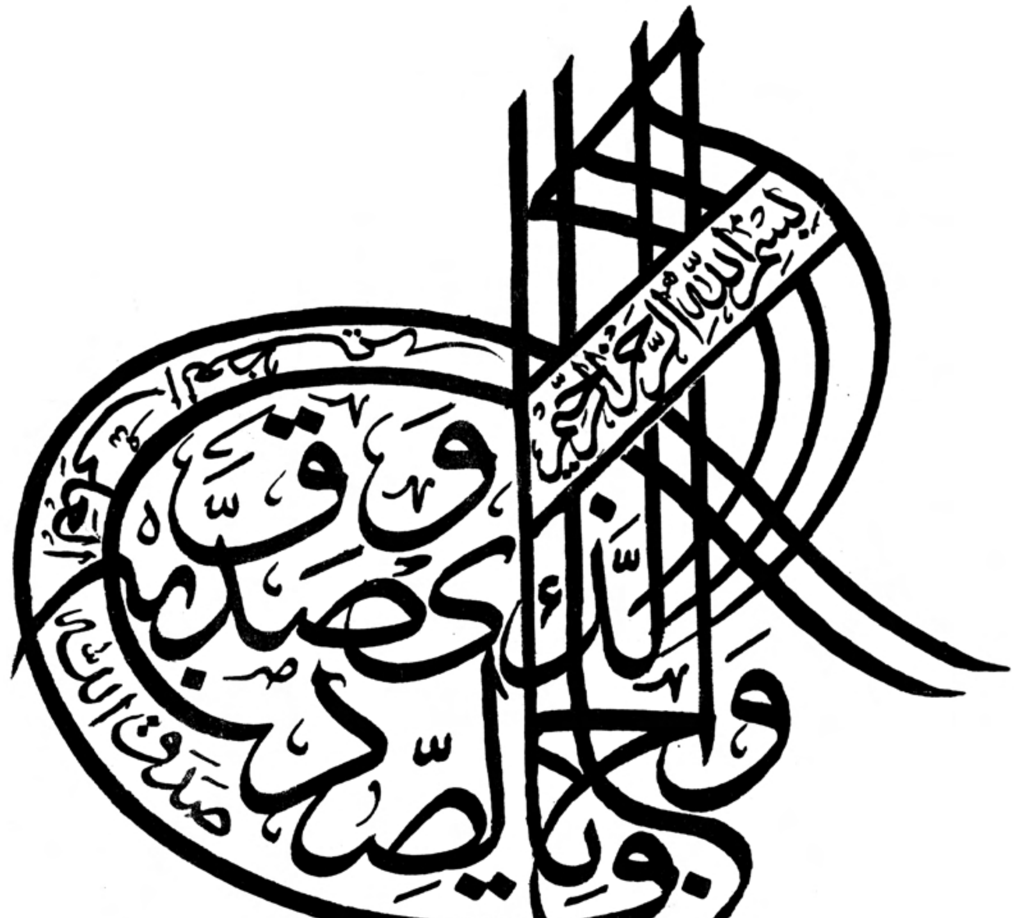

والذي جاء بالصدق وصدق به

﴿اور جو سچی بات لے کر آیا اور جس نے اس کو سچ مانا﴾

(القرآن، الزمر، ۳۹: ۳۳)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان میں شیخ سعدی شیرازیؒ کا منظوم نذرانۂ عقیدت

تریاق در دهان رسول آفرید حق
صدیق را چه غم بود از زهر جانگزا

اے یار غار و سید و صدیق و راهبر
مجموعه فضائل و گنجینهٔ صفا

مرداں قدم بصحبت یاراں نہاده اند
لیکن نه همچناں که تو در کام اژدها

یار آں بود که مال و تن و جاں فدا کند
تا در سبیل دوست بپایاں برد وفا

فصل : ۱

بیان إسمه و نسبه

﴿صدّیقِ اکبر ؓ کا نام و نسب﴾

۱۔ عن عروة، قال: أبو بكر الصّدّيق، إسمهٗ عبدالله بن عثمان بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم بن مرّة۔ شهد بدرا مع رسول الله ﷺ وأمّ أبی بكرؓ، أمّ الخير سلمٰى بنت صخر بن عامر بن عمرو بن كعب بن سعد بن تيم بن مرّة بن كعب بن لؤىّ بن غالب بن فهر بن مالك وأمّ أمّ الخير، دلاف وهی أميمة بنت عبيد بن النّا قد الخزاعىّ۔ وجدّة أبی بكر، أمّ أبی قحافة أمينة بنت عبد العزّٰى بن حرثان بن عوف بن عبيد بن عويج بن عدىّ بن كعب۔(۱)

''حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنهما سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیقؓ کا نام عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّ ۃ ہے۔ آپ ؓ جنگِ بدر میں حضور ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے۔ آپ ؓ کی والدہ ماجدہ کا نام اُمُّ الخیر سلمٰی بنت صخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر بن مالک ہے۔ ام الخیر

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۵۱، رقم:۱

۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹:۴۰) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۳۔ طبری نے 'تاریخ الامم والملوک (۲:۳۵۰)' میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنها سے روایت کیا ہے۔

سلمٰی کی والدہ (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نانی) کا نام دلاف ہے اور یہی اُمیمہ بنت عبید اللہ بن الناقد الخزاعی ہیں۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دادی (ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی والدہ) کا نام اُمینہ بنت عبد العزٰی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عُویج بن عدی بن کعب بن لؤی بن غالب بن فِہر بن مالک ہے۔‘‘

۲۔ عن الزّهریّ قال أبوبکر الصّدّیق إسمهٗ عبدالله بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّة بن کعب بن لؤیّ بن غالب بن فهر۔(۲)

’’زہری سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب بن فہر ہے۔‘‘

۳۔ وأمّا نسبهٗ فهو عبدالله بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرّة بن کعب بن لؤیّ بن غالب یجتمع مع النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرّة بن کعب و عدد اٰبائهما الٰی مرّة سوآء۔(۳)

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نسب عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لؤی بن غالب ہے جو کہ مرہ بن کعب پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مل جاتا ہے اور مرہ تک دونوں کے آباء کی تعداد برابر ہے۔‘‘

---

(۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۶۴، کتاب معرفة الصحابة، رقم: ۴۴۰۳
۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶:۳۶۹، رقم ۱۲۸۷۰

(۳) ۱۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷:۹
۲۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲:۴۷۲
۳۔ مبارک پوری، تحفة الأحوذی، ۱۰:۹۶

۴۔ عن عائشة أمّ المؤمنين رضی اللہ عنہا قالت: اسم أبی بكر الّذی سمّاه أهلهٗ بهٖ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو لٰكن غلب عليه اسم عتيق رضی اللہ عنہ۔(۴)

''ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام گھر والوں نے عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو رکھا لیکن آپ کی شہرت عتیق کے نام سے تھی۔''

۵۔ عن اللّيث بن سعد قال إنّما سمّیٰ أبوبكر رضی اللہ عنہ عتيقا لجمال وجههٖ وإسمهٗ عبداللہ بن عثمان ۔(۵)

''حضرت لیث بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق آپ رضی اللہ عنہ کی خوبروئی کی وجہ سے رکھا گیا۔اور آپ رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ بن عثمان ہے۔''

۶۔ عن أبی حفص عمرو بن علی أنّهٗ كان يقول كان أبو بكر معروق الوجه وكان إسمهٗ عبداللہ بن عثمان۔(۶)

''حضرت ابوحفص عمرو بن علی سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا چہرہ

---

(۴) شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱:۷۰، رقم:۴

(۵) ۱۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۵۲، رقم:۴
۲۔ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹:۴۱) میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔
۳۔شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱:۶۹
۴۔عسقلانی، الإصابہ، ۴:۱۷۰

(۶) ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۴۱

مبارک ہلکا تھا اور آپ کا اسم مبارک عبداللہ بن عثمان تھا۔‘‘

۷۔ عن عامر بن عبد اللہ بن الزّبیر عن أبیه قال کان إسم أبی بکر عبداللہ بن عثمان۔(۷)

’’حضرت عامر اپنے والد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عثمان تھا۔‘‘

۸۔ عن موسیٰ بن عقبة قال: لا نعلم أربعة أدرکوا النّبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و أبناؤهم إلّا هؤلآء الأربعة: أبوقحافة، و أبوبکر، و عبدالرّحمٰن بن أبی بکر، و أبو عتیق بن عبدالرّحمٰن و إسم أبی عتیق محمّد رضی اللہ عنہم۔(۸)

’’حضرت موسیٰ بن عقبہ سے روایت ہے کہ ہم ایسے چار افراد کو نہیں جانتے کہ جنہوں نے خود اور ان کے بیٹوں نے بھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہو (یعنی انہیں شرف صحابیت نصیب ہوا ہو) سوائے ابوقحافہ، ابوبکر، عبدالرحمٰن بن ابی بکر اور ابو عتیق محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہم کے۔‘‘

---

(۷) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۷۹، رقم: ۶۸۶۴
۲۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۳۲، رقم: ۲۱۷۱

(۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۵۴، رقم: ۱۱
۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۵۴۰، رقم: ۶۰۰۸
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۵۴۴، رقم: ۶۰۲۴
۴۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۱: ۱۳۰، رقم: ۳۹۲
۵۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱: ۷۷، رقم: ۲۲
۶۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۵۱
۷۔ سیوطی، تاریخ الخلفاء: ۱۰۷
۸۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۱: ۲۷۵، رقم: ۳۴۴

فصل : ۲

أوّل من أسلم من الرجال

﴿بالغ مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے﴾

۹۔ عن عائشة عن عمر بن الخطّاب قال كان أبو بكر أحبّنا إلٰى رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و كان خيرنا و سيّدنا ذكر البيان بأنّ أبا بكر الصّدّيق رضی اللہ عنہ أوّل من أسلم من الرّجال۔(۹)

’’حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے، اور ہم سے بہتر اور ہمارے سردار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے حضرت ابو بکر تھے۔‘‘

۱۰۔ عن ابن عمر قال أوّل من أسلم أبوبكر۔(۱۰)

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

۱۱۔ عن عمرو بن مرّة عن إبراهيم قال أبو بكر أوّل من أسلم مع

---

(۹) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۷۹-۲۷۸، رقم: ۶۸۶۲
۲۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۳۲، رقم: ۲۱۹۹
۳۔ بزار، المسند، ۱: ۳۷۳، رقم: ۲۵۱

(۱۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۸: ۱۹۰، رقم: ۸۳۶۵
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۴۳
۳۔ واسطی، تاریخ واسط، ۱: ۲۵۴

رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔(۱۱)

’’عمرو بن مرہ نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

۱۲۔ عن يوسف بن يعقوب الماجشون قال سمعت أبی و ربيعة يقولان أوّل من أسلم من الرّجال أبو بكر۔(۱۲)

’’یوسف بن یعقوب ماجشون سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد اور ربیعہ سے سنا کہ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

۱۳۔ عن أبی أرویٰ الدّوسیّ قالوا أوّل من أسلم أبو بكر الصّدّيق۔(۱۳)

’’ابواروی دوسی سے روایت ہے کہ سب سے پہلے اسلام لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

۱۴۔ عن الزّهریّ قال هو أوّل من أسلم من الرّجال الأحرار۔(۱۴)

(۱۱) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱:۲۲۴، رقم:۲۶۲،۲۶۳
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۲۵، رقم: ۲۶۵
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۳۳۶، رقم:۳۶۵۸۳
۴۔ طبری، تاریخ الامم والملوک، ۱: ۵۴۰

(۱۲) ابن حبان، الثقات، ۸:۱۳۰، رقم:۱۲۵۷۷

(۱۳) ۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳:۱۷۱
۲۔ محاملی، أمالی المحاملی، ۱: ۳۵۶، رقم: ۳۹۶

(۱۴) بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶:۳۶۹، رقم:۱۲۸۷۲

''امام زہری سے روایت ہے کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے آپ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) ہیں۔

۱۵۔ عن محمّد بن کعب أنّ أوّل من أسلم من هٰذه الأمّة برسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خديجة و أوّل رجلين أسلما أبوبكر الصّدّيق و علی و انّ أبابكر أوّل من أظهر إسلامهٔ۔(۱۵)

''محمد بن کعب سے روایت ہے کہ اس اُمت میں سے سب سے پہلے (عورتوں میں) ایمان لانے والی سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں اور مردوں میں سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ لیکن اپنے اسلام کا اعلان سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کیا۔''

وضاحت: آپ رضی اللہ عنہ پختہ عمر افراد میں سے تھے اور معاشرے میں سماجی اور تجارتی سرگرمیوں کے باعث معروف بھی تھے اس لیے آپ رضی اللہ عنہ کے اظہارِ اسلام کا ہر ایک پر آشکار ہونا ایک فطری امر تھا، سو اس کی شہرت ہوگئی۔ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نو عمر معصوم بچے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے بعثتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہی گھر میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی طرح پہلے ہی دن سے اسلام قبول کر لیا۔ اغلباً ممکن ہے کہ زمانی اولیّت کے اعتبار سے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہی سب پر مقدم ہوں مگر اعلانی اولیّت میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ مقدم ہوں۔

اس کی تائید درج ذیل اقوال (۱۶۔ ۱۸) سے ہوتی ہے:

۱۶۔ عن محمّد بن كعب قال أوّل من أسلم أبوبكر و عليّ رضی الله عنهما فأبوبكر رضی اللہ عنہ أوّلهما أظهر إسلامهٔ و كان عليّ رضی اللہ عنہ يكتم إيمانهٔ فرقا

(۱۵) احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱:۲۲۶، رقم: ۲۶۸

من أبیه فاطّلع علیه أبو طالب وهو مع النّبی ﷺ فقال أسلمت قال نعم قال آزر إبن عمّک یا بنیّ و انصره قال و کان علیّ رضی اللہ عنہ أوّلهما إسلاما۔(١٦)

''محمد بن کعب سے روایت ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابو بکر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اسلام لائے ،ان دونوں میں سے اپنے اسلام کا اعلان پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ (کم سنی کے باعث) اپنے باپ کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپاتے تھے، حضرت ابو طالب کو آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام کی خبر ہوئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ہمراہ تھے، حضرت ابو طالب نے پوچھا کیا تم نے اسلام قبول کر لیا ہے؟ جواب دیا ہاں! انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! اپنے چچا زاد کی خوب مدد کرو۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان دونوں میں سے پہلے اسلام لانے والے ہیں۔''

١٧۔ قال أبوحاتم فکان أوّل من آمن برسول الله ﷺ زوجتهٗ خدیجة بنت خویلد ثمّ آمن علیّ بن أبی طالب وصدّقهٗ بما جاء بهٖ وهو بن عشر سنین ثمّ أسلم أبوبکر الصّدّیق فکان علیّ بن أبی طالب یخفی إسلامهٗ من أبی طالب وأبوبکر لمّا أسلم أظهر إسلامهٗ فلذٰلک اشتبه علی النّاس أوّل من أسلم منهما۔(١٧)

''ابو حاتم نے کہا کہ حضور ﷺ پر سب سے پہلے ایمان لانے والی آپ ﷺ کی زوجہ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں اس کے بعد حضرت علی بن اَبی طالب رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور جو کچھ حضور ﷺ لے کر آئے اس کی تصدیق

(١٦) فاکہی، اخبار مکۃ، ٢١٩:٣

(١٧) ابن حبان، الثقات، ٥٢:١

کی اور اس وقت وہ دس سال کے بچے تھے، پھر حضرت ابو بکر صدیق ایمان لائے، اور حضرت علی ؓ ابو طالب سے اپنا اسلام چھپاتے تھے، اور حضرت ابو بکرؓ نے جب اسلام قبول کیا تو اس کا اعلان بھی کر دیا پس اسی لیے لوگوں پر مشتبہ ہو گیا کہ ان دونوں میں سے پہلے کس نے اسلام قبول کیا؟۔''

۱۸۔ قال الشّوکانیّ وقد صحّ أنّ من مبعث النّبی ﷺ إلٰی وفاتہٖ نحو ثلاث وّ عشرین سنة وأنّ علیّا ؓ عاش بعدہٗ نحو ثلاثین سنة فیکون قد عمر بعد إسلامہٖ فوق الخمسین وقد مات ولم یبلغ السّتّین فعلم أنّہٗ أسلم صغیرا۔(۱۸)

''شوکانی نے کہا، یہ بات صحیح ہے کہ بعثت نبوی ﷺ سے لے کر آپ ﷺ کے وصال تک کل تئیس سال کا عرصہ بنتا ہے اور حضرت علی ؓ حضور ﷺ کے وصال کے بعد تیس سال تک حیات رہے اور آپ ؓ کی عمر اسلام قبول کرنے کے بعد پچاس سال سے زائد بنتی ہے اور جب آپؓ کی وفات ہوئی تو اس وقت آپؓ کی عمر ساٹھ سال سے کم تھی پس معلوم ہوا کہ آپ ؓ نے بچپن میں ہی اسلام قبول کیا۔''

۱۹۔ عن أبی أمامة الباھلیّ قال:أخبرنی عمروبن عبسة ؓ قال: أتیت رسول اللہ ﷺ وھو نازل بعکاظ قلت: یا رسول اللہ من اتّبعک علٰی ھٰذا الأمر؟ قال:''إتّبعنی علیہ رجلان حرّ وّ عبد أبو بکروّبلا ل'' قال: فأسلمت عند ذٰلک۔(۱۹)

(۱۸) شوکانی، نیل الاوطار، ۸:۱۷

(۱۹) ا۔حاکم، المستدرک،۳:۶۹،کتاب معرفة الصحابة، رقم:۴۴۱۹
۲۔طبری،تاریخ الأمم والملوک، ۱:۵۴۰

’’حضرت ابوامامۃ باہلی سے روایت ہے کہ مجھے عمرو بن عبسہ نے خبر دی کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عکاظ کے مقام پر تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اِس دین پر آپ کی (اولین) اتباع کس نے کی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس پر میری اتباع دو مردوں نے کی ہے ایک آزاد اور ایک غلام، وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے اس وقت اسلام قبول کیا تھا۔

۲۰۔ عن عمرو بن عبسة قال: أتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی أوّل ما بعث وھو بمکّة وھو حینئذ مستخف...... قلت نعم ما أرسلک بہٖ فمن تبعک علٰی ھٰذا؟ قال: ’’عبد و حرّ یعنی أبابکر و بلا لا۔‘‘(۲۰)

’’حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں آپ کی بعثتِ مبارکہ کے ابتدائی ایام میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں تھے اور اُس وقت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خفیہ طور پر تبلیغِ دین فرماتے تھے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سن کر عرض کیا، یہ دین کتنا ہی اچھا ہے جو اللہ نے آپ کو دے کر بھیجا ہے (پھر عرض کیا) اِس دین پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کس نے کی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’ایک غلام اور ایک آزاد شخص نے وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

(۲۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۶۸، ۶۹، کتاب معرفۃ الصحابہ، رقم: ۴۴۱۸
۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۲۶۹، رقم: ۵۸۳
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۱۱۱
۴۔ ابن خزیمہ، الصحیح، ۱: ۱۲۹، رقم: ۲۶۰
۵۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۳۱۵، رقم: ۱۴۱۰
۶۔ بیہقی، السنن الصغریٰ، ۱: ۵۳۴، رقم: ۹۵۹

۲۱۔ عن همّام قال: سمعت عمّارا يقول: رأيت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ما معهٗ إلّا خمسة أعبد وّ امرأتان، و أبوبكر۔ (۲۱)

''حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دور میں دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ پانچ غلاموں، دوعورتوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہ تھا۔

☆ خمسة اعبد هم بلال و زيد بن حارثة و عامر بن فهيرة و ابو فكيهة و ياسر والد عمار والمرأتان خديجة و سمية والدة عمار۔ (☆)

''پانچ غلام حضرت بلال، حضرت زید بن حارثہ، حضرت عامر بن فہیرۃ، حضرت ابوفکیہۃ اور حضرت عمار کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ ہیں اور دو عورتیں حضرت خدیجۃ اور حضرت عمار کی والدہ حضرت سمیۃ رضی اللہ عنہما ہیں۔''

---

(۲۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۳۸، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۶۰
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۴۰۰، کتاب...... رقم: ۳۶۴۴
۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۴۴۴، رقم: ۵۶۸۲
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰۸، رقم: ۲۳۲
۵۔ بزار، المسند، ۴: ۲۴۴، رقم: ۱۴۱۱
۶۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۳۶۹، رقم: ۱۲۸۸۳
۷۔ خثیمہ، من حدیث خثیمہ، ۱: ۱۳۱
۸۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱: ۴۲۸
۹۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۱: ۲۲۰
۱۰۔ عسقلانی، الاصابہ، ۴: ۵۷۵، رقم: ۵۷۰۸
۱۱۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۴۲۰

(☆) سہارنپوری، حاشیہ صحیح البخاری، ۱: ۵۱۶، رقم: ۱۰

۲۲۔ عن الشّعبیّ قال سألت إبن عبّا س أو سئل: من أوّل من أسلم؟ فقال: أما سمعت قول حسّانؓ: (۲۲)

إذا تذکّرت شجوا من أخی ثقة
فاذکر أخاک أبابکر بما فعلا
خیر البریّة أتقاھا وأعدلھا
بعد النّبیّ وأوفاھا بما حملا
ألثّانی ألتّالی المحمود مشھدہٗ
و أوّل النّاس منھم صدّق الرّسلا

''امام شعبی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے سوال کیا یا آپ سے سوال کیا گیا کہ اسلام قبول کرنے کے اعتبار سے پہلا شخص کون

(۲۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۶۷، کتاب معرفۃ الصحابہ، رقم:۴۴۱۴
۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۱۴، رقم: ۳۳۸۸۵
۳۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۳۳۶، رقم: ۳۶۵۸۴
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱:۱۳۳، رقم: ۱۰۳
۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱:۱۴۲، رقم: ۱۱۹
۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲:۸۹، رقم: ۱۲۵۶۲
۷۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱:۸۴، رقم: ۴۴
۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶:۳۶۹، رقم: ۱۲۸۷۵
۹۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۴۳
۱۰۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۱:۲۳۸
۱۱۔ ابن عبدالبر، الإستیعاب، ۳:۹۶۴، رقم: ۱۶۳۳
۱۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱:۴۱۶

ہے؟ تو آپ نے فرمایا،تم نے حضرت حسان بن ثابت ؓ کا ارشاد نہیں سنا!

’’جب تم کسی قابل اعتماد بھائی کا تپاک سے ذکر کرو تو ضرور ابو بکر کے کارناموں کی وجہ سے انہیں یا د کرو۔حضور ﷺ کے بعد وہ تمام مخلوق سے بہتر، اللہ سے زیادہ ڈرنے والے، عدل کرنے والے اور اپنے فرائض کو کما حقہ سر انجام دینے والے ہیں۔ آپ ؓ(دو ہجرت کرنے والوں میں سے) دوسرے ہیں، حضور ﷺ کے پیرو ہیں ، محفل میں ان کی موجودگی پسند کی جاتی ہے ،وہ لوگوں میں سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے سب رسولوں کی تصدیق کی۔‘‘

۲۳۔ عن عبداللہ بن الحصین التّمیمیّ أنّ رسول اللہ ﷺ قال مادعوت أحدا إلٰی الإسلام إلاّ کانت عندہٗ کبوۃ و تردّد و نظر إلا أبابکر ما عکم عنہ حین ذکرتہٗ ولا تردّد فیہ۔(۲۳)

’’عبداللہ بن حصین تمیمی سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے جس کسی کو اسلام کی دعوت دی اس نے کچھ نہ کچھ تردد ،ہچکچاہٹ اور تامل کا اظہار ضرور کیا سوائے ابوبکر کے کہ اس نے بغیر کسی تردد و تامل کے فورا میری دعوت قبول کر لی۔‘‘

۲۴۔ ما کلّمت أحدا فی الإسلام إلّا ابٰی علیّ و راجعنی فی الکلام

---

(۲۳) ۱۔ ابن کثیر، البدایۃ والنھایۃ،۳:۲۷

۲۔ ابن ہشام، السیر ۃ النبویۃ،۲:۹۱

۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم،۲:۴۴۴

۴۔ حلبی، السیر ۃ الحلبیۃ ، ۱:۴۴۲

۵۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق،۳۰:۴۴

۶۔ محبّ طبری، الریاض النضر ۃ، ۱:۴۱۵

إلّا ابن ابی قحافة فانّی لم أکلّمه فی شیء إلاّ قبلهٗ و استقام علیه۔(۲۴)

’’میں نے اسلام کے بارے میں جس سے بھی گفتگو کی اس نے انکار کیا اور مجھ سے تکرار کی سوائے ابو قحافہ کے بیٹے ابو بکر کے، کیونکہ میں نے اس سے جو بات بھی کہی اس نے قبول کر لی اور اس پر مضبوطی سے قائم رہا۔‘‘

(۲۴) حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۱:۴۴۲

فصل : ۳

من سرّہ أن ینظر عتیقا من النار فلینظر إلی أبی بکر رضی اللہ عنہ

﴿ جسے آگ سے محفوظ شخص دیکھنا ہو وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے ﴾

۲۵۔ عن عائشۃ: أنّ أبا بکر دخل علٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: ’’انت عتیق اللہ من النّار،‘‘ فیومئذ سمّی عتیقا۔(۲۵)

---

(۲۵) ا۔ ترمذی، الجامع الصحیح ۵:۶۱۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۷۹
۲۔ ابن حبان نے ’الصحیح (۵:۲۷۹، رقم: ۶۸۶۴)‘ میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔
۳۔ حاکم، المستدرک، ۲:۴۵۰، رقم: ۳۵۵۷
۴۔ حاکم، المستدرک، ۳:۴۲۴، رقم: ۵۶۱۱
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۵۳، رقم: ۹
۶۔ بزار نے ’المسند (۶:۱۷۰، رقم: ۲۲۱۳)‘ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔
۷۔ مقدسی نے ’الأحادیث المختارہ (۹:۳۰۷، رقم: ۲۶۵)‘ میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔
۸۔ ہیثمی نے ’مجمع الزوائد (۹:۴۰)‘ میں حضرت عبداللہ بن زبیر سے روایت کیا ہے۔
۹۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳:۱۷۰
۱۰۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ۱:۲۳۵
۱۱۔ طبری، تاریخ الأمم والملوک، ۲:۳۵۰
۱۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱:۴۰۳
۱۱۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۵:۶۲۷، رقم: ۵۳۷

''اُمّ المؤمنین عائشہ صدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم اللہ رب العزت کی طرف سے آگ سے آزاد ہو۔'' پس اُس دن سے آپ رضی اللہ عنہ کا نام ''عتیق'' رکھ دیا گیا۔

۲۶۔ عن عائشة امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا **قالت: قال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **''من سرّہٗ أن یّنظر إلٰی عتیق من النّار فلینظر إلٰی أبی بکر'' وأنّ إسمہٗ الّذی سمّاہ أھلہٗ لعبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو حیث ولد فغلب علیہ اسم عتیق۔(۲۶)**

''امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: ''جسے آگ سے آزاد (محفوظ) شخص دیکھنا پسند ہو وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔'' اور آپ رضی اللہ عنہ کا لقب ولادت کے وقت آپ کے گھر والوں نے عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو رکھا تھا، پھر اِس پر عتیق کا لقب غالب آ گیا۔

---

(۲۶) ۱۔حاکم، المستدرک، ۳:۶۴، کتاب معرفۃ الصحابہ، رقم، ۴۴۰۴
۲۔ ابویعلی، المسند، ۸:۳۰۲، رقم: ۴۸۹۹
۳۔طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۵۴، رقم: ۱۰
۴۔طبرانی، المعجم الأوسط، ۹:۱۴۹، رقم: ۹۳۸۴
۵۔ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۴۱،
۶۔ دیلمی، الفردوس بمأ ثور الخطاب، ۳:۵۴۰، رقم: ۵۶۸۵
۷۔ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳:۱۷۰
۸۔ ابن عبدالبر، الاِستیعاب، ۳:۹۶۳، ۹۶۴
۹۔عسقلانی، الاِصابہ، ۴:۱۷۰
۱۰۔محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱:۴۰۲

فصل: ۴

أنزل اﷲ سبحانہ وتعالیٰ له إسم صديق من السمآء

﴿آپ رضی اللہ عنہ کا لقب صدّیق آسمان سے نازل فرمایا گیا﴾

۲۷۔ عن أبی یحیٰی سمع علیّا یحلف: لأنزل اﷲ إسم أبی بکر رضی اللہ عنہ من السّمآء صدّیقا۔ (۲۷)

''حضرت ابو یحییٰ سے روایت ہے انہوں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''صدیق'' اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا۔

۲۸۔ عن أبی یحیٰی حکیم ابن سعد قال سمعت علیّا رضی اللہ عنہ یحلف: ﷲ أنزل اسم أبی بکر من السّماء ''الصّدّیق''۔ (۲۸)

''حضرت ابو یحیٰی حکیم بن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتے ہوئے سُنا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا لقب ''الصدیق'' آسمان سے اُتارا گیا۔''

---

(۲۷) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۶۵، کتاب معرفۃ الصحابہ، رقم: ۴۴۰۵

(۲۸) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱، ۵۵ رقم: ۱۴

۲۔ ہیثمی نے 'مجمع الزوائد (۹، ۴۱)' میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں

۳۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ۱: ۹۹، رقم: ۲۷۷

۴۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱: ۷۰، رقم: ۶

۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۹

←

۲۹۔ عن النّزال بن سبرة قال...... فقلنا حدّثنا عن أبی بکر فقال: ’’ذاک إمرء سمّاه اللہ صدّیقا علٰی لسان جبریل و محمّد صلی اللہ علیھما۔‘‘ **(۲۹)**

’’حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ ہم نے (حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ) سے عرض کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں تو انہوں رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کا لقب اللہ رب العزت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ’’الصِدّیق‘‘ رکھا۔‘‘

۳۰۔ عن قتادة: أنّ أنس بن مالک رضی اللہ عنہ حدّثھم: أنّ النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صعد أحدا، وأبوبکر وعمر وعثمان، فرجف بھم، فقال: ’’اثبت أحد، فانّما علیک نبیّ و صدّیق، وشھیدان‘‘۔(۳۰)

’’حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبل احد پر تشریف لے گئے اور آپ

.... ۶۔ زرقانی، شرح الزرقانی علی مؤطا، ۱: ۹۰

۷۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ ۱: ۲۳۶

۸۔ مبارکپوری، تحفۃ الأحوذی، ۱۰: ۹۶

۹۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۴۰۷

(۲۹) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۶۵، رقم: ۴۴۰۶

۲۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۹

۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۴۰۶

۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۱۶۱

(۳۰) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۴۴، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۷۲

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۴۸، رقم: ۳۴۸۳

←

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے، اچانک پہاڑ اُن کے باعث (جوشِ مسرت سے) جھومنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے اُحد! ٹھہر جا، تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔''

.... ۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۲۴، رقم: ۳۶۹۷

۴۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۲۱۲، رقم: ۴۶۵۱

۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۴۳، رقم: ۸۱۳۵

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۱۲، رقم: ۱۲۱۲۷

۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۸۰، رقم: ۶۸۶۵

۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۳۶، رقم: ۶۹۰۸

۹۔ ابویعلیٰ، المسند، ۵: ۳۳۸، رقم: ۲۹۶۴

۱۰۔ ابویعلیٰ، المسند، ۵: ۴۵۴، رقم: ۳۱۷۱

۱۱۔ ابویعلیٰ، المسند، ۵: ۴۶۶، رقم: ۳۱۹۶

۱۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۵: ۲۵

۱۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۱۷، رقم: ۲۴۶

۱۴۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۲

۱۵۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۲۷۶

فصل: ۵

قال أبو بکر رضی اللہ عنہ: أصدقه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فیما أبعد من ذٰلک

﴿میں تو معراج سے بھی عجیب تر خبروں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کرتا ہوں﴾

۳۱۔ عن عائشة رضی اللہ عنها قالت: لمّا اسری بالنّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلی المسجد الأ قصٰی أصبح یتحدّث النّاس بذالک فارتدّ ناس ممّن کان اٰمنوا بهٖ وصدّقوه وسعوا بذالک إلٰی أبی بکر رضی اللہ عنہ فقالوا: هل لک إلٰی صاحبک یزعم أنّهٗ أسری بهٖ اللّیلة إلٰی بیت المقدس؟ قال:أو قال ذٰلک؟ قالوا: نعم، قال: ”لئن کان قال ذٰلک لقد صدق.“ قالوا: أو تصدّق أنّه ذهب اللّیلة إلٰی بیت المقدس وجاء قبل أن یّصبح؟ قال: نعم ،”إنّی لأصدّقهٗ فیما هو أبعد من ذٰلک أصدّقهٗ بخبر السّمآء فی غدوة أو روحة“ فلذٰلک سمّی أبو بکر”الصّدّیق“۔(۳۱)

(۳۱) ۱۔ حاکم نے ’المستدرک (۳، ۶۵ رقم: ۴۴۰۷)‘ میں کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح الإسناد ہے۔

۲۔ عبدالرزاق، المصنف، ۵: ۳۲۸

۳۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱: ۲۸۳

۴۔ طبری، جامع البیان، ۱۵: ۶

۵۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۳: ۱۲

۶۔ مقدسی، فضائل بیت المقدس، ۱: ۸۳، رقم: ۵۳

’’امّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسجد اقصیٰ کی طرف سیر کرائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح لوگوں کو اس کے بارے بیان فرمایا تو کچھ ایسے لوگ بھی اس کے منکر ہو گئے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کر چکے تھے۔ وہ دوڑتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: کیا آپ اپنے صاحب کی تصدیق کرتے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں آج رات بیت المقدس تک سیر کرائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا، ہاں ! تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔‘‘ انہوں نے کہا، کیا آپ اُنکی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بیت المقدس تک گئے بھی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آ گئے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’ہاں! میں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اُس خبر کے بارے میں بھی کرتا ہوں جو اس سے بہت زیادہ بعید از قیاس ہے، میں تو صبح و شام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانی خبروں کی بھی تصدیق کرتا ہوں۔‘‘ پس اس تصدیق کی وجہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ’’الصدیق‘‘ کے نام سے موسوم ہوئے۔‘‘

۳۲۔ عن أبی هريرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لجبريل ليلة أسری بهٖ إنّ قومی لا يصدّقوننی فقال لهٗ جبريل يصدّقک أبوبکر وهو الصّدّيق۔(۳۲)

---

(۳۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۱۶۶، رقم:۷۱۷۳

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۴۱

۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱:۱۴۰، رقم:۱۱۶

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱:۳۶۷، رقم:۵۴۰

۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۱:۲۱۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبرائیل امین سے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل! میری قوم (واقعہ معراج میں) میری تصدیق نہیں کرے گی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق کریں گے اور وہ صدیق ہیں۔‘‘

۳۳۔ عن أمّ ھانی قالت دخل علیّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغلس و أنا علٰی فراشی فقال شعرت إنّی نمت اللّیلۃ فی المسجد الحرام...... و أبوبکر رضی اللہ عنہ عندہٗ یقول صدقت صدقت قالت نبعۃ، فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول یومئذ: یا أبا بکر! إنّ اللہ عزوجل قد سمّاک الصّدّیق۔(۳۳)

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح سویرے میرے گھر تشریف لائے جب کہ ابھی اندھیرا چھایا ہوا تھا اور میں اپنے بستر پر تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میں مسجد حرام میں سو رہا تھا (پھر آگے پورا واقعہ معراج بیان فرمایا) اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہنے لگے آپ نے سچ فرمایا! آپ نے سچ فرمایا! حضرت نبعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دن ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ’’اے ابوبکر! بے شک اللہ رب العزت نے تیرا نام ’’صدیق‘‘ رکھا ہے۔‘‘

.... ۶۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳: ۱۷۰

۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۴۰۵

(۳۳) ۱۔ ابو یعلی، المعجم، ۱۰: ۴۵، رقم: ۹

۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۵: ۳۰۷، رقم: ۸۲۷۱

۳۔ عسقلانی، الاصابہ، ۸: ۱۳۷، رقم: ۱۱۸۰۰

۴۔ مقدسی، فضائل بیت المقدس: ۸۲، رقم: ۵۲

فصل : ٦

قال الصحابة رضی اللہ عنہم إنه أفضل الناس من الأمّة

﴿قول صحابہ رضی اللہ عنہم: آپ رضی اللہ عنہ امت میں سب سے افضل ہیں﴾

۳۴۔ قال سالم بن عبداللہ أنّ ابن عمر قال:کنّا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیّ، "أفضل أمّة النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعدہٗ أبوبکر، ثمّ عمر، ثمّ عثمان رضی اللہ عنھم أجمعین۔ **(۳۴)**

"حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشادفرمایا: ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی (ظاہری) حیات طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور پھر (ان کے بعد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔"

۳۵۔ عن ابن عمر رضي اللہ عنھما **قال:"کنّا نخیّر بین النّاس في زمن النّبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فنخیّر أبابکر ، ثمّ عمر ابن الخطّاب، ثمّ عثمان بن عفّان** رضي اللہ عنھم"۔ **(۳۵)**

---

(۳۴) ۱۔ ابو داؤد، السنن، ۴:۲۱۱، کتاب السنۃ، رقم: ۴۶۲۸

۲۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۵۴۰، رقم: ۱۱۴۰

۳۔ مبارکپوری، تحفۃ الأحوذی، ۱۰: ۱۳۸

(۳۵) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۳۷، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۵۵/۳۴۹۴

۲۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۱: ۳۰۶

۳۔ مبارکپوری، تحفۃ الاحوذی، ۱۰: ۱۳۸

۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۲۹۷

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک زمانہ میں جب ہم صحابہ کرام کے درمیان کسی کو ترجیح دیتے تو سب پر حضرت ابوبکرؓ کو ترجیح دیا کرتے، پھر حضرت عمر بن خطاب ؓ کو، پھر حضرت عثمان بن عفان ؓ کو۔

۳۶۔ عن محمّد ابن الحنفيّة قال: قلت لأ بي :أيّ النّاس خير بعد رسول الله ﷺ؟ قال: أبوبكر، قلت:ثمّ من؟ قال: ثمّ عمر و خشيت أن يّقول عثمان، قلت: ثمّ أنت؟ قال:ما أنا إلّا رجل مّن المسلمين۔(۳۶)

''حضرت محمد بن حنفیہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علیؓ) سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا:ابوبکرؓ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے

(۳۶) ۱۔بخاری،الصحیح،۳: ۱۳۴۲، کتاب المناقب،رقم : ۳۴۶۸
۲۔ابو داؤد،السنن۴:۲۰۶ کتاب السنة،رقم :۴۶۲۹
۳۔طبرانی، المعجم الاوسط، ۱:۲۴۷، رقم : ۸۱۰
۴۔ابن أبي عاصم، السنة،۲: ۴۸۰، رقم: ۹۹۳
۵۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۲۱، رقم: ۴۴۵
۶۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ،۱: ۳۷۱، رقم: ۵۵۳
۷۔ابن الجوزی، صفة الصفوة ، ۱:۲۵۰
۸۔عبداللہ بن احمد،السنہ،۲: ۵۶۹، رقم: ۱۳۳۲
۹۔عبداللہ بن احمد،السنہ،۲: ۵۷۸، رقم: ۱۳۶۳
۱۰۔محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۳۲۱
۱۱۔نووی، تہذیب الاسماء،۲: ۴۷۷
۱۲۔بیہقی، الاعتقاد، ۱: ۳۶۷

فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔''

نوٹ: یہ بیان آپ رضی اللہ عنہ کے کمال درجہ عجز و انکساراور دوسروں کے لیے محبت و احترام کا آئینہ دار ہے۔ یہی کردار حقیقی عظمت کی دلیل ہے۔

۳۷۔ عن عبداللہ بن سلمة قال: سمعت عليّا يقول: ''خير النّاس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أبوبکر وخير النّاس بعد أبی بکر، عمر''۔(۳۷)

''عبد اللہ بن سلمة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

---

(۳۷) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۹، مقدمہ، رقم: ۱۰۶
۲۔ احمد بن حنبل نے '(فضائل الصحابہ، ۱: ۳۶۵، رقم: ۵۳۶)' میں ابو جحیفہ سے روایت کیا ہے۔
۳۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء، ۷: ۱۹۹، ۲۰۰
۴۔ ابونعیم نے '(حلیة الاولیاء، ۸: ۳۵۹)' میں ابو جحیفہ سے روایت کیا ہے۔
۵۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۲۱۳، رقم: ۳۶۸۶
۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۳۷۶، رقم؛ ۴۴۷۶
۷۔ عبداللہ بن محمد نے، (طبقات المحدثین باصبھان، ۲: ۲۸۷، رقم: ۱۷۶)' میں وہب السوائی سے روایت کیا ہے۔
۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۱: ۳۲۵
۹۔ عسقلانی، الاستیعاب، ۳: ۱۱۴۹

۳۸۔ عن نّافع عن ابن عمر قال: ’’کنّا نقول فی زمن النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم لا نعدل بأبی بکر أحدا ثمّ عمر ثمّ عثمان ثمّ نترک أصحاب النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم لا نفاضل بینهم۔‘‘(۳۸)

حضرت نافع، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ’’ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو شمار نہیں کرتے تھے۔ پھر اُن کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو، پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اُن کے بعد ہم باقی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔‘‘

۳۹۔ عن بن عمر قال: کنّا نعدّ ورسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حیّ وأصحابهُ متوافرون ’’أبوبکر وعمر و عثمان‘‘ ثمّ نسکت۔(۳۹)

---

(۳۸) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۵۲، رقم: ۳۴۹۴
۲۔ ابو داؤد، السنن، ۴: ۲۰۶، کتاب السنۃ، رقم: ۴۶۲۷
۳۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۵۶۷، رقم: ۱۱۹۲
۴۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۶، رقم: ۳۴۵۵
۵ مبارکپوری، تحفۃ الأحوذی، ۱۰: ۱۳۸
۶۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۱: ۲۹۹
۷۔ سیوطی، تدریب الراوی، ۲: ۲۲۳
(۳۹) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۴، رقم: ۴۶۲۶
۲۔ ابن أبی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۴۹، رقم: ۳۱۹۳۶
۳۔ ابو یعلی، المسند، ۱۰: ۱۶۱، رقم: ۵۷۸۴
۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۳۴۵، رقم: ۱۳۳۰۱
۵۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۵۶۸، رقم: ۱۱۹۵

←

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ میں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کافی تعداد میں تھے ہم اس طرح شمار کیا کرتے تھے۔’’ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ‘‘ اور پھر خاموش ہو جاتے تھے۔‘‘

۴۰۔ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال: قال عمر بن الخطّاب ذات یوم لأبی بکر الصّدّیق رضی اللہ عنہ ’’یا خیر النّاس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم‘‘(۴۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ’’اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر‘‘

۴۱۔ عن أسد بن زرارة قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطب النّاس فالتفت التفافتة فلم یر أبا بکر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أبوبکر. أبوبکر! إنّ روح القدس جبریل علیه السّلام أخبرنی اٰنفا إنّ خیر أمّتک بعدک أبوبکر الصّدّیق۔(۴۱)

.... ۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۹۰، رقم: ۵۸

۷۔ عبداللہ بن احمد، السنہ، ۲: ۵۷۴، رقم، ۱۳۵۰

۸۔ خلال، السنہ، ۲: ۳۷۱، رقم: ۵۰۷، ۳۸۴، رقم: ۵۴۱، ۳۹۶، رقم: ۵۷۲

۹۔ لالکائی، اعتقاد اھل السنہ، ۱: ۱۵۹

(۴۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۸، رقم: ۳۶۸۴

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۹۶، رقم: ۴۵۰۸

۳۔ تہذیب الکمال، ۱۸: ۲۹، رقم: ۳۴۰۲

(۴۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۲۹۲، رقم: ۶۴۴۸

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۴۴

’’حضرت اسد بن زرارۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توجہ فرمائی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہ دیکھا (پایا)۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر ابوبکر پکارا کہ روح القدس جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے’’کہ آپ کی امت میں سب سے بہتر آپ کے بعد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

۴۲۔ عن أبی الدّرداء قال: رآنی النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و أنا أمشی أمام أبی بکر فقال: لم تمشی أمام من ھو خیر منّک؟ إنّ أبابکر خیر من طلعت علیه الشّمس أو غربت۔(۴۲)

’’حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے آگے چل رہا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا: تم اُس ہستی کے آگے کیوں چل رہے ہو جو تم سے بہت بہتر ہے؟۔ بے شک ابوبکر رضی اللہ عنہ ہر اُس شخص سے بہتر ہیں جس پر سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے۔‘‘

۴۳۔ عن أبی جحیفة قال قال علیّ رضی اللہ عنہ خیر ھٰذہ الامّة بعدنبیّھا أبوبکر و عمر۔(۴۳)

---

(۴۲) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۵۴، رقم: ۱۳۷
۲۔ ابن أبی عاصم، السنہ، ۲: ۵۷۶، رقم: ۱۲۲۴
۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۴۴
۴۔ خیثمہ، من حدیث خیثمہ، ۱: ۱۳۳
۵۔ دیلمی، الفردوس بمأ ثور الخطاب، ۵: ۳۵۱
۶۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۱۰۵
(۴۳) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۵۱، رقم: ۳۱۹۵۰

’’**ابو جحیفہ** سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔

وضاحت:

یہاں سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور دوسرے مقام پر سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان پڑھ کر ان میں باہمی تضاد یا تناقض تصور نہیں کرنا چاہیے۔ دونوں کی فضیلتوں کی حقیقت یہ ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور جملہ اہلِ بیت اطہار کی فضیلت ان کے ذاتی مناقب، روحانی کمالات، نسبتِ قرابت اور شانِ ولایت میں ہے۔ جتنی قرآنی آیات اور احادیث اہلِ بیت اطہار کی شان میں وارد ہوئی ہیں کسی اور کی شان میں شخصی طور پر نہیں ہوئیں۔ جبکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت، فرائضِ خلافت، اقامتِ دین، اسلام اور امت کی ذمہ داریوں سے متعلق ہے۔ ائمہ نے افضلیت کی جو ترتیب بیان کی ہے وہ خلافت ظاہری کی ترتیب پر قائم ہے۔ ولایت باطنی جو ’’**من کنت مولاہ فعلی مولاہ**‘‘ (☆) کے ذریعے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عطا ہوئی اس میں وہی یکتا ہیں۔ اسی وجہ سے ولایت کبریٰ اور

۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۱: ۲۹۸، رقم: ۹۹۲

۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۸۵، رقم: ۶۹۲۶

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۰، رقم: ۸۸۰

۵۔ ابن الجعد، المسند، ۱: ۳۱۱، رقم: ۲۱۰۹

۶۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۵۷۰، رقم: ۱۲۰۱

۷۔ بزار نے ’(المسند، ۲: ۱۳۰، رقم: ۴۸۸)، میں عمرو بن حریث سے روایت کیا ہے۔

(☆) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۷۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۱۳

۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۵: ۳۴۷

۳۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۵۳۳، رقم: ۶۲۷۲

۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱۲: ۵۹، ۱۲۱۲۱

غوثیت عظمیٰ کے حامل افراد بھی آپ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ دونوں جدا جدا نوعیت کی فضیلتیں ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ فضائلِ ولایت، روحانی کمالات اور نسبتِ قرابت میں اہلِ بیت اطہار کے برابر کوئی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ ان میں کئی ایسے خصائص ہیں جو صرف ان ہی کو حاصل ہیں کسی اور کو نہیں، ان میں موازنہ اور مقابلہ بھی جائز نہیں۔ کسی کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شانہ بشانہ چلا رہے ہیں اور کسی کو چلتے ہوئے شانوں پر بٹھا رہے ہیں۔ کسی کو مجلس میں اپنے قریب ترین بٹھا رہے ہیں اور کسی کو گود میں کھیلا رہے ہیں۔ کچھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دست بوسی اور قدم بوسی کی سعادت سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ان کو بوسۂ محبت سے نواز رہے ہیں۔ کچھ وہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم کلام ہوتے ہوئے اپنے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کر رہے ہیں اور کچھ وہ بھی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے ہمکلام ہوتے ہوئے اپنے ماں باپ ان پر قربان کر رہے ہیں جیسا کہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

فداک أبی و اُمی۔(☆)

''فاطمہ! میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں''

بأبی هما و أمی ۔(☆☆)

(☆) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۱۷۰، رقم: ۴۷۴۰

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۲: ۴۷۰-۴۷۱، رقم: ۶۹۶

(☆☆) ۱۔ ابن حبان، الصحیح، ۵: ۴۲۶، رقم: ۲۹۷۰

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۷۸، رقم: ۳۲۱۴

۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۴۷، رقم: ۲۶۴۴

۴۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۵۲، رقم: ۲۲۳۳

’’میرے ماں باپ حسنین پر قربان ہوں۔‘‘

ثابت ہوا کہ یہ دو ایسی جدا جدا فضیلتیں ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفادار اور ادب شعار اُمتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہلِ بیت عظام علیہم الصلوۃ والسلام میں کبھی بھی مقابلہ اور موازنہ کا تصور نہیں کر سکتے۔

فصل :۷

لو كان للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خليلا لكان ابو بكر رضی اللہ عنہ

اگر کوئی خلیلِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ہوتے

۴۴۔ عن ابن عبّاس رضي الله عنهما عن النّبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ’’لو كنت متّخذا من أمّتي خليلا، لا تّخذت أبابكر، ولكن أخي وصاحبي‘‘۔(۴۴)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں۔‘‘

۴۵۔ عن عبدالله بن أبی مليكة قال: كتب اهل الكوفة إلى ابن الزّبير فی الجدّ فقال أمّا الّذی قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ’’لو كنت متّخذا من هٰذه الأمّة خليلا لاتّخذ تهٗ‘‘أنزلهٗ أبا يعنى أبابكر۔(۴۵)

(۴۴) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۳۸، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۵۶
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴:۱۸۵۵، رقم: ۲۳۸۳
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۴۳۷، رقم: ۴۱۶۱
۴۔ بزار، المسند، ۵:۴، رقم: ۲۰۷۲

(۴۵) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۳۸، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۵۸
۲۔ بخاری نے ’الصحیح (۶:۲۴۷۸، رقم: ۶۳۵۷)‘ میں حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کیا ہے۔
۳۔ احمد بن حنبل نے ’المسند (۱:۳۵۹، رقم: ۳۳۸۵)‘ میں حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت کیا ہے۔
۴۔ احمد بن حنبل، المسند ۴:۴

←

حضرت عبد اللہ بن ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا: اہل کوفہ نے حضرت عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ دادا کی میراث کا حکم بتائیے۔ انہوں نے استدلالا جواب دیا کہ جس ہستی کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ''اگر میں اس امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو اسے (یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ کو) اپنا خلیل بناتا'' اُس ہستی (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے دادا کو باپ کے درجے میں رکھا ہے۔''

۴۶۔ عن أبی الاحوص قال: سمعت عبداللہ بن مسعود یحدّث عن النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، أنّہٗ قال: ''لو کنت متّخذا خلیلا لاتّخذت أبابکر خلیلا ولکنّہ أخی وصاحبی وقد اتّخذ اللہ، عزّوجلّ، صاحبکم خلیلا''۔(۴۶)

''حضرت ابو احوص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: میں نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا: ''اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب

.... ۵۔ ابن أبی شیبہ نے 'المصنف (۶:۳۴۸، رقم:۳۱۹۲۴)' میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت کیا ہے۔

۶۔ ابو یعلی، المسند، ۱۲: ۱۷۸، رقم: ۶۸۰۵

۷۔ زرقانی، شرح الزرقانی علی المؤطا، ۳:۱۴۳

(۴۶) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴:۱۸۵۵، کتاب فضائل الصحابۃ، رقم: ۲۳۸۳

۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۲۷۲، رقم: ۶۸۵۶

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۴۶۲، رقم: ۴۴۱۳

۴۔ ابو یعلی، المسند، ۹:۱۶۱، رقم: ۵۲۴۹

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰:۱۰۵، رقم: ۱۰۱۰۶

۶۔ شاشی، المسند، ۲:۱۶۵، رقم: ۷۲۰، ۱۶۷، رقم: ۷۲۴

(یعنی مجھ) کو اللہ نے خلیل بنایا ہے۔''

۴۷۔ عن أبی سعید الخدریّ؛ خطب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: لو کنت متّخذا خلیلا من امّتی لاتّخذت أبا بکر ولکن أخوّة الإسلام و مودّتہٗ۔(۴۷)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا۔ (اب خلت تو نہیں ہے) لیکن اسلام کی اخوت (برادری) اور مودت ہے۔''

۴۸۔ عن عبد اللہ قال، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''ألا إنّی أبرأ إلٰی کلّ خلیل من خلّتہٖ ولو کنت متّخذا خلیلا لاتّخذت أبابکر خلیلا، إنّ

(۴۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۱۷۷، کتاب الصلاۃ، رقم: ۴۵۴
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۳۷، رقم: ۳۴۵۴
۳۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۴۱۷، کتاب فضال الصحابہ، رقم: ۳۶۹۱
۴۔ ترمذی، السنن، ۵: ۶۰۸، کتاب المناقب، قم: ۳۶۶۰
۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۵، رقم: ۸۱۰۳
۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۳، رقم: ۲
۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۵۵۹، رقم: ۶۵۹۴
۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۷۷، رقم: ۶۸۶۱
۹۔ ابن أبی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۴۸، رقم: ۳۱۹۲۶
۱۰۔ ابن أبی عاصم، السنہ، ۲: ۵۷۷، رقم: ۱۲۲۷
۱۱۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۲: ۲۲۷
۱۲۔ ابن عبد البر، التمھید، ۲۰: ۱۱۲
۱۳۔ ابن عبد البر، الاستیعاب، ۳: ۹۶۷

صاحبکم خلیل اللہ۔(۴۸)

حضرت عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں ہر خلیل کی خُلت (دوستی) سے بے پروا اور مستغنی ہوں۔ اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا، کیونکہ تمہارا یہ صاحب (یعنی میں) اللہ کا خلیل ہوں۔''

۴۹۔ عن ابن عبّاس قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :''لو كنت متّخذا مّن النّاس خليلا لاتّخذت أبا بكر خليلا ولكن خلّة الإسلام أفضل''(۴۹)

(۴۸) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱:۳۶، کتاب المقدمہ، رقم:۹۳
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۰۶، رقم:۳۶۵۵
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۳۶، رقم:۸۱۰۵
۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۳۷۷، رقم:۳۵۸۰
۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۳۸۹، رقم:۳۶۸۹
۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۴۰۸، رقم:۳۸۸۰
۷۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۴۳۳، رقم:۴۱۲۱
۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۲۷۰، رقم: ۶۸۵۵
۹۔ ابن أبی شیبہ، المصنف، ۶:۳۱۶، رقم:۳۱۷۲۰
۱۰۔ ابن شیبہ، المصنف، ۶:۳۴۸، رقم:۳۱۹۲۳
۱۱۔ ابویعلی، المسند ۹:۱۱۱، رقم:۵۱۸۰
۱۲۔ حمیدی، المسند، ۱:۶۲، رقم:۱۱۳
۱۳۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲:۵۷۶، رقم:۱۲۲۶
۱۴۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۰:۴۵۸
۱۵۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳:۱۷۶

(۴۹) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱:۱۷۸، رقم:۴۵۵
۲۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۴۷۸، رقم: ۶۳۵۷
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۲۷۰، رقم:۲۴۳۲
۴۔ ابن حبان، ۱۵:۲۷۵، رقم:۶۸۶۰

←

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکرؓ کو بناتا لیکن اسلام کی خلت سب سے بہتر ہے۔‘‘

۵۰۔ عن سعید ابن جبیر قال کنت جالسا عند عبداللہ بن عتبة بن مسعود إذ جاءہٗ کتاب بن الزّبیر ’’إنّ رسول اللہ ﷺ قال: لو کنت متّخذا من ھٰذہٖ الأمّة خلیلا دون ربّی عزوجل لا تّخذت ابن أبی قحافة ولکنّہٗ أخی فی الدّین وصاحبی فی الغار۔‘‘(۵۰)

’’حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہیں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا گرامی نامہ پہنچا جس میں درج تھا کہ رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اگر میں اللہ رب العزت کے سوا اس امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکرؓ کو بناتا لیکن وہ دین میں میرے بھائی ہیں اور غار میں میرے ساتھی ہیں۔‘‘

.... ۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۵، رقم: ۸۱۰۲
۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۳، رقم: ۱
۷۔ احمد بن حنبل، فصائل الصحابہ، ۱: ۱۵۲، رقم: ۱۳۴
۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۹۷، رقم: ۶۷
۹۔ دارمی، السنن، ۲: ۴۵۱، رقم: ۲۹۱۰
۱۰۔ ابویعلی، المسند، ۴: ۴۵۷، رقم: ۲۵۸۴
۱۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۳۸، رقم: ۱۱۹۳۸
۱۲۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۲۸
۱۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۱۷۲
(۵۰) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند ۴: ۴
۲۔ ابونعیم، حلیة الاولیاء، ۴: ۳۰۷

فصل : ۸

إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إتخذه رضی اللہ عنہ صاحبا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ......صاحب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۵۱۔ عن ابن عبّاس رضي الله عنهما عن النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:"لو كنت متّخذا من أمّتي خليلا، لا تّخذت أبابكر، ولكن أخي وصاحبي"۔(۵۱)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صاحب ہیں۔"

۵۲۔ عن أبی الاحوص قال: سمعت عبدالله بن مسعود یحدّث عن النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، أنّهٗ قال:"لو كنت متّخذا خليلا لاتّخذت أبابكر خليلا ولكنّه أخي وصاحبی"۔(۵۲)

(۵۱) ا۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۳۸، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۵۶
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۵، رقم: ۲۳۸۳
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۴۳۷، رقم: ۴۱۶۱
۴۔ بزار، المسند، ۵: ۴، رقم: ۲۰۷۲

(۵۲) ا۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۵، کتاب فضائل الصحابۃ، رقم: ۲۳۸۳
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۷۲، رقم: ۶۸۵۶
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۴۶۲، رقم: ۴۴۱۳
۴۔ ابو یعلی، المسند، ۹: ۱۶۱، رقم: ۵۲۴۹
۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۰: ۱۰۵، رقم: ۱۰۱۰۶
۶۔ شاشی، المسند، ۲: ۱۶۵، رقم: ۷۲۰، ۱۶۷، رقم: ۷۲۴

''حضرت ابوالأحوصؓ سے مروی ہے،انہوں نے فرمایا: میں نے عبد اللہ بن مسعودؓ کوحضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا،آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صاحب ہیں۔''

۵۳۔ عن سعید ابن جبیر کنت جالسا عند عبداللہ بن عتبة بن مسعود إذ جاءہٗ کتاب بن الزّبیر''إنّ رسول اللہ ﷺ قال: لو کنت متّخذا مّن ھٰذہِ الأمّة خلیلا دون ربّی عزّوجلّ لا تّخذت ابن أبی قحافة ولکنّہٗ أخی فی الدّین وصاحبی فی الغار''(۵۳)

''حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کا گرامی نامہ پہنچا جس میں درج تھا کہ رسولُ اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر میں اللہ رب العزت کے سوا اِس امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکرؓ کو بناتا لیکن وہ دین میں میرے بھائی ہیں اور غار میں میرے ساتھی ہیں۔''

فصل: ۹

إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتخذہ رضی اللہ عنہ رفیقا

﴿صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ......رفیقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

۵۴۔ عن الزبیر بن العوام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللّٰھم إنک جعلت أبا بکر رفیقی فی الغار فاجعلہ رفیقی فی الجنّۃ۔ (۵۴)

''حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ تو نے ابوبکر کو غار میں میرا رفیق بنایا تھا پس میں اسے جنت میں اپنا رفیق بناتا ہوں۔''

۵۵۔ عن ابن عمر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ أبوبکر۔(۵۵)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک رفیق ہے پس جنت میں میرا رفیق ابوبکر ہے۔''

---

(۵۴) ۱۔عسقلانی، لسان المیزان، ۵:۴۱۸

۲۔ ذھبی ، میزان الاعتدال، ۶:۳۶۱

۳۔محبّ طبری ،الریاض النضرہ ،۲:۷۳

(۵۵) محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲:۷۳

فصل: ۱۰

إن النبی ﷺ اتخذه ؓ نائبا

﴿صدیقِ اکبرؓ...... نائبِ مصطفیٰ ﷺ﴾

۵۶۔ عن الزّهریّ قال أخبرنی أنس بن مالک الأنصاریّ أنّ أبابکر کان یصلّی لهم فی وجع النّبیّ ﷺ الّذی توفّی فیه حتّٰی إذا کان یوم الإثنین وهم صفوف فی الصّلٰوة فکشف النّبیّ ﷺ ستر الحجرة ینظر إلینا وهو قائم کأنّ وجههٗ ورقة مصحف ثمّ تبسّم یضحک فهممنا أن نفتتن من الفرح برؤیة النّبیّ ﷺ فنکص أبوبکر علٰی عقبیه لیصل الصّفّ وظنّ أنّ النّبیّ ﷺ خارج الی الصّلٰوة فأشار إلینا النّبیّ ﷺ أن أتمّوا صلا تکم وأرخٰی السّتر فتوفّی من یومهٖ ﷺ۔(۵۶)

''حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق ؓ حضور نبی اکرم ﷺ کے مرضِ وصال کے دوران انہیں (صحابہ کرام ؓ کو) نماز پڑھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ پیر کا دن آ گیا اور صحابہ کرام ؓ نماز کی حالت میں صفیں

(۵۶) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۴۰، کتاب الأذان، رقم: ۶۴۸
۲۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۴۰۳، رقم: ۱۱۴۷
۳۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۶۱۶، رقم: ۴۱۸۳
۴۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۳۱۵، رقم: ۴۱۹
۵۔ احمد، المسند، ۳: ۱۹۶، رقم: ۱۳۰۵۱
۶۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۵۸۷، ۶۶۲۰
۷۔ ابن خزیمہ، الصحیح، ۳: ۷۵، ۱۶۵۰
۸۔ عبد الرزاق، المصنف، ۵: ۴۳۳
۹۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۳: ۷۵، رقم: ۴۸۲۵

باندھے کھڑے تھے۔ (اِس دوران) حضور نبی اکرم ﷺ نے (اپنے) حجرۂ مبارک سے پردہ اٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے۔ ایسے لگ رہا تھا کہ آپ ﷺ کا چہرہِ انور کھلے ہوئے قرآن کی طرح ہے پھر آپ ﷺ تبسم فرماتے ہوئے ہنسنے لگے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے دیدار کی خوشی سے ہم نے نماز توڑنے کا ارادہ کر لیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے لوٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں اور گمان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نماز کے لئے (گھر سے) باہر تشریف لانے والے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اشارہ فرمایا کہ تم لوگ اپنی نماز کو مکمل کرو اور پردہ نیچے سرکا دیا۔ پھر آپ ﷺ کا اسی دن وصال ہو گیا۔

۵۷۔ عن عائشة امّ المؤمنين أنّها قالت: إنّ رسول الله ﷺ قال فی مرضهٖ ”مروا أبابکر يصلّی بالنّاس“ قالت عائشة: قلت إنّ أبابکر إذا قام فی مقامک لم يسمع النّاس من البکاء فمر عمر فليصلّ للنّاس فقالت عائشة فقلت لحفصة قولی لهٗ إنّ أبابکر إذا قام فی مقامک لم يسمع النّاس من البکاء فمر عمرفليصلّ فقالت عائشة قلت لحفصة قولی لهٗ ”إنّ أبابکر إذا قام فی مقامک لم يسمع النّاس من البکاء فمر عمر فليصلّ للنّاس“ ففعلت حفصة فقال رسول اللّٰه ﷺ: ”مه، انکنّ لأ نتنّ صواحب يوسف مروا أبابکر فليصلّ للنّاس“(۵۷)

---

(۵۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۴۰، کتاب الاذان، رقم: ۶۴۷

۲۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۵۲، رقم: ۶۸۴

۳۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۶۶۳، رقم: ۶۸۷۳

۴۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۳، رقم: ۳۶۷۲

۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۵۶۶، رقم: ۶۶۰۱

۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۹۶، رقم: ۲۴۶۹۱

۷۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۰۲، رقم: ۲۵۷۰۴

←

اُمّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرضِ وصال میں ارشاد فرمایا۔ ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے کہا کہ (حضرت) ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو وہ کثرتِ گریہ (رونے) کی وجہ سے لوگوں کو (کچھ بھی) سنا نہیں سکیں گے۔ (اس لئے) آپ (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے (اُمُّ المؤمنین حضرت) حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کریں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کے مقام (مصلٰی) پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو کچھ سنا نہ پائیں گے۔ پس آپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمائیں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایسے ہی کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''رُک جاؤ! بیشک تم صواحب یوسف کی طرح ہو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (میری طرف سے) حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔''

۵۸۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، قالت، قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''لا ینبغی لقوم فیھم أبوبکر أن یّؤمّھم غیرہٗ۔''(۵۸)

.... ۸۔ مالک، المؤطا، ۱:۱۷۰، رقم:۴۱۲

۹۔ ابو یعلی، المسند، ۷:۴۵۲، رقم:۴۴۷۸

۱۰۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۶:۳۶۸، رقم:۱۱۲۵۲

۱۱۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲:۲۵۰، رقم:۳۱۷۱

۱۲۔ الربیع، المسند، ۱:۹۲، رقم:۲۱۱

۱۳۔ بغوی، شرح السنۃ، ۳:۴۲۳، رقم:۸۵۳

(۵۸) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۱۴، ابواب المناقب، رقم:۳۶۷۳

۲۔ مبارکپوری، تحفۃ الأحوذی، ۱۰:۱۰۹

۳۔ ابراہیم بن محمد الحسینی، البیان والتعریف، ۲:۲۹۶، رقم:۱۷۸۵

۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲:۸۲

ام المومنین سیّدہ عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’کسی قوم کے لئے مناسب نہیں جن میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود ہوں کہ ان کی امامت اِن (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے علاوہ کوئی اور شخص کروائے۔‘‘

۵۹۔ عن محمّد بن جبیربن مطعم عن أبیه؛ أنّ إمرأة سألت رسول الله ﷺ شیئا،فأمرها أن ترجع إلیه، فقالت: یا رسول الله ﷺ ! أرأیت إن جئت فلم أجدک؟ قال أبی: ’’کأنّها تعنی الموت‘‘. قال ’’فان لّم تجدینی فأتی أبابکر۔‘‘(۵۹)

محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ آنے کا حکم فرمایا، اس نے عرض کی، ’’یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ ﷺ کو نہ پاؤں تو؟‘‘ (محمد بن جبیر فرماتے ہیں کہ) میرے والد (جبیر بن مطعم) نے فرمایا گویا وہ عورت آپ ﷺ کا وصال مراد لے رہی تھی۔ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا۔’’اگر تو مجھے نہ پائے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنا۔‘‘

(۵۹) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴:۱۸۵۶، کتاب فضائل الصحابۃ، رقم:۲۳۸۶
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۳۸، کتاب المناقب، رقم:۳۴۵۹
۳۔ بخاری، الصحیح، ۶:۲۶۳۹، رقم:۶۷۹۴
۴۔ بخاری، الصحیح، ۶:۲۶۷۹، رقم:۶۹۲۷
۵۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۱۵، کتاب المناقب، رقم:۳۶۷۶
۶۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۳۴، رقم:۶۶۵۶
۷۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲:۱۳۲، رقم:۱۵۵۷
۸۔ ابن ابی عاصم، السنۃ، ۲:۵۴۷، رقم:1151
۹۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳:۱۷۷

۶۰۔ عن جابر ابن عبداللّٰہ رضی اللّٰہ عنھما **قال: کنّا عندالنّبیّ إذ جاءہٗ وفد عبدالقیس فتکلّم بعضھم بکلام لغا فی الکلام فالتفت النّبیّ ﷺ إلٰی أبی بکر و قال: ''یا أبابکر سمعت ما قالوا؟'' قال: نعم یا رسول اللّٰہ وفھمتہٗ قال: ''فأجبھم'' قال: فأجابھم أبوبکر رضی اللہ عنہ بجواب وأجاد الجواب فقال رسول اللّٰہ ﷺ: ''یا أبابکر أعطاک اللّٰہ الرّضوان الأکبر'' فقال لہٗ بعض القوم ''وما الرّضوان الأکبر یا رسول اللّٰہ؟'' قال: ''یتجلّی اللّٰہ لعبادہٖ فی الآخرۃ عامۃ وّ یتجلّی لأبی بکر خاصّۃ''(۶۰)**

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ عبدالقیس کا وفد آیا، اس میں سے ایک شخص نے آپ ﷺ سے نامناسب گفتگو کی۔ آپ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر! آپ نے سنا جو کچھ انہوں نے کہا ہے؟'' آپ نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ! میں نے سن کر سمجھ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر انہیں اس کا جواب دو''۔ راوی کہتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں نہایت عمدہ جواب دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ رب العزت نے تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائی ہے۔'' لوگوں میں سے کسی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی۔ ''یا رسول اللہ! رضوانِ اکبر کیا ہے؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ رب العزت آخرت میں اپنے بندوں کی عمومی تجلی فرمائے گا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے

(۶۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۸۳، رقم: ۴۴۶۳

۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۵: ۱۲

۳۔ عبداللہ بن محمد، طبقات المحدثین بأصبھان، ۳: ۱۱، رقم: ۲۴۰

۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۷۶

خصوصی تجلی فرمائے گا۔‘‘

۶۱۔ عن أبی هريرة ان ابابكر الصديق بعثه فی الحجة التی امّرهٔ عليها رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل حجة الوداع يوم النحر فی رهط يؤذّن فی الناس ألا لا يحج بعد العام مشرک ولا يطوف بالبيت عريان۔(۶۱)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے حجۃ الوداع سے پہلے حج میں جس کا امیر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق کو بنا کر بھیجا تھا نحر کے دن ایک جماعت میں بھیجا تا کہ لوگوں میں اعلان کیا جائے کہ خبردار! آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی خانہ کعبہ کا برہنہ طواف کرے۔‘‘

---

(۶۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۲:۵۸۶، کتاب التفسیر، رقم:۱۵۴۳
۲۔ بخاری، الصحیح، ۲:۱۵۸۶، رقم:۴۱۰۵
۳۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۵۸۶، رقم: ۴۱۰۵
۴۔ بخاری، الصحیح، ۴:۱۷۱۰، رقم: ۴۳۸۰
۵۔ نسائی، السنن، ۵:۲۳۴، رقم:۲۹۵۷
۶۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۲:۴۰۷، رقم:۳۹۴۸
۷۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۵:۸۷، رقم:۹۰۹۱
۸۔ ابو یعلی، المسند، ۱:۷۷، رقم: ۷۶

فصل: ۱۱

إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتخذہ رضی اللہ عنہ وزیراً

﴿صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ......وزیرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

۶۲۔ عن أبی سعید الخدریّ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ’’ما من نبیّ إلّا لهٗ وزیران من أهل السّماء و وزیران من أهل الارض، فأمّا وزیرای من أهل السّماء فجبریل ومیکائیل، و أمّا وزیرای من أهل الارض فأبوبکر و عمر۔‘‘(۶۲)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:’’ہر نبی کے لئے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ پس آسمان والوں میں سے میرے دو وزیر، جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں میں سے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہیں‘‘۔

۶۳۔ عن سعید ابن المسیّب قال:’’کان أبوبکرالصّدّیق من النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان الوزیر فکان یشاورهٗ فی جمیع أمورهٖ وکان ثانیه فی الإسلام وکان ثانیه فی الغار وکان ثانیه فی العریش یوم بدر وکان

(۶۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۱۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۸۰
۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۲۹۰، رقم: ۳۰۴۷
۳۔ ابن الجعد، المسند، ۱:۲۹۸، رقم: ۲۰۲۶
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۶۴، رقم: ۱۵۲
۵۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲:۴۷۸
۶۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۳۳۵

ثانیه فی القبر ولم یکن رّسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقدّم علیه أحدا"(۶۳)

''حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام اُمور میں اُن سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثانی (دوسرے) تھے، غارِ (ثور) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثانی تھے، غزوۂ بدر میں عریش (وہ چھپر جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بنا یا گیا تھا) میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثانی تھے، قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثانی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر کسی کو بھی مقدّم نہیں سمجھتے تھے۔''

۶۴۔ عن ابن عبّاس رضی اللہ عنہ فی قولهٖ عزّوجلّ: ﴿وشاورهم فی الأمر﴾ (۱) قال: "أبو بكر وّ عمر۔"(۶۴)

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ رب العزت کے اِس ارشاد (اور تمام معاملات میں اُن سے مشورہ فرمائیں۔ سورۃ آل عمران، آیت:۱۵۹) کے بارے جن سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشورہ فرمانے کا حکم دیا، کون مراد ہیں؟'' حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

۶۵۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال، قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إن الله تعالیٰ أیدنی بأربعة وزراء نقباء قلنا یا رسول الله من هؤلاء الأربع قال اثنین

---

(۶۳) حاکم، المستدرک، ۳:۶۶، رقم: ۴۴۰۸

(۶۴) ۱۔ القرآن، آلِ عمران: ۱۵۹

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳:۷۴، رقم: ۴۴۳۶

من أهل السماء واثنين من أهل الأرض فقلت من الإثنين من أهل السماء قال جبريل و ميكائيل قلنا من الإثنين من أهل الأرض قال ابوبكر و عمر۔(٦٥)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چار وزراء نقباء کے ذریعے میری مدد فرمائی ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ چار کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو اہل سماء میں سے ہیں اور دو اہل زمین میں سے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اہل سماء میں سے دو کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل اور میکائیل۔ ہم نے عرض کیا: اہل زمین میں سے دو کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔‘‘

(٦٥) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱:۱۷۹، رقم: ۱۱۴۲۲
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۵۱
۳۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۸:۱۶۰
۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۳:۲۹۸

فصل : ١٢

إن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتخذہ رضی اللہ عنہ سمعا و بصرا

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... سمع و بصرِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

٦٦۔ عن عبدالعزیز بن المطّلب، عن أبیه، عن جدّہٖ عبداللہ بن حنطب، أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رأی أبابکر و عمر فقال: ”ھٰذانِ السّمع والبصر“(٦٦)

”حضرت عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔“

٦٧۔ عن عبداللہ بن حنطب قال: کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فنظر إلٰی أبی بکر وّ عمر رضی اللہ عنہما فقال: ”ھٰذان السّمع والبصر۔“(٦٧)

حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں، میں رسول

---

(٦٦) ١۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ٥: ٦١٣، ابواب المناقب، رقم: ٣٦٧١
٢۔ مزی، تہذیب الکمال، ١٤: ٤٣٥، رقم: ٣٢٣٥
٣۔ عسقلانی، الاصابہ، ٤: ٦٤، رقم: ٤٦٣٩
٤۔ عبدالباقی، معجم الصحابہ، ٢: ١٠٠
٥۔ احمد بن ابراہیم، تحفۃ التحصیل، ١: ١٧٢
٦۔ العلائی، جامع التحصیل، ١: ٢٠٩

(٦٧) ١۔ حاکم، المستدرک، ٣: ٧٣، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رقم: ٤٤٣٢
٢۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ١: ٤٣٢، رقم: ٦٨٦

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''یہ دونوں (میرے لئے) کان اور آنکھ کی حیثیت رکھتے ہیں۔''

۶۸۔ عن حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنهما قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: ''لقد هممت أن أبعث إلی الاٰفاق رجالا یّعلّمون النّاس السّنن والفرائض کما بعث عیسٰی ابن مریم الحواریّین'' قیل لهٗ: فأین أنت من أبی بکر وّ عمر؟ قال: ''انّهٗ لا غنی بی عنهما إنّهما من الدّین کالسّمع والبصر۔''(۶۸)

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا: ''میں نے ارادہ کیا ہے کہ تمام آفاق (علاقوں) میں کچھ لوگ بھیجوں جو لوگوں کو سنن و فرائض سکھائیں، جس طرح عیسٰی بن مریم علیہ السلام نے حواریوں کو بھیجا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا (حضرت) ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا خیال ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بیشک اِن دونوں کے سوا میرے لئے کوئی چارہ نہیں، یقیناً یہ دونوں دین میں سمع و بصر (کان اور آنکھ) کا درجہ رکھتے ہیں۔''

۶۹۔ حدّثنی سعید بن المسیّب وأبو سلمة بن عبدالرّحمٰن؛ أنّهما سمعا أباهریرة یقول: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''بینما رجل یسوق بقرة لهٗ، قد حمل علیهاالتفتت إلیه البقرة فقالت: إنّی لم أخلق لهٰذا ولٰکنّی إنّما خلقت للحرث'' فقال النّاس: سبحان اللہ! تعجّبا وفزعا أبقرة تکلّم؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''فإنّی أومن بهٖ و أبوبکر و عمر'' قال

(۶۸) حاکم، المستدرک، ۱:۸۷، کتاب معرفة الصحابة، رقم: ۴۴۴۸

أبوهريرة: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ”بينا راعٍ في غنمه، حمل عليه الذّئب فأخذ منها شاة فطلبه الرّاعي حتّى استنقذها منه. فالتفت إليه الذّئب فقال لهٗ: من لها يوم السّبع، يوم ليس لها راعٍ غيري؟“ فقال النّاس: سبحان الله! فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ”فإنّي أومن بذٰلك أنا وأبوبكر و عمر“(٦٩)

”حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ اور ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان دونوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دوران کہ ایک شخص اپنے بیل پر بوجھ لادے ہوئے ہانک کر لے جا رہا تھا۔ بیل نے

(٦٩) ١۔ مسلم، الصحیح، ٤: ١٨٥٨، رقم: ٢٣٨٨
٢۔ بخاری، الصحیح، ٣: ١٣٣٩، رقم: ٣٤٦٣
٣۔ ترمذی، السنن، ٥: ٦١٥ رقم: ٣٦٧٧
٤۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ٥: ٣٧، رقم: ٨١١٢
٥۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ١: ١٧٩، رقم: ١٨٤
٦۔ ابن حبان، الصحیح، ١٤: ٤٠٤، رقم: ٦٤٨٥
٧۔ ابن حبان، الصحیح، ١٥: ٣٢٩، رقم: ٦٩٠٣
٨۔ طیالسی، المسند، ١: ٣٠٩، رقم: ٢٣٥٤
٩۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ٢: ١٦، رقم: ٢١١٣
١٠۔ ازدی، الجامع، ١١: ٢٣٠
١١۔ یوسف بن موسیٰ، معتصر المختصر، ١: ٢٦٩
١٢۔ ابن مندہ، الایمان، ١: ٤٠٩، رقم: ٢٥٥
١٣۔ نووی، تہذیب الاسماء، ٢: ٣٢٨، ٤٧٦
١٤۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ١٨: ٢٣٠
١٥۔ ذہبی، معجم المحد ثین، ١: ١٩٩

اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اِس (کام) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے تخلیق کیا گیا ہوں۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ کے عالم میں کہا، سبحان اللہ ! بیل گفتگو کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیشک میں تو اس کو سچ مانتا ہوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ بھی اسے سچ تسلیم کرتے ہیں۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دوران کہ ایک چرواہا اپنی بکریوں (کے ریوڑ) میں تھا، ایک بھیڑیئے نے اُن پر حملہ کر دیا اور اس ریوڑ میں سے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا چرواہے کی طرف متوجہ ہوا اور اُسے کہنے لگا: اُس دن بکری کو کون بچائے گا جس دن میرے سوا کوئی چرواہا نہ ہو گا۔ (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیئے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب فتنہ کا دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جائیں گے) لوگوں نے کہا، سبحان اللہ! پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’بیشک اس واقعہ کو میں، ابوبکر اور عمر سچ تسلیم کرتے ہیں۔‘‘

فصل : ۱۳

أحب خلق الله إلی الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ......حبیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

۷۰۔ عن یحییٰ بن عبدالرّحمٰن بن حاطب قال: قالت عائشة رضی الله عنها لمّا ماتت خدیجة رضی الله عنها: جاءت خولة بنت حکیم إلٰی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقالت: ألا تزوّج؟ قال من؟ قالت إن شئت بکرا وّإن شئت ثیّبا قال: ومن البکر ومن الثّیب؟ قالت: أمّا البکر فابنة أحبّ خلق الله إلیک عائشة بنت أبی بکر رضی اللہ عنہ وأمّا الثّیّب فسودة بنت زمعة۔(۷۰)

''حضرت یحیٰی بن عبد الرحمٰن بن حاطب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب (اُمُّ المؤمنین) سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال

(۷۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۷۷، کتاب معرفۃ الصحابۃ، رقم: ۴۴۴۵

۲۔ حاکم، المستدرک، ۲: ۱۸۱، رقم: ۲۷۰۴

۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۱۰، رقم: ۲۵۸۱۰

۴۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۳: ۲۳، رقم: ۵۷

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷: ۱۲۹، رقم: ۱۳۵۲۶

۶۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۵: ۳۸۹، رقم: ۳۰۰۶

۷۔ اسحاق بن راہویہ، المسند، ۲: ۵۸۸، رقم: ۱۱۶۴

۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۲۵

۹۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۲: ۱۴۹

۱۰۔ طبری، تاریخ الأمم والملوک، ۲: ۲۱۱

۱۱۔ عسقلانی، الإصابہ، ۸: ۱۷، رقم: ۱۱۴۵۷

ہو گیا تو حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور کہا: کیا آپ شادی نہیں فرمائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس سے؟ انہوں نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں تو باکرہ (کنواری) سے، چاہیں تو ثیبہ (شوہر دیدہ) سے نکاح فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، باکرہ کون ہے اور ثیبہ کون؟ انہوں نے عرض کی۔ ''باکرہ تو تمام مخلوق خدا میں آپ کے سب سے زیادہ محبوب کی بیٹی عائشہ بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما ہے اور ثیبہ (حضرت) سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ہیں۔''

۱۷۔ عن الزّهریّ قال، قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لحسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ هل قلت فی أبی بکر شیئا؟ قال نعم، فقال قل وأنا أسمع فقال: ثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدوّ بهٖ إذ صعّد الجبلا وکان حبّ رسول اللّٰہ قد علموا من البریّة لم یعد ل بهٖ رجلا۔(۱۷)

''امام زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: ''کیا تم نے ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) کے بارے کچھ کہا ہے''۔ انہوں نے عرض کی، ہاں (یا رسول اللہ!)۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''وہ کلام مجھے سناؤ میں سنوں گا۔' حضرت حسان رضی اللہ عنہ یوں گویا ہوئے ''وہ غار میں دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر پہاڑ (جبل ثور) پر چڑھے تو دشمن نے اُن کے ارد گرد چکر لگائے اور تمام صحابہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہے کہ وہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)

---

(۱۷) ۱۔ الحاکم، المستدرک، ۳:۶۷، کتاب معرفة الصحابة، رقم: ۴۴۱۳

۲۔ حاکم، المستدرک، ۳:۸۲، رقم: ۴۴۶۱

۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳:۱۷۴

۴۔ بن الجوزی، صفة الصفوة، ۱:۲۴۱

۵۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۱:۴۱۷

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی شخص کو اُن کے برابر شمار نہیں کرتے ہیں''۔

(یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندانِ مبارک ظاہر ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے حسان تم نے سچ کہا، وہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) بالکل ایسے ہی ہیں جیسے تم نے کہا۔''

٧٢۔ عن أبي عثمان قال: حدّثني عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: أنّ النّبيّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثهٗ علٰی جیش ذات السّلاسل، فأتیتهٗ فقلت: ''أیّ النّاس أحبّ إلیک؟'' قال: ''عائشة''. فقلت: ''من الرّجال؟'' فقال: ''أبوها'' قلت: ثمّ من؟ قال: ''عمر بن الخطّاب'' فعدّ رجالا۔(٧٢)

حضرت ابو عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ مجھے حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے غزوہ ذاتِ السلاسل کا امیرِ لشکر بنا کر روانہ فرمایا: جب واپس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار ہوا۔ ''لوگوں میں

---

(٧٢) ١۔ بخاری، الصحیح، ٣: ١٣٣٩، کتاب المناقب، رقم: ٣٤٦٢

٢۔ بخاری، الصحیح، ٤: ١٥٨٤، رقم: ٤١٠٠

٣۔ مسلم، الصحیح، ٤: ١٨٥٦ کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ٢٣٨٤

٤۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ٥: ٧٠٦، کتاب المناقب، رقم: ٣٨٨٥، ٣٨٨٦

٥۔ احمد بن حنبل، المسند، ٤: ٢٠٣، رقم: ١٧١٤٣

٦۔ ابو یعلی، المسند، ١٣: ٣٢٩، رقم: ٧٣٤٥

٧۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ٢٣: ٤٤، رقم: ١١٤

٨۔ شیبانی، السنہ لابن ابی عاصم، ٢: ٥٧٨، رقم: ١٢٣

٩۔ بخاری، التاریخ الکبیر، ٦: ٢٤، رقم: ١٥٦٧

١٠۔ عبد بن حمید، المسند، ١: ١٢١، رقم: ٢٩٥

١٢۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ٢: ١٤٧

آپ کو سب سے زیادہ محبت کس کے ساتھ ہے؟'' تو ارشاد فرمایا۔ ''عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ۔'' میں نے پھر عرض کی ''مردوں میں سے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اُن کے والد (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ۔'' میں نے عرض کی، پھر اُن کے بعد؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کے ساتھ''۔ اور پھر اُن کے بعد چند دوسرے حضرات کے نام لئے۔

۷۳۔ عن عبداللہ بن شقیق، قال: قلت لعائشة: أیّ أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان أحبّ إلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ قالت : أبوبکر، قلت: ثمّ من؟ قالت: عمر، قلت: ثمّ من؟ قالت: ثمّ أبوعبیدة بن الجرّاح، قلت: ثمّ من؟ قال: فسکتت۔ (۷۳)

''حضرت عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اُمُّ المؤمنین

---

(۷۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۳۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۵۷
ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۸، مقدمہ، رقم: ۱۰۲
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۶: ۲۱۸، رقم: ۲۵۸۷۱
۳۔ ابویعلی، المسند، ۸: ۲۹۶، رقم: ۴۸۸۷
۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۵۷، رقم: ۸۲۰۱
۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۹۸
۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۰، رقم: ۹۷
۷۔ یوسف بن موسی، معتصر المختصر، ۲: ۳۵۴
۸۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۲۳۱
۹۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۴: ۵۶
۱۰۔ عسقلانی، الإصابہ، ۳: ۵۸۸
۱۱۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۴۷۸
۱۲۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱: ۱۰

عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ کے صحابہ کرامؓ میں سے کون سب سے زیادہ محبوب تھے؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیقؓ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ آپ نے فرمایا: حضرت عمرؓ۔ میں نے عرض کیا: پھر کون زیادہ محبوب تھے؟ اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ۔ میں نے پوچھا پھر کون؟ اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہوگئیں۔''

۷۴۔ عن عائشة، عن عمر بن الخطّاب، قال: أبوبكر سيّدنا وخيرنا وأحبّنا إلٰى رسُول الله ﷺ۔ (۷۴)

''اُمُّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدِّیقہ رضی اللہ عنہا امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطابؓ سے روایت کرتی ہیں کہ آپؓ نے فرمایا: حضرت ابوبکرؓ ہمارے سردار، ہم سب سے بہتر اور رسولُ اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔''

۷۵۔ عن أنسؓ قال: قيل يا رسول الله ﷺ: ''أيّ النّاس أحبّ إليک؟'' قال: ''عائشة رضی الله عنها'' قيل من الرّجال؟ قال: ''أبوها۔''(۷۵)

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض

(۷۴) ا۔ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۰۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۵۶
۲۔الحاکم، المستدرک، ۳: ۶۹، رقم: ۴۴۲۱
۳۔مقدسی، الأحادیث المختارہ، ۱: ۲۵۶، رقم: ۱۴۶
۴۔نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۴۷۸
۵۔محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۲۹
(۷۵) ا۔ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۸، مقدمہ رقم: ۱۰۱

کیا گیا، ''یا رسول اللہ! آپ کو تمام لوگوں سے زیادہ کون محبوب ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''عائشہ رضی اللہ عنہا۔'' عرض کیا گیا۔ ''مردوں میں سے (کون زیادہ محبوب ہے)؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ۔''

نوٹ:

و اعلم أن المحبة تختلف بالأسباب والأشخاص فقد يكون للجزئية وقد يكون بسبب الإحسان وقد يكون بسبب الحسن والجمال وأسباب أخر لا يمكن تفصيلها و محبته صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لفاطمة بسبب الجزئية والزهد والعبادة و محبته لعائشة بسبب الزوجية والتفقه فی الدين و محبة أبی بكر و عمر و أبی عبيدة بسبب القدم فی الإسلام وإعلاء الدين و وفور العلم۔(☆)

''محبت اسباب اور اشخاص کے حوالے سے مختلف ہوتی ہے ۔کبھی جزئیت (اولاد ہونے) کے سبب ہوتی ہے ،کبھی کسی احسان کے باعث اور کبھی حسن وجمال کی وجہ سے ہوتی ہے اور دوسرے اسباب کی تفصیل بیان کرنا ممکن نہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کے لیے جزئیت (بیٹی ہونے) اور انکے زہد و عبادت کے سبب ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت انکی زوجیت اور دین میں تفقہ کی وجہ سے ہے اور حضرت ابوبکر وعمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم کی محبت انکی سبقت سلام ،دین کو سر بلند کرنے اور ان کے کمالِ علم کی وجہ سے ہے ۔''

(☆) ۱۔سیوطی، شرح سنن ابن ماجہ، ۱: ۱۱

۲۔مبارکپوری، تحفۃ الأحوذی، ۱: ۹۸

فصل: ۱۴

أعلم الناس مزاج رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ...... شناسائے مزاجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

۷۶۔ عن أبی سعيد الخدريّ رضی اللہ عنہ قال: خطب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النّاس وقال: "إنّ الله خيّر عبدا بين الدّنيا وبين ما عندہٗ، فاختار ذٰلک العبد ما عند الله". قال : فبکٰی أبوبکر. فعجبنا لبکائهٖ: أن یّخبر رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن عبد خيّر، فكان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هو المخيّر، وكان أبوبكر أعلمنا"۔(۷۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: "بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جو اللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اُس بندے نے اُس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس

(۷۶) ۱۔ بخاری، الصحیح ۳: ۱۳۳۷، کتاب المناقب رقم: ۳۴۵۴
۲۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۱۷۷، رقم: ۴۵۴
۳۔ مسلم، الصحیح ۴: ۱۸۵۴، کتاب فضائل الصحابۃ، رقم: ۲۳۸۲
۴۔ ترمذی، السنن، ۵: ۶۰۸، رقم: ۳۶۶۰
۵۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۰۷، رقم: ۳۶۵۹
۶۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۵۵۹، رقم: ۶۵۹۴
۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۷۷، رقم: ۲۸۶۱
۸۔ احمد بن حنبل، المسند ۳: ۱۸، رقم: ۱۱۱۵۰
۹۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۲۷
۱۰۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ۶۳، رقم: ۷۰۴۵

ہے''۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم نے اُن کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اُس کو اختیار دیا گیا ہے۔ پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مراد سمجھ گئے)۔''

۷۷۔ عن ابن أبی المعلّٰی، عن أبیه، أنّ رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم خطب یوما فقال: ''إنّ رجلا خیّرهٗ ربّهٗ بین أن یّعیش فی الدّنیا ماشاء أن یّعیش ویأکل فی الدّنیا ماشاء أن یأکل وبین لقاء ربّهٖ، فاختار لقاء ربّهٖ''. قال: فبکٰی أبوبکر، فقال أصحاب النّبیّ صلی الله علیه وآله وسلم: ألا تعجبون من هٰذا الشّیخ إذ ذکر رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم رجلا صالحا خیّرهٗ ربّهٗ بین الدّنیا وبین لقاء ربّهٖ فاختار لقاء ربّهٖ. قال: فکان أبوبکر أعلمهم بما قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم، فقال أبوبکر: ''بل نفدیک بآبائنا وأموالنا''۔''(۷۷)

حضرت ابن ابی معلّٰی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جب تک چاہے دنیا میں رہ کر جو چاہے کھائے یا اپنے رب کے پاس آجائے، تو اُس بندے نے اپنے رب سے جا ملنے کو پسند کیا''۔(یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو

(۷۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۰۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۵۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۲۱۱
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۲۸
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰۹، رقم: ۲۳۴
۵۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۵۱

پڑے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دوسرے سے) کہا تمہیں اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اُس بندے نے اپنے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ پاک کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا۔ ''(یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) ہمارے ماں باپ اور مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں۔''

۷۸۔ عن أبی سعید الخدریّ، أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلس علی المنبر فقال: ''إنّ عبدا خیّرہُ اللہ بین أن یّؤتیہُ من زھرۃ الدّنیا ماشاء وبین ما عندہُ، فاختار ما عندہُ''. فقال أبوبکر: فدیناک یا رسول اللہ باٰبائنا وأمّھاتنا. قال: فعجبنا! فقال النّاس: أنظروا إلٰی ھٰذا الشّیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن عبد خیّرہُ اللہ بین أن یّؤتیہُ من زھرۃ الدّنیا ماشاء وبین ما عنداللہ وھو یقول: فدیناک باٰبائنا وأمّھٰتنا! قال: فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھو المخیّر، وکان أبوبکر ھو أعلمنا بہٖ۔(۷۸)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ یا تو دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اُسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔'' (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔

(۷۸) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۴۱۷، رقم: ۳۶۹۱
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۴، رقم: ۲۳۸۲
۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۴۱، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۶۰
۴۔ ابن حبان، ۱۵: ۲۷۷، رقم: ۶۸۶۱

راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا، تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس شیخ کی طرف دیکھو! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، اُن میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جانتے تھے۔‘‘

۷۹۔ عن المسور بن مخرمة و مروان بن حکم قالا ...... قال: عمر بن الخطّاب: فأ تیت نبیّ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقلت: ’’ألست نبیّ اللہ حقّا؟‘‘ قال: ’’بلٰی‘‘. قلت: ألسنا علی الحقّ وعدوّنا علی الباطل؟ قال: ’’بلٰی‘‘ قلت: ’’فلم نعطی الدّ نیّة فی دیننا إذا ؟‘‘ قال: ’’إنّی رسول اللہ، ولست أعصیه، وهو ناصری‘‘. قلت: ’’أولیس کنت تحدّثنا أنّا سنأ تی البیت فنطوف بہٖ؟‘‘ قال: ’’بلٰی، فأ خبرتک انّا نأ تیه العام ؟‘‘. قال: قلت: لا قال: ’’فإنّک آتیه ومطّوّف بہٖ‘‘. قال: فأ تیت أبابکر فقلت: ’’یا أبابکر، ألیس هٰذا نبیّ اللہ حقّا؟‘‘ قال: بلٰی قلت: ’’ألسنا علی الحقّ وعدوّنا علی الباطل؟‘‘ قال: بلٰی قلت: ’’فلم نعطی الدّنیّة فی دیننا اذا؟‘‘ قال: ’’أیّها الرّجل، إنّه لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ولیس یعصی ربّهٗ، وهو ناصرهٗ، فاستمسک بغرزہٖ، فواللہ إنّهٗ علی الحقّ‘‘. قلت: ’’ألیس کان یحدّثنا أنّا سناتی البیت و نطوف بہٖ؟‘‘ قال: بلٰی أفأخبرک أنّک تاتیه العام؟ قلت: لا، قال: ’’فإ نّک آتیه ومطّوّف بہٖ.‘‘(۷۹)

(۷۹) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۲: ۹۷۸، کتاب الشروط، رقم: ۲۵۸۳
۲۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۸۳۲، رقم: ۴۵۶۳

←

''حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے مروی صلح حدیبیہ کے بارے طویل حدیث میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''کیا آپ سچے نبی نہیں ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میں سچا نبی ہوں۔'' میں نے عرض کی ''کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کیوں نہیں!'' میں نے عرض کی: ''پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں دبنے کی کیا ضرورت ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''میں اللہ کا رسول ہوں اس کے حکم سے سرِ موانحراف نہیں کرتا ہوں اور وہ میرا مددگار ہے۔'' میں نے عرض کی ''کیا آپ ہمیں ارشاد نہیں فرمایا کرتے تھے کہ ہم عنقریب بیت اللہ شریف حاضری دیں گے اور اس کا طواف کریں گے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! مگر کیا میں نے تمہیں اس سال بیت اللہ شریف حاضری دینے کی خبر دی تھی؟'' حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے عرض کی، نہیں! پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم ضرور خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔'' حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: ''اے ابوبکر! کیا یہ اللہ رب العزت کے سچے نبی نہیں ہیں؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یقیناً ہیں''۔ میں نے عرض کی، ''کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں ہے؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''ایسا ہی ہے''۔ میں نے عرض کی ''پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں (کفار سے) دبنے کی کیا ضرورت ہے؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ''ارے اللہ کے بندے، وہ اللہ رب العزت کے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اپنے رب کریم کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

....

۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹: ۲۲۰

۴۔ عبدالرزاق، المصنف، ۵: ۳۳۹

۵۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۱۴، رقم: ۱۳

ناصر و مددگار ہے۔ پس تم نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت پر مضبوطی سے قائم رہو کیونکہ اللہ رب العزت کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق پر ہیں‘‘۔ میں نے عرض کی ’’کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ارشاد فرمایا نہیں کرتے تھے کہ ہم بیت اللہ شریف حاضری دیں گے اور اس کا طواف کریں گے‘‘۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں اس سال بیت اللہ حاضری دینے کی خبر ارشاد فرمائی تھی؟ میں نے عرض کی ’’نہیں‘‘۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ’’یقین رکھو، تم بیت اللہ شریف حاضری دو گے اور اس کا طواف بھی کرو گے۔‘‘

نوٹ:

صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکمت و فراست کے اعتبار سے جو فیصلہ فرمایا اس کو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے سمجھ لیا اور آپ فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو جو جوابات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائے بعینہٖ وہی جوابات حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمائے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حکمتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امین ہیں۔

فصل: ۱۵

اشد توقيرا و تعزيرا لرسول اللهﷺ

﴿صدیق اکبرؓ......فنائے ادبِ مصطفیٰﷺ﴾

۸۰۔ عن سهل بن سعد السّاعدیّ : أنّ رسول الله ﷺ ذهب إلى بنی عمر و بن عوف ليصلح بينهم، فحانت الصّلاة، فجاء المؤذّن إلى أبی بكر، فقال : أتصلّی للنّاس فأقيم؟ قا ل : نعم، فصلّی أبوبكر فجآء رسول اللهﷺ والنّاس فی الصّلاة، فتخلّص حتّی وقف فی الصّفّ، فصفّق النّاس، وكان أبوبكر لا يلتفت فی صلا تهٖ فلمّا أكثر النّاس التّصفيق إلتفت فرأی رسو ل الله ﷺ ، فأشار إليه رسول الله ﷺ: ”أن امكث مكانک“ فرفع أبوبكرؓ يديه، فحمد الله علٰی ما أمرهٗ بهٖ رسول اللهﷺ من ذٰلک، ثمّ استأخر أبوبكرؓ حتّی استوٰی فی الصّفّ، و تقدّم رسول الله ﷺ فصلّی، فلمّا انصرف قال: ” يا أبابكر، ما منعک أن تثبت إذ أمرتک“. فقال أبوبكر: ما كان لإبن أبی قحافة أن يصلّی بين يدی رسول اللهﷺ“(۸۰)

---

(۸۰) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۲۴۲، کتاب الجماعۃ والامامۃ، رقم: ۶۵۲
۲۔ مسلم، الصحیح، ۱: ۳۱۶، کتاب الصلاۃ، رقم: ۴۲۱
۳۔ نسائی، السنن، ۲: ۸۲، کتاب الامامۃ، رقم: ۷۹۳
۴۔ نسائی، السنن، ۳: ۳، کتاب السہو، رقم: ۱۱۸۳
۵۔ ابو داؤد، السنن، ۱: ۲۴۷، کتاب الصلوٰۃ، رقم: ۹۴۰
۶۔ ابن حبان، الصحیح، ۶: ۳۵، رقم: ۲۲۶۰
۷۔ مالک، المؤطا، ۱: ۱۶۳، رقم: ۳۹۰
۸۔ احمد بن حنبل، المسند ۵: ۳۳۲، رقم: ۲۲۸۶۷
۹۔ ابن خزیمہ، الصحیح، ۳: ۵۸، رقم: ۱۶۲۳

←

''حضرت سہل بن سعد ساعدی روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لے گئے تاکہ اُن (کے کسی تنازعہ) کی صُلح کرا دیں۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا۔ مؤذن، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اگر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہہ دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں! پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے ۔ تو اسی دوران رسول اکرم واپس تشریف لے آئے اور لوگ ابھی نماز میں تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صفوں میں داخل ہوتے ہوئے پہلی صف میں جا کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے تالی کی آواز سے آپ رضی اللہ عنہ کو متوجہ کرنا چاہا۔ مگر چونکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حالتِ نماز میں اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوتے تھے اس لئے اِدھر متوجہ نہ ہوئے۔ پھر جب لوگوں نے بہت زور سے تالیاں بجائیں تو آپ رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ آقا علیہ الصلاۃ والسلام نے انہیں (ابو بکر صدیق کو) اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اللہ رب العزت کی حمد بیان کی اور اللہ کے رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز پڑھاتے رہنے کا جو حکم فرمایا اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں مل گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لائے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو ادھر متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''اے ابو بکر! جب میں نے تمہیں حکم دیا تھا تو کس چیز نے تمہیں اپنی جگہ پر قائم رہنے سے منع کیا۔'' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ ''ابو قحافہ کے بیٹے کی کیا مجال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے''۔

.... ۱۰۔ ابو یعلیٰ، المسند، ۱۳: ۵۱۹، رقم: ۷۵۱۷

۱۱۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲۴۵، رقم: ۳۱۴۷

۱۲۔ شافعی، المسند، ۱: ۵۴

۱۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۶: ۱۳۹، رقم: ۵۷۷۱

۸۱۔ عن طارق عن أبی بکرؓ قال: لمّا نُزّلت علی النّبیّ ﷺ: ﴿إنّ الّذین یغضّون أصواتھم عند رسول اللہ أولٰئک الّذین امتحن اللہ قلوبھم للتّقوٰی (الحجرٰت: ۳)﴾ قال أبوبکر ؓ: ’’فاٰلیت علٰی نفسی أن لّا أکلّم رسول اللہ ﷺ إلاّ کأخی السّرار۔‘‘(۸۱)

’’حضرت طارق حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب سورۃ الحجرات کی آیت ’’بیشک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ رب العزت نے تقوٰی کے لئے مختص کر لیا ہے‘‘ حضور نبی اکرم ﷺ پر نازل فرمائی گئی تو حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں،’’میں نے قسم کھائی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کلام صرف سرگوشی کی صورت میں کروں گا، جس طرح رازدان سرگوشی کرتے ہیں۔‘‘

۸۲۔ عن أنس بن مالک قال ثم قبض رسول اللہ ﷺ و ھو بن ثلاث و ستین و أبوبکر و ھو بن ثلاث و ستین۔(۸۲)

’’حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ سال (۶۳) سال تھی اور حضرت ابوبکر صدیق کا وصال ہوا تو ان کی عمر بھی (حضور ﷺ کی متابعت میں) تریسٹھ سال تھی۔

۸۳۔ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت: تذاکر رسول اللہ ﷺ وأبوبکر ؓ

---

(۸۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۸۰۷، کتاب معرفۃ الصحابہ، رقم:۴۴۴۹
۲۔ عسقلانی، المطالب العالیہ، ۴: ۳۳، رقم: ۳۸۸۷
۳۔ مروزی، تعظیم قدر الصلاۃ، ۲: ۲۲۸، رقم: ۷۲۹
۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۱۳۸

(۸۲) مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۲۵، رقم: ۲۳۴۸

میلادھما عندی. فکان رسول اللہ ﷺ أکبر من أبی بکر، فتوفّی رسول اللہ ﷺ وھو ابن ثلاث وّ ستّین وتوفّی أبوبکر رضی اللہ عنہ وھو ابن ثلاث وّ ستّین لسنتین ونصف الّتی عاش بعد رسول اللہ ﷺ۔(۸۳)

''امّ المؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا۔ حضور نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کا اپنے یومِ ولادت کے حوالے سے میرے پاس بیٹھے ہوئے مذاکرہ ہوا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عمر کے اعتبار سے بڑے تھے۔ پھر حضور ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک ۶۳ برس تھی۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ حضورا اڑھائی سال ہی عمر مبارک میں بڑے تھے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد دنیا میں حیات رہے۔''

۸۴۔ عن جریر ابن عبد اللہ البجلیّ قال: کنت مع معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ عنھم فسمعتہٗ یقول:''قبض النّبیّ ﷺ وھو ابن ثلا ث وّ ستّین سنة و قبض أبوبکر رضی اللہ عنہ وھو بن ثلا ث وّ ستّین.''(۸۴)

حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا: ''حضور نبی اکرم ﷺ کا وصالِ مبارک ہوا تو آپ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔''

---

(۸۳) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۵۸، رقم:۲۸

۲۔ ہیثمی نے مجمع الزوائد، (۹:۶۰)، میں کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

(۸۴) طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۵۸، رقم:۲۹

فصل : ۱٦

اشد حبّا للنبی المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... کشتۂ عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم﴾

۸۵۔ عن أبی سعید الخد ريّ رضی اللہ عنہ قال: خطب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النّاس وقال: ’’إنّ الله خيّر عبدا بين الدّنيا وبين ما عند ہٗ، فاختار ذٰلک العبد ما عند الله‘‘. قال : فبکٰی أبوبکر. فعجبنا لبکائہٖ: أن يّخبر رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن عبد خيّر، فکان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم هو المخيّر، وکان أبوبکر أعلمنا‘‘۔ (۸۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: ’’بیشک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور جواللہ کے پاس ہے کے درمیان اختیار دیا ہے۔ پس اس بندے نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے‘‘۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس پر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ ہم

(۸۵) ۱۔ بخاری، الصحیح ۳: ۱۳۳۷، کتاب المناقب رقم: ۳۴۵۴
۲۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۱۷۷، رقم: ۴۵۴
۳۔ مسلم، الصحیح ۴: ۱۸۵۴، کتاب فضائل الصحابۃ، رقم: ۲۳۸۲
۴۔ ترمذی، السنن، ۵: ٦۰۸، رقم: ۳٦٦۰
۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۵۵۹ رقم: ٦۵۹۴
٦۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۷۷، رقم: ۲۸٦۱
۷۔ احمد بن حنبل، المسند ۳: ۱۸، رقم: ۱۱۱۵۰
۸۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۲۷
۹۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۳: ٦۳، رقم: ۷۰۴۵

نے ان کے رونے پر تعجب کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ تو ایک بندے کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ اس کو اختیار دیا گیا ہے۔ پس وہ (بندہ) جس کو اختیار دیا گیا تھا خود تاجدار کائنات ﷺ تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم رکھنے والے تھے (جو حضور ﷺ کی مراد سمجھ گئے)۔‘‘

۸۶۔ عن ابن أبی المعلّٰی، عن أبیه، أنّ رسول الله ﷺ خطب یوما فقال: ’’إنّ رجلا خیّرهٗ ربّهٗ بین أن یّعیش فی الدّنیا ماشاء أن یّعیش ویأکل فی الدّنیا ماشاء أن یأکل وبین لقاء ربّهٖ، فاختار لقاء ربّهٖ‘‘. قال: فبکٰی أبوبکر، فقال أصحاب النّبیّ ﷺ: ألا تعجبون من هٰذا الشّیخ إذ ذکر رسول الله ﷺ رجلا صالحا خیّرهٗ ربّهٗ بین الدّنیا وبین لقاء ربّهٖ فاختار لقاء ربّهٖ. قال: فکان أبوبکر أعلمهم بما قال رسول الله ﷺ، فقال أبوبکر: ’’بل نفدیک بآبائنا وأموالنا‘‘. ‘‘(۸۶)

حضرت ابن ابی معلّٰی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو اختیار دیا کہ جب تک چاہے دنیا میں رہ کر جو چاہے کھائے یا اپنے رب کے پاس آجائے، تو اس بندے نے اپنے رب سے جا ملنے کو پسند کیا‘‘۔ (یہ سن کر) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے (ایک دوسرے سے) کہا تمہیں اس شیخ پر تعجب نہیں ہوتا

---

(۸۶) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۰۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۵۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴: ۲۱۱،
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۳۲۸
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰۹، رقم: ۲۳۴
۵۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۵۱

کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا میں رہنے یا اپنے رب سے ملاقات کرنے کا اختیار دیا تو اس بندے نے اپنے رب کی ملاقات کو ترجیح دی۔ راوی فرماتے ہیں، حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادِ پاک کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ چنانچہ انہوں نے عرض کیا۔ ''(یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم !) ہمارے ماں باپ اور مال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں۔''

۸۷۔ عن أبی سعید الخدریّ، أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلس علی المنبر فقال : ''إنّ عبدا خیّرہُ اللہ بین أن یّؤتیہُ من زھرۃ الدّنیا ما شاء وبین ما عندہُ، فاختار ما عندہُ''. فقال أبوبکر : فدیناک یا رسول اللہ بآبائنا وأمّھاتنا. قال: فعجبنا! فقال النّاس: أنظروا إلٰی ھٰذا الشّیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن عبد خیّرہُ اللہ بین أن یّؤتیہُ من زھرۃ الدّنیا ما شاء وبین ما عند اللہ وھو یقول: فدیناک بآبائنا وأمّھٰتنا! قال: فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھو المخیّر، وکان أبوبکر ھو أعلمنا بہٖ۔(۸۷)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا کہ یا تو دنیا کی آرائش سے جو چاہے لے لے یا جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ حاصل کرے، تو اس بندے نے اسے پسند کیا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔'' (یہ سن کر) حضرت

(۸۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۴۱۷، رقم: ۳۶۹۱
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۴۱، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۶۰،
۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۴، رقم: ۲۳۸۲
۴۔ ابن حبان، ۱۵: ۲۷۷، رقم: ۶۸۶۱
۵۔ ابن عبدالبر، التمھید، ۲۰: ۱۱۲، رقم:

ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہمارے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں۔ راوی فرماتے ہیں ہمیں تعجب ہوا، تو لوگوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس شیخ کی طرف دیکھو! حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کسی بندے کے متعلق فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا کی آرائش یا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، ان میں سے ایک کے حصول کا اختیار دیا اور یہ فرما رہے ہیں ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس بات کو ہم سب سے زیادہ جانتے تھے۔''

۸۸۔ و فی روایة معاویة بن أبی سفیان رضی اللہ عنہما **فلم یلقنها الا أبوبکر فبکی فقال نفدیک بآبائنا و امهاتنا و أبنائنا۔(۸۸)**

''حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی روایت کے الفاظ ہیں: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کو کوئی نہ سمجھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ (بات کی تہہ تک پہنچ کر) رونے لگے پھر عرض کیا: ہمارے ماں باپ اور بیٹے آپ پر قربان۔''

۸۹۔ عن عروة بن الزبیر قال: سألت عبدالله بن عمرو عن أ شدّ ما صنع المشرکون برسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، قال: رأیت عقبة بن أبی معیط، جاء إلی النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهو یصلّی، فوضع ردائهٗ فی عنقهٖ فخنقهٗ بهٖ خنقا شدیدا، فجاء أبوبکر حتّٰی دفعهٗ عنه فقال أتقتلون رجلا أن یّقول ربّی الله وقد جآءکم بالبیّنات من رّبّکم۔(۸۹)

(۸۸) ا۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷:۱۱۵، رقم: ۷۰۱۷
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۴۲

(۸۹) ا۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۴۵، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۷۵

←

’’عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ’’مشرکین نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے شدید اور سخت جو سلوک کیا وہ کیا تھا؟‘‘ انہوں نے جواب دیا کہ ’’میں نے دیکھا عقبہ بن ابی معیط حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا جب آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اس نے آپ ﷺ کی مبارک گردن میں چادر ڈال کر سختی کے ساتھ آپ ﷺ کا گلا گھونٹنا شروع کیا۔ اِس دوران حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آ گئے اور پوری قوت سے اس (بدبخت) کو آپ ﷺ سے دور ہٹایا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کیا تم اس شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو کہ جو یہ اعلان کرتے ہیں کہ میرا رب اللہ ہے اور حالانکہ وہ تمہارے پاس اپنے رب کی طرف سے روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے ہیں۔‘‘

۹۰۔ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: لقد ضربوا رسول اللہ ﷺ حتّٰی غشی علیه فقام أبو بکر رضی اللہ عنہ فجعل ینادی یقول: ویلکم أتقتلون رجلا أن یّقول ربّی اللہ؟ قالوا: من هٰذا؟ قالوا: هٰذا ابن أبی قحافة المجنون۔(۹۰)

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۴۰۰، رقم: ۳۶۴۳

۳۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۸۱۴، رقم: ۴۵۳۷

۴۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۲۰۴، رقم: ۶۹۰۸

۵۔ ابن جوزی، صفة الصوة، ۱: ۱۰۷، رقم:

۶۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۷

۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۱: ۴۳۴

۸۔ قرطبی، الجامع لاحکام القرآن، ۱۵: ۳۰۸

(۹۰) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۷۰، رقم: ۴۴۲۴

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۶: ۱۷

۳۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۶: ۲۲۱

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کفار و مشرکین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مارا پیٹا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی۔

سیدنا حضرت ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بلند آواز سے کہنے لگے۔ ''تم تباہ و برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک (معزز) شخص کو اِس لئے قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ کہتے ہیں میرا رب اللہ ہے؟'' ان ظالموں نے کہا، یہ کون ہے؟ (کفارومشرکین میں سے کچھ) لوگوں نے کہا، ''یہ ابو قحافہ کا بیٹا ہے جو (محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں) مجنوں (پاگل) ہے۔''

۹۱۔ عن عائشة قالت لمّا اجتمع أصحاب النّبیّ و کانوا ثمانیة و ثلاثین رجلا ألحّ أبوبکر علٰی رسول اللہ فی الظّهور فقال یا أبابکر انّا قلیل فلم یزل أبوبکر یلحّ حتّٰی ظهر رسول اللہ و تفرّق المسلمون فی نواحی المسجد کلّ رجل فی عشیرتهٖ و قام أبوبکر فی النّاس خطیبا و رسول اللہ جالس فکان اوّل خطیب دعا إلٰی اللہ و إلٰی رسولهٖ و ثار المشرکون علٰی أبی بکر و علٰی المسلمین فضربوا فی نواحی المسجد ضربا شدیدا و وطئ أبوبکر و ضرب ضربا شدیدا ودنا منه الفاسق عتبة بن ربیعة فجعل یضربهٗ بنعلین مخصوفتین و یحرفهما لوجههٖ و نزا علٰی بطن أبی بکر حتّٰی ما یعرف وجههٗ من أنفهٖ و جاء بنو تیم یتعادون فأجّلت المشرکین عن أبی بکر و حملت بنو تیم أبابکر فی ثوب حتّٰی أدخلوه منزلهٗ ولا یشکّون فی موتهٖ ثمّ رجعت بنو تیم فدخلوا المسجد و قالوا واللہ لئن مات أبوبکر لنقتلن عتبة بن ربیعة

فرجعوا إلى أبى بكر فجعل أبو قحافة و بنو تيم يكلمون أبابكر حتى أجاب فتكلم آخر النهار فقال ما فعل رسول الله فمسوا منه بالسنتهم و عذلوه ثم قاموا و قالوا لأمه أم الخير انظرى ان تطعميه شيئا او تسقيه إياه فلما خلت به ألحت عليه و جعل يقول ما فعل رسول الله فقالت والله مالى علم بصاحبک فقال إذهبى الى ام جميل بنت الخطاب فاسأليها عنه فخرجت حتى جاءت أم جميل فقالت إن أبابكر يسألک عن محمد بن عبدالله فقالت ما أعرف أبابكر ولا محمد بن عبدالله وإن كنت تحبين ان أذهب معک إلى ابنک قالت نعم فمضت معها حتى وجدت أبابكر صريعا دنفا فدنت أم جميل و أعلنت بالصياح و قالت والله إن قوما نالوا هذا منک لأهل فسق و كفر و إنى لأرجوا أن ينتقم الله لک منهم قال فما فعل رسول الله قالت هذه أمک تسمع قال فلا شیء عليک منها قالت سالم صالح قال اين هو قالت فى دار ابن الأرقم قال فان لله على أن لا أذوق طعاما ولا أشرب شرابا أو آتى رسول الله فامهلتا حتى اذا هدأت الرجل وسكن الناس خرجتا به يتكیء عليهما حتى أدخلتاه على رسول الله قال فأكب عليه رسول الله فقبله و أكب عليه المسلمون و رق له رسول الله رقة شديدة فقال أبوبكر بأبى و أمى يا رسول الله ليس بى بأس إلا ما نال الفاسق من وجهى و هذه أمى برة بولدها وانت مبارک فادعها الى الله و ادع الله لها عسى الله أن يستنقذها بک من النار قال

فدعا لها رسول الله ﷺ و دعاها الی الله فأسلمت۔(۹۱)

’’اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کی تعداد اڑتیس (۳۸) ہوگئی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے اعلان و اظہارِ اسلام کے لئے اجازت طلب کی، حضور ﷺ نے فرمایا اے ابوبکر! ہم ابھی تعداد میں کم ہیں مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضور ﷺ نے اظہارِ اسلام کی اجازت مرحمت فرما دی۔ مسلمان مسجد حرام کے اردگرد پھیل گئے، ہر شخص اپنے خاندان کو اسلام کی دعوت پیش کرنے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے خطاب کے لیے کھڑے ہو گئے جبکہ رسول اللہ ﷺ پاس تشریف فرما تھے۔ چنانچہ آپ پہلے خطیب تھے کہ جنہوں نے اعلانیہ طور پر لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف بلایا۔ مشرکین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دیگر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے بیت اللہ کے اردگرد مسلمانوں کو شدید زدوکوب کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بری طرح زدوکوب کیا گیا اور پاؤں سے روندا گیا۔ عتبہ بن ربیعہ فاسق شخص آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہوا اور اپنے جوتے آپ کے چہرے پر مارنے لگا اور آپ کے پیٹ پر چڑھ کر روندنے لگا یہاںتک کہ آپ کا چہرہ پہچانا نہیں جاتا تھا۔ (آپ کے قبیلہ) بنو تیم کے لوگ دوڑتے ہوئے آئے اور مشرکین کو حضرت ابوبکر سے دور کیا۔ وہ آپ

---

(۹۱) ۱۔ ابن کثیر، البدایہ والنھایۃ، ۳:۳۰

۲۔ حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۱:۴۷۶

۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۳۹۸

۴۔ خیثمہ، من حدیث خیثمۃ، ۱:۱۲۵

۵۔ عسقلانی، الاصابہ، ۸:۲۰۰

۶۔ دیار بکری، تاریخ الخمیس، ۱:۲۹۴

کو کپڑے میں ڈال کر آپ کے گھر لے گئے، انہیں آپ کے زندہ رہنے کی توقع نہ تھی اس لئے انہوں نے بیت اللہ میں آ کر اعلان کیا کہ اگر ابوبکر زندہ نہ رہے تو ہم ان کے بدلے میں عتبہ بن ربیعہ کو ضرور قتل کریں گے۔ خاندان کے لوگ آپ کے پاس واپس آ گئے، آپ کے والد ابو قحافہ اور بنو تیم مسلسل آپ سے گفتگو کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ بالآخر دن کے آخری حصے میں آپ نے ان کی بات کا جواب دیا۔ پہلا جملہ یہ کہا ''رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ تمام خاندان ناراض ہو کر چلا گیا۔ لوگوں نے آپ کی والدہ ام الخیر کو آپ کو کچھ کھلانے پلانے کے لئے کہا۔

آپ کی والدہ جب کچھ کھانے پینے کے لئے کہتیں تو آپ کہنے لگتے: رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ یہ حالت دیکھ کر آپ کی والدہ کہنے لگیں اللہ کی قسم مجھے آپ کے دوست کی خبر نہیں کہ وہ کس حال میں ہیں۔ آپ نے کہا آپ ام جمیل بنت خطاب کے پاس چلی جائیں اور ان سے حضور ﷺ کے بارے میں دریافت کریں۔ وہ ام جمیل بنت خطاب کے پاس آئیں اور کہا کہ ابوبکر آپ سے محمد بن عبداللہ کے بارے میں پوچھ رہا ہے (چونکہ انہیں بھی اسلام خفیہ رکھنے کا حکم تھا اس لئے) انہوں نے کہا میں ابوبکر اور ان کے دوست محمد بن عبداللہ کو نہیں جانتی ہاں اگر آپ چاہتی ہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کے بیٹے کے پاس چلی جاتی ہوں حضرت ام جمیل آپ کی والدہ کے ہمراہ جب حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے پاس پہنچیں تو آپ کو زخمی اور نڈھال دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھیں: خدا کی قسم ان لوگوں نے اہل فسق اور کفر کی خاطر آپ کو یہ اذیت دی ہے مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے آپ کا بدلہ ضرور لے گا۔ آپ ؓ نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کس حال میں ہیں؟ انہوں نے اشارہ کیا کہ آپ کی والدہ سن رہی ہیں۔

آپ نے فرمایا: فکر نہ کرو بلکہ بیان کرو۔ انہوں نے کہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محفوظ ہیں اور خیریت سے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کہاں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا دارِ ارقم میں تشریف فرما ہیں۔ خدا کی قسم میں اس وقت تک نہ کچھ کھاؤں گا اور نہ پیئوں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں نہ پہنچ جاؤں۔ جب سب لوگ چلے گئے تو یہ دونوں خواتین آپ کو سہارا دے کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے گئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اس عاشق زار کو آگے بڑھ کر تھام لیا اور اس کے بوسے لینے لگے۔ تمام مسلمان بھی (فرطِ جذبات میں) آپ کی طرف لپکے۔ آپ کو زخمی دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضور میں ٹھیک ہوں، میری والدہ حاضر خدمت ہیں۔ اپنی اولاد کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے والی ہیں۔ آپ مبارک شخصیت ہیں، ان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں دولت ایمان سے نوازے۔ امید واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہ سے انہیں دوزخ کی آگ سے محفوظ فرمائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اور وہ وہیں مشرف بہ اسلام ہوگئیں۔

۹۲۔ عن البراء بن عازب قال: قال أبوبکر رضی اللہ عنہ: فارتحلنا والقوم یطلبوننا فلم یدرکنا أحد منهم إلاسراقة بن مالک بن جعشم علی فرس له فقلت یا رسول الله هذا الطلب قد لحقنا فقال لا تحزن إن الله معنا حتی إذا دنا منا فکان بیننا و بینه قدر رمح أو رمحین أوثلاثة قال قلت یا رسول الله هذا الطلب قد لحقنا و بکیت قال لم تبکی قال قلت أما والله ما علی نفسی أبکی ولکن أبکی علیک قال فدعا علیه رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال اللهم اکفناه بما شئت فساخت قوائم

فرسه فی أرض صلد ......(۹۲)

’’حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: ہم ہجرت پر روانہ ہوئے تو لوگ ہمارے تعاقب میں تھے۔ ان میں سے صرف سراقہ بن مالک اپنے گھوڑے پر سوار ہمارے قریب پہنچ سکا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تعاقب کرتے ہوئے ہمارے قریب آ پہنچا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غم نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ وہ ہمارے اس قدر نزدیک پہنچ گیا کہ ہمارے اور اس کے درمیان ایک دو یا تین نیزوں کے برابر فاصلہ رہ گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ ہم تک آ پہنچا ہے اور ساتھ ہی میں رونے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: تم کیوں روتے ہو میں نے عرض کیا۔ بخدا! میں اپنی جان کو خطرے میں دیکھ کر نہیں رو رہا بلکہ آپ کی سلامتی کو خطرے میں دیکھ کر رو رہا ہوں۔ انہوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لئے بددعا کرتے ہوئے کہا: اے اللہ جس طرح آپ پسند کریں ہمارے لئے اس کے مقابلے میں کافی ہو جائے اس بددعا کے نتیجے میں اس کے گھوڑے کی ٹانگیں سخت زمین میں دھنس گئیں۔

۹۳۔ عن أنس، قال: لمّا کان لیلة الغار قال أبوبکر: ”یا رسول اللہ

(۹۲) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۲، رقم: ۳
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۸۹:۱۴، رقم: ۶۲۸۱
۳۔ ابن حبان، الصحیح، ۲۸۹:۱۵، رقم: ۶۸۷۰
۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷:۳۴۳، رقم: ۳۶۶۱۰
۵۔ بزار، المسند، ۱۱۹:۱
۶۔ بزار، المسند، ۲۱۱:۱
۷۔ ابن جوزی، صفة الصفوہ، ۳۶:۱

دعنی أدخل قبلک فإن کان حیة او شیء کانت لی قبلک“ قال ﷺ: ”أدخل“ فدخل أبوبکر، فجعل یلتمس بیدہٖ، کلّما رأٰی جحرا قال بثوبہٖ فشقّہٗ ثمّ ألقمہ الجحر، حتّی فعل ذٰلک بثوبہٖ أجمع. قال: فبقی جحر فوضع عقبہٗ علیہ ثمّ أدخل رسول اللہ ﷺ. فلمّا أصبح قال لہٗ النّبیّ ﷺ: ”فأین ثوبک یا أبا بکر؟“ فأخبرہٗ بالّذی صنع، فرفع رسول اللہ ﷺ یدیہ وقال: ”أللّٰھمّ اجعل أبا بکر معی فی درجتی یوم القیامة“. فأوحی اللہ عزّوجلّ إلیہ أنّ اللہ تعالٰی قد استجاب لک۔(۹۳)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جب غار کی رات تھی تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت عنایت فرمایئے کہ میں آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہوں تاکہ اگر کوئی سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو وہ آپ ﷺ کی بجائے مجھے تکلیف پہنچائے“۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”داخل ہو جاؤ“۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور اپنے ہاتھ سے ساری جگہ کی تلاشی لینے لگے۔ جب بھی کوئی سوراخ دیکھتے تو اپنے لباس کو پھاڑ کر سوراخ کو بند کر دیتے۔ یہاں تک کہ اپنے تمام لباس کے ساتھ یہی کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر بھی ایک سوراخ بچ گیا تو انہوں نے اپنی ایڑی کو اس سوراخ پر رکھ دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کو اندر تشریف لانے کی گزارش کی۔ جب صبح ہوئی تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: ”اے ابوبکر! تمھارا لباس کہاں

---

(۹۳) ۱۔ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱:۳۳

۲۔ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ۱:۲۴۰

۳۔محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱:۴۵۱

۴۔محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱:۱۰۵

ہے؟'' تو انہوں نے جو کچھ کیا تھا اس کے بارے بتا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور دعا کی: ''اے میرے اللہ! ابوبکرؓ کو قیامت کے دن میرے ساتھ میرے درجہ میں رکھنا''۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ اس نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول فرما لیا ہے۔''

۹۴۔ عن علی ؓ انه قال لجمع من الصحابة اخبرونی عن اشجع الناس قالوا انت قال اشجع الناس ابو بکر لما کان یوم بدر جعلنا لرسول اللہ ﷺ عریشا فقلنا من مع رسول اللہ ﷺ ای من یکون معه لئلا یهوی الیه احد من المشرکین فواللہ ما دنا منا أحد إلا ابوبکر شاهرا بالسیف علی رأس رسول اللہ ﷺ لا یهوی الیه احد الا اهوی الیه۔(۹۴)

حضرت علی المرتضیٰ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سب سے بہادر کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہیں۔ آپ ؓ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہادر ابوبکر ؓ ہیں۔ کیونکہ غزوۂ بدر کے دن جب ہم نے حضور ﷺ کے لئے ایک عریش (چھپر) تیار کیا تو ہم نے کہا کہ حضور ﷺ کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک آپ ﷺ کی طرف نہ بڑھ سکے۔ بخدا ہم میں سے کوئی آگے نہ بڑھا سوائے ابوبکر ؓ کے وہ حضور ﷺ کے پاس تلوار سونت کر اس مستعدی سے کھڑے ہوئے کہ جونہی کوئی دشمن ادھر کا رخ کرتا آپ ؓ اس پر جھپٹ پڑتے۔

۹۵۔ عن سالم ابن عبد اللہ عن أبیه قال: ''کان سبب موت أبی بکر

---

(۹۴) حلبی، السیرة الحلبیه، ۲:۳۳۴

رضی اللہ عنہ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما زال جسمهٔ یجری حتّٰی مات"۔(۹۵)

"حضرت سالم بن عبداللہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ "حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی موت کا سبب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال فرمانا تھا۔ (اس فراق حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غم میں) آپ رضی اللہ عنہ کا جسم کمزور ہوتا گیا یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا۔"

۹۶۔ عن أبی هریره رضی اللہ عنہ قال سمعت أبا بکر الصدیق رضی اللہ عنہ علی هذا المنبر یقول: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی هذا الیوم من عام الأول ثم استعبر أبوبکر و بکی ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لم تؤتوا شیئا بعد کلمة الإخلاص مثل العافیة فاسئلوا اللہ العافیة ۔(۹۶)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر فرماتے ہوئے سنا: میں نے گزشتہ سال اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زار و قطار رونے لگے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کلمۂ اخلاص کے بعد تمہیں عافیت جیسی کوئی نعمت عطا نہیں کی گئی۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔"

---

(۹۵) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۶۶، کتاب معرفة الصحابه، رقم: ۴۴۱۰
۲۔ ابن جوزی، صفة الصفوه، ۱: ۲۶۳

(۹۶) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱:۴، رقم: ۱۰
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۳:۲۳۰، رقم: ۹۵۰
۳۔ مقدسی، الاحادیث المختارة، ۱:۱۱۰، ۱۱۱، رقم: ۲۸، ۲۷
۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶:۲۲۰، رقم: ۱۰۷۱۸
۵۔ بیہقی، شعب الایمان، ۷:۲۳۷ رقم: ۱۰۱۴۶
۶۔ نسائی عمل الیوم واللیلة، ۱:۵۰۲ رقم: ۸۸۲

فصل: ۱۷

اعتزازہ رضی اللہ عنہ بکونہ ثانی اثنین

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... ثانی اثنین﴾

۹۷۔ عن أنس، عن أبي بكر رضی اللہ عنہ قال: قلت للنّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و أنا فی الغار: لو أنّ أحدهم نظر تحت قدميه لأبصرنا، فقال: ’’ما ظنّک يا أبا بكر باثنين الله ثالثهما‘‘۔(۹۷)

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ’’میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا جب کہ میں (آپ کے ساتھ) غار میں تھا اگر اِن (تلاش کرنے والے کفار) میں سے کوئی شخص اپنے

(۹۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۳۷، رقم: ۳۴۵۳
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۴، رقم: ۲۳۸۱
۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۲۷۸، رقم: ۳۰۹۶
۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۱۸۱، رقم: ۶۲۷۹
۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۸۷، رقم: ۶۸۶۹
۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۴، رقم: ۱۱
۷۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۶۸، رقم: ۶۶
۸۔ ابن ابی شیبہ المصنف، ۶: ۳۴۸، رقم: ۳۱۹۲۹
۹۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۳۴۵، رقم: ۳۶۶۱۳
۱۰۔ بزار، المسند، ۱: ۹۶، رقم: ۳۶
۱۱۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۵۷۶، رقم: ۱۲۲۵
۱۲۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳: ۱۷۳
۱۳۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوہ، ۱: ۱۳۷

←

قدموں کے نیچے دیکھے تو یقیناً ہمیں دیکھ لے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اُن دو (افراد) کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے جن کے ساتھ تیسرا خود اللہ رب العزت ہو۔''

۹۸۔ عن أنس بن مالک: أنّ أبا بکر الصّدّیق حدّثهُ قال: نظرت إلٰی أقدام المشرکین علی رؤوسنا ونحن فی الغار فقلت: یا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! لوْ أنّ احدهم نظر إلی قدمیه أبصرنا تحت قدمیه فقال ''یا أبا بکر! ما ظنّک باثنین الله ثالثهما''(۹۸)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''میں نے اپنے سروں کے برابر مشرکین کے پاؤں دیکھے جبکہ ہم غار (ثور) میں تھے پس میں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر ان (مشرکین) میں سے کوئی شخص اپنے پاؤں کی طرف دیکھے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اُن دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا (خود) اللہ رب العزت ہو۔''

۱۴۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب، ۳: ۹۶۸

۱۵۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۵

۱۶۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۴۴۹

۱۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۶۳، رقم: ۲۳

۱۸۔ فاکہی، اخبار مکہ، ۴: ۸۱، رقم: ۲۴۱۳

(۹۸) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۴، رقم: ۲۳۸۱

۲۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۶۸، رقم: ۶۷

۳۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۳۰، رقم: ۲

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۵۲، رقم: ۵۱۰

۵۔ یوسف بن موسیٰ، معتصر المختصر، ۲: ۳۴۲

۶۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۴۷۵، رقم: ۵۱۰

فصل : ۱۸

إن رسول الله صلی الله علیه وآلہ وسلم یغضب لغضب الصدیق رضی الله عنه

﴿ابوبکر رضی الله عنه ناراض تو مصطفیٰ صلی الله علیه وآلہ وسلم ناراض﴾

۹۹۔ عن أبی الدّرداء رضی الله عنه قال: کنت جالسا عند النّبیّ صلی الله علیه وآلہ وسلم إذ أقبل أبوبکر اٰخذا بطرف ثوبہٖ، حتّٰی أبدی عن رکبتہٖ، فقال النّبیّ صلی الله علیه وآلہ وسلم: ”أمّا صاحبکم فقد غامر“. فسلّم وقال: إنّی کان بینی وبین ابن الخطّاب شيء، فأسرعت إلیه ثمّ ندمت، فسألتهٗ أن یغفرلی فابٰی علیّ، فأقبلت إلیک، فقال: ”یغفر الله لک یا أبابکر“. ثلاثا، ثمّ إنّ عمر ندم فأتٰی منزل أبی بکر، فسأل: أثمّ أبوبکر؟ فقالوا: لا، فأتی إلی النّبیّ صلی الله علیه وآلہ وسلم فسلّم، فجعل وجه النّبیّ صلی الله علیه وآلہ وسلم یتمعّر، حتّی أشفق أبوبکر، فجثا علی رکبتیه فقال: یا رسول الله صلی الله علیه وآلہ وسلم، والله أنا کنت أظلم، مرّتین، فقال النّبیّ صلی الله علیه وآلہ وسلم: ”إنّ الله بعثنی إلیکم فقلتم کذبت، و قال أبوبکر صدق. وواسانی بنفسہٖ و مالہٖ، فهل أنتم تارکولی صاحبی“. مرّتین، فما أوذی بعدها۔(۹۹)

(۹۹) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۳۹، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۶۱
۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۱۰: ۲۳۲
۳۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۲: ۲۰۸، رقم: ۱۱۹۹
۴۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۹: ۳۰۴
۵۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۰: ۱۱۰
۶۔ ابن جوزی، صفوۃ الصفوۃ، ۱: ۲۴۳

←

''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنی چادر کا کنارہ پکڑے حاضرِ خدمت ہوئے۔ یہاں تک کہ ان کا گھٹنا ننگا ہو گیا، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''تمہارے یہ صاحب لڑ جھگڑ کر آرہے ہیں۔'' انہوں نے سلام عرض کیا اور بتایا کہ میرے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی جس پر مجھے بعد میں ندامت ہوئی اور میں نے اُن سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ تمہیں معاف فرمائے'' یہ تین مرتبہ فرمایا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نادم ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر گئے اور انکے بارے میں پوچھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہاں ہیں؟ گھر والوں نے کہا۔ نہیں ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا، اس وقت حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پُر نور کا رنگ بدل گیا۔ یہ صورتِ حال دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ڈر گئے اور گھٹنوں کے بل ہو کر عرض گزار ہوئے: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کی قسم! میں ہی زیادتی کرنے والا تھا۔'' یہ دو مرتبہ عرض کیا پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جب اللہ رب العزت نے مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم سب لوگوں نے میری تکذیب کی (جھٹلایا) لیکن ابوبکر نے میری تصدیق کی۔ اور پھر اپنی جان اور اپنے مال سے میری خدمت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا''۔ پھر دو مرتبہ ارشاد فرمایا ''کیا تم میرے ایسے ساتھی سے میرے لئے درگزر کرو گے؟'' اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کبھی اذیت نہیں

.... ۷۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲:۶:۴۷۶

۸۔ محبّ طبری، ریاض النضرہ، ۲:۱۹

۹۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱:۲۴۰، رقم: ۲۹۷

دی گئی۔“

۱۰۰۔ عن ربیعة الأسلمیّ قال: کنت أخدم رسول اللہ ﷺ فأعطا نی أرضا وأعطٰی أبابکرأرضا فجاءت الدّنیا فاختلفنا فی عذق نخلة، فقال أبوبکر: هی فی حدّی، وقلت أنا: هی فی حدّی، فکان بینی و بین أبی بکر کلام فقال أبوبکر کلمة کرهتها، وندم، فقال: یا ربیعة ردّ علیّ مثلها حتّٰی یکون قصاصا!، فقلت لا أفعل! فقال أبوبکر: لتفعل وإلّا استعدیت علیک رسول اللہ ﷺ. فقلت: ما أنا بفاعل! فانطلق أبوبکر إلی النّبیّ ﷺ، وانطلقت أتلوہ، فجاء ناس مّن أسلم فقالوا: رحم اللہ أبا بکر فی أیّ شیء یستعدی علیک رسول اللہ ﷺ وهو الّذی قال لک ما قال. فقلت: أتدرون من هٰذا؟ هٰذا أبوبکر الصّدّیق، وهو ثانی اثنین، وهو ذو شیبة المسلمین فإیّاکم یلتفت فیراکم تنصرونی علیه فیغضب ویأتی رسول اللہ ﷺ فیغضب لغضبهٖ، فیغضب اللہ لغضبهما فتهلک ربیعة. قالوا: فما تأمرنا؟ قلت: إرجعوا. فانطلق أبوبکر إلٰی رسول اللہ ﷺ وتبعتهٗ وحدی، وجعلت أتلوہ حتّٰی أتٰی رسول اللہ ﷺ، فحدّثه الحدیث کما کان، فرفع رسول اللہ ﷺ إلیّ رأسهٗ فقال: ”یا ربیعة ما لک ولصّدّیق؟“ قلت: یا رسول اللہ کان کذا وکذا، فقال لی کلمة کرهتها. فقال لی: قل کما قلت حتّی یکون قصاصا. فأبیت، فقال رسول اللہ ﷺ: ”أجل! فلا تردّنّ علیه، ولکن قل !”غفر اللہ لک یا أبا بکر“ فقلت:”غفر اللہ لک

يا أبا بكر''. فولّى أبو بكر وهو يبكى۔(۱۰۰)

''حضرت ربیعہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین کا کچھ حصہ مجھے عطا فرمایا اور کچھ حصہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو۔ پس اُمور دنیا کی وجہ سے ہمارے درمیان کھجور کے ایک درخت کی شاخوں پر اختلاف ہو گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میری حد میں ہے، اور میں نے کہا یہ میری حد میں ہے۔ پس میرے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے درمیان گفتگو ہوئی تو انہوں نے ایسا کلمہ کہ دیا جسے میں نے ناپسند کیا۔ پھر وہ شرمندہ ہو گئے اور فرمایا: ''اے ربیعہ ! اسی طرح کا کلمہ تُم مُجھے کہہ لو تا کہ وہ قصاص بن جائے۔'' میں نے عرض کی: ''میں ایسا نہیں کروں گا۔'' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تُم ایسا کرو ورنہ میں تمہارے خلاف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد طلب کروں گا۔'' تو میں نے کہا: ''میں ایسا نہیں کروں گا۔'' پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلے گئے اور میں اُن کے پیچھے ہو لیا۔ میرے قبیلے بنو اسلم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے اللہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے ! وہ کس چیز میں تمہارے خلاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد طلب کرتے ہیں۔ حالانکہ انہی نے تو تمہیں وہ کہا جو کہا، تو میں نے کہا: تُم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱۰۰) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴:۵۸
۲۔ حاکم، المستدرک، ۲:۱۸۹، رقم: ۲۷۱۸
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵:۵۸، رقم: ۴۵۷۷
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۳۴، رقم: ۴۸۱
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۴۵
۶۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷:۲۶
۷۔ طبری الریاض النضرۃ، ۲:۶

ہیں، وہ ثانی اثنین ہیں اور وہ تمام مسلمانوں میں پہل کرنے والے ہیں۔ پس تُم اس سے بچو کہ وہ ہماری طرف متوجہ ہوں اور تمہیں دیکھ لیں کہ تُم میری مدد کر رہے ہو جس کے نتیجے میں وہ غصے ہو جائیں اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچ جائیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اُن کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہو جائیں گے اور ان دونوں کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ بھی ناراض ہو جائے گا۔ نتیجتاً ربیعہ ہلاک ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا: ''تم واپس لوٹ جاؤ''۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف چلے گئے اور میں اکیلا اُن کے پیچھے چلتا گیا۔ یہاں تک کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ انور میں پہنچ گئے۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ ساری بات بتائی، جو ہوئی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر انور میری طرف اُٹھایا اور ارشاد فرمایا: ''اے ربیعہ! تمہارے اور صدیق کے درمیان کیا معاملہ ہوا؟'' میں نے عرض کی: ''یا رسول اللہ! معاملہ اس اس طرح ہوا پھر انہوں نے مُجھے ایک ایسا کلمہ کہا جسے میں نے ناپسند کیا۔ اِنہوں نے مجھے فرمایا کہ تم بھی اُسی طرح کہہ لو جس طرح میں نے تُمہیں کہا ہے تاکہ وہ قصاص بن جائے تو میں نے انکار کر دیا۔'' پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہاں! ان پر قصاص کے طور پر وہ کلمہ نہ کہنا، بلکہ تُم کہو کہ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ آپ کو معاف فرمائے۔'' تو میں نے یہی جملہ کہا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ آپ کو معاف فرمائے۔'' پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے وہاں سے واپس چل پڑے۔''

فصل: ۱۹

کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ینظر إلی الصدیق رضی اللہ عنہ و یتبسم إلیه

﴿حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ کو پیار سے دیکھتے اور تبسم فرماتے﴾

۱۰۱۔ عن أنس؛ أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یخرج علٰی أصحابہٖ من المهاجرین والانصار وهم جلوس وفیهم أبوبکر وعمر فلا یرفع إلیه أحد منهم بصرہٗ إلّا أبوبکر وعمر فإنّهما کانا ینظران إلیه وینظر إلیهما ویتبسّمان إلیه ویتبسّم إلیهما۔(۱۰۱)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں تشریف لایا کرتے۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) بیٹھے ہوتے اور ان میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود ہوتے۔ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظریں اٹھا کر نہیں دیکھتا تھا سوائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔ پس یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا کرتے تھے اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے۔ وہ

---

(۱۰۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۲، رقم: ۳۶۶۸
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۵۰، رقم: ۱۲۵۳۸
۳۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۲۰۹، رقم: ۴۱۸
۴۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۳۸۸، رقم: ۱۲۹۸
۵۔ طیالسی، المسند، ۱: ۲۷۵، رقم: ۲۰۶۴
۶۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۳۳۸
۷۔ مزی، تہذیب الکمال، ۷: ۱۲۳

دونوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھ کر مسکراتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا کرتے تھے۔‘‘

۱۰۲۔ عن أنس بن مالک قال کنا نجلس النبی کأنما علی رئوسنا الطیر ما یتکلم أحد منا إلا ابو بکر و عمر۔(۱۰۲)

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں بیٹھتے تو ہماری یہ حالت ہوتی گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں اور ہم میں سے کوئی بھی کلام نہ کر سکتا سوائے ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے۔‘‘

(۱۰۲) ا۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۵۳

۲۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۸: ۵، رقم: ۷۷۸۲

فصل :۲۰

تصدق الصدیق بکل ماعنده لرسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم

﴿صدّیق اکبر رضی الله عنہ نے حضورِ صلی الله علیہ وآلہ وسلم پر اپنا سب کچھ لٹادیا﴾

۱۰۳۔ عن زيد بن أسلم عن أبيه قال: سمعت عمر بن الخطّاب يقول: أمرنا رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم أن نتصدّق، فوافق ذٰلک عندی مالا، فقلت: أليوم أسبق أبابكر إن سبقتهٔ يوما، قال: فجئت بنصف مالی، فقال رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم: ’’ما أبقيت لأ هلک؟‘‘ قلت: مثلهٔ، وأتٰی أبوبكر بكلّ ما عندهٔ، فقال صلی الله علیہ وآلہ وسلم: ’’يا أبابكر ما أبقيت لأ هلک؟‘‘ قال: أبقيت لهم الله ورسولهٔ، قلت: لا أسبقه إلٰی شیء أبدا۔(۱۰۳)

---

(۱۰۳) ا۔ترمذی، الجامع الصحیح، ۶:۶۱۴ابواب المناقب، رقم: ۳۶۷۵
۲۔ابو داؤد،۲: ۱۲۹ ،السنن کتاب الزکٰوۃ، رقم: ۱۶۷۸
۳۔ دارمی، السنن، ا: ۴۸۰، رقم: ۱۶۶۰
۴۔ حاکم، المستدرک، ا:۵۷۴، رقم: ۱۵۱۰
۵۔ بزار، المسند ، ا:۳۹۴، رقم: ۲۷۰
۶۔عبدبن حمید نے ’المسند (ص:۳۳، رقم:۱۴)‘ میں سعد بن اسلم سے روایت لی ہے۔
۷۔ابن ابی عاصم، السنہ،۲: ۵۷۹، رقم:۱۲۴۰
۸۔مقدسی، الاحادیث المختارہ، ا:۱۷۳،۱۷۴، رقم:۸۰،۸۱
۹۔ابونعیم نے ’حلیۃ الاولیاء(ا:۳۲)‘ میں زید بن ارقم سے اسے روایت کیا ہے۔
۱۰۔ابن الجوزی نے ’صفۃ الصفوہ(ا:۲۴۱)‘ میں حضرت عمر رضی الله عنہ کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔
۱۱۔محبّ طبری نے بھی ’الریاض النضرہ(ا:۳۵۵)‘ میں حضرت عمر رضی الله عنہ کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔
۱۲۔بیہقی، السنن الکبریٰ،۴: ۱۸۰، رقم: ۷۵۶۳

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔'' (اتنے میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

۱۰۴۔ عن ابن عمر، قال: کنت عند النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعندهٗ أبوبکر الصّدّیق، وعلیه عباء ۃ قد خلّھا فی صدرهٖ بخلال فنزل علیه جبریل فقال: یا محمّد مالی أرٰی أبابکر علیه عباءۃ قد خلّھا فی صدرهٖ؟ فقال: یا جبریل أنفق ما لهٗ علیّ قبل الفتح، قال: فإنّ اللہ جل جلالہ یقرأ علیک السّلا م ویقول قل لّهٗ: ''أراض أنت عنّی فی فقرک ھٰذا أم ساخط؟'' فقال: رسول اللہ: یا أبابکر! إنّ اللہ عزوجل یقرأ علیک السّلام و یقول لک ''أراض أنت عنّی فی فقرک ھٰذا أم ساخط؟'' فقال أبوبکر علیه السّلا م أسخط علٰی ربّی؟ أنا عن رّبّی راض، أنا عن رّبّی

راض، أنا عن ربّی راض۔(١٠٤)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عباء (لباس جو سامنے سے کھلا ہوا ہو اور اُس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) پہنی ہوئی تھی جس کو اپنے سینے پر خِلال (لکڑی کا ٹکڑا، جس سے سوراخ کیا جاتا ہے) سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عباء پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟'' حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے جبریل علیہ السلام! انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔'' جبریل علیہ السلام نے کہا: ''اللہ رب العزت آپ کو سلام فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہیں، کیا تو اپنے اِس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟'' اس پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ رب العزت تم پر سلام فرماتے ہیں اور تمہیں ارشاد فرماتے ہیں، ''کیا تو اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہے یا ناراض؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ ''میں اپنے ربِ کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے رب سے (ہر حال میں) راضی ہوں میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔''

---

(١٠٤) ١۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ١: ٢٥٠

٢۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ٧: ١٠٥

٣۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ٤: ٣٠٨

٤۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ٢: ٢٠

٥۔ خطیب بغدادی، موضح أوھام الجمع والتفریق، ٢: ٤٤١

فصل:۲۱

قول الصدیق رضی اللہ عنہ: أبقیت لهم اللّٰہ و رسولهٗ

﴿میرے لیے اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کافی ہے﴾

۱۰۵۔ عن زید بن أسلم عن أبیه قال: سمعت عمر بن الخطّاب یقول: أمرنا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أن نتصدّق، فوافق ذٰلک عندی مالا، فقلت: ألیوم أسبق أبابکر إن سبقتهٗ یوما، قال: فجئت بنصف مالی، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''ما أبقیت لأ هلک؟'' قلت: مثلهٗ، وأتٰی أبوبکر بکلّ ما عندهٗ، فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''یا أبابکر ما أبقیت لأ هلک؟'' قال: أبقیت لهم الله ورسولهٗ، قلت: لا أسبقه إلٰی شیء أبدا(۱۰۵)

(۱۰۵) ۱۔ترمذی، الجامع الصحیح، ۶: ۶۱۴ابواب المناقب، رقم: ۳۶۷۵

۲۔ ابو داؤد،۲: ۱۲۹ ،السنن کتاب الزکٰوۃ، رقم: ۱۶۷۸

۳۔ دارمی، السنن، ۱: ۴۸۰، رقم: ۱۶۶۰

۴۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۵۷۴، رقم: ۱۵۱۰

۵۔ بزار، المسند، ۱: ۳۹۴، رقم: ۲۷۰

۶۔عبد بن حمید نے 'المسند (ص: ۳۳، رقم: ۱۴)' میں سعد بن اسلم سے روایت لی ہے۔

۷۔ ابن ابی عاصم، السنہ،۲: ۵۷۹، رقم: ۱۲۴۰

۸۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۱: ۱۷۳، ۱۷۴، رقم: ۸۰،۸۱

۹۔ ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء(۱: ۳۲)' میں زید بن ارقم سے اسے روایت کیا ہے۔

۱۰۔ ابن الجوزی نے 'صفۃ الصفوہ(۱: ۲۴۱)' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔

۱۱۔ محبّ طبری نے بھی 'الریاض النضرہ(۱: ۳۵۵)' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ روایت نقل کی ہے۔

۱۲۔ بیہقی، السنن الکبری،۴: ۱۸۰، رقم: ۷۵۶۳

حضرت زید رضی اللہ عنہ بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس حکم کی تعمیل کے لئے میرے پاس مال تھا۔ میں نے (اپنے آپ سے) کہا، اگر میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کبھی سبقت لے جا سکتا ہوں تو آج سبقت لے جاؤں گا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں اپنا نصف مال لے کر حاضرِ خدمت ہوا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''اتنا ہی مال اُن کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔'' (اتنے میں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جو کچھ اُن کے پاس تھا وہ سب کچھ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟'' انہوں نے عرض کی: ''میں ان کے لئے اللہ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چھوڑ آیا ہوں۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے (دل میں) کہا، میں اِن سے کسی شے میں آگے نہ بڑھ سکوں گا۔

فصل:۲۲

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ما نفعنی مال أحد قط ما نفعنی مال أبی بکر

﴿کسی کے مال نے کبھی مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے﴾

۱۰۶۔ عن أبی ھریرة قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''ما نفعنی مال أحد قطّ ما نفعنی مال أبی بکر ''(۱۰۶)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کے مال نے کبھی مجھے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے دیا ہے۔''

۱۰۷۔ عن أبی ھریرة رضی اللہ عنہ، قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''ما نفعنی مال قطّ ما نفعنی مال أبی بکر'' قال فبکٰی أبوبکر وقال: ھل أنا و مالی إلّا لک یا رسول الله۔(۱۰۷)

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا:

---

(۱۰۶) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵:۶۰۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۶۱
۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴:۱۰۴، رقم: ۶۳۲۸
۳۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۴۷۸
۴۔ ابن مندہ، الإیمان، ۲: ۷۹۵
۵۔ خطیب بغداد، تاریخ بغداد، ۸:۲۱
(۱۰۷) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۶، رقم: ۹۴

←

’’کبھی کسی مال نے مجھے اتنا نفع نہیں پہنچایا جتنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال نے مُجھے فائدہ پہنچایا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اور میرا مال صرف آپ کے لئے ہی ہے۔‘‘

.... ٢۔ احمد بن حنبل، المسند، ٢: ٢٥٣، رقم: ٧٤٣٩

٣۔ ابن حبان، الصحیح، ١٥: ٢٧٣، رقم: ٦٨٥٨

٤۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ٢: ٥٧٧، رقم: ١٢٢٩

٥۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ٦: ٣٤٨، رقم: ٣١٩٢٧

٦۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ١: ٦٥، رقم: ٢٥

٧۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ١: ٣٥٣، رقم: ٥١١

٨۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ١: ٣٩٣، رقم: ٥٩٥

٩۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ١: ٥٣٢، رقم: ٢١٦٦

١٠۔ کنانی، مصباح الزجاجۃ، ١: ١٦

١١۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ١: ٢٤٩

١٢۔ طحاوی، شرح معانی الآثار، ٤: ١٥٨

١٣۔ قزوینی، التدوین فی أخبار قزوین، ٣: ٣٤٩

١٤۔ مناوی، فیض القدیر، ٥: ٥٠٣

١٥۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ٢: ١٦

١٦۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ١٠: ٣٦٣، رقم: ٥٥٢٥

فصل: ۲۴

قال رسول اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إنّه ليس أحد أمنّ عليّ فِی نفسہٖ ومالہٖ من أبِی بکرابن أبی قحافة رضی اللہ عنهما

﴿ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مجھ پر کسی نے احسان نہیں کیا﴾

۱۰۸۔ عن ابن عبّاس خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرضہٖ الّذی مات فيه عاصبا رّأسهٗ فی خرقة فقعدعلى المنبرفحمد اللہ وأثنٰی عليه ثمّ قال: ’’إنّه ليس أحد أمنّ عليّ فی نفسہٖ ومالہٖ من أبی بکرابن أبی قحافة‘‘۔(۱۰۸)

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض وصال میں باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سرانور کپڑے سے لپیٹا

(۱۰۸) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۱۷۸، رقم: ۴۵۵
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۷۰، رقم: ۲۴۳۲
۳۔ ابن حبان، ۱۵: ۲۷۵، رقم: ۶۸۶۰
۴۔ ابویعلی، المسند، ۴: ۴۵۷، رقم: ۲۵۸۴
۵۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۵، رقم: ۸۱۰۲
۶۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۳، رقم: ۱
۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۵۲، رقم: ۱۳۴
۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۹۷، رقم: ۶۷
۹۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۱: ۳۳۸، رقم: ۱۱۹۳۸
۱۰۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۲۸
۱۱۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۱۳

ہوا تھا۔ پس آپ ﷺ منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ رب العزت کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: ''ابوبکر ابن ابی قحافہ سے بڑھ کر اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں۔''

۱۰۹۔ عن أبی سعید قال رسول اللہ ﷺ: ''إنّ أمنّ النّاس علیّ فی مالہٖ وصحبتہ أبو بکر''۔(۱۰۹)

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا احسان ہے، مال کا بھی اور ہم نشینی کا

(۱۰۹) ۱۔ مسلم، الصحیح ۴: ۱۸۵۴، کتاب فضائل الصحابۃ رقم: ۲۳۸۲
۲۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۱۷۷، کتاب الصلاۃ، رقم: ۴۵۴
۳۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۳۷، کتاب فضائل الصحابۃ، رقم: ۳۴۵۴
۴۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۴۱۷، کتاب فضائل الصحابۃ، رقم: ۳۶۹۱
۴۔ ترمذی، السنن، ۵: ۶۰۸، کتاب المناقب، رقم: ۳۶۶۰
۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۱۸، رقم: ۱۱۱۵۰
۶۔ ابن ابی شیبۃ، المصنف، ۶: ۳۴۸، رقم: ۳۱۲۶
۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۷۷، رقم: ۶۸۶۱
۸۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۵، رقم: ۸۱۰۳
۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۳، رقم: ۲
۱۰۔ ابن عبد البر، التمہید، ۲۰: ۱۱۲
۱۱۔ ابن عبد البر، الاستیعاب، ۳: ۹۶۷
۱۲۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ۱: ۲۴۳
۱۳۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۲: ۲۲۷
۱۴۔ بیہقی، المدخل الی السنن الکبری، ۱: ۱۲۰، رقم: ۵۸
۱۵۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۱۴
۱۶۔ حماد بن اسحاق، ترکۃ النبی، ۱: ۵۱

بھی۔‘‘

۱۱۰۔ عن ابن المسیب قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما مال رجل من المسلمین أنفع من مال أبی بکر قال و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقضی فی مال أبی بکر کما یقضی فی مال نفسہ۔(۱۱۰)

’’ابن مسیّب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کسی شخص کے مال نے مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے زیادہ نفع نہیں پہنچایا۔اور راوی بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال میں اسی طرح تصرف فرماتے تھے جس طرح اپنے ذاتی مال میں۔‘‘

۱۱۱۔ عن ابن عمر قال اسلم أبوبکر یوم اسلم و فی منزلہ أربعون الف درھم فخرج إلی المدینة من مکة فی الھجرة و مالہ غیر خمسة آلاف کل ذلک ینفق فی الرقاب و العون علی الإسلام۔(۱۱۱)

---

(۱۱۰) ۱۔خیثمہ، من حدیث خیثمہ، ۱:۱۳۰
۲۔معمر بن راشد، الجامع، ۱۱: ۲۲۸
۳۔مناوی، فیض القدیر، ۴:۱۸
۴۔مناوی، فیض القدیر، ۵:۵۰۳
۵۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۱:۷۲
۶۔محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲:۱۷

(۱۱۱) ۱۔ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۳۰: ۶۸
۲۔مناوی، فیض القدیر، ۴:۱۸
۳۔عسقلانی، الاصابہ، ۴:۱۷۱
۴۔ابن عبدالبر نے ’الاستیعاب (۳: ۹۶۶)، میں ہشام بن عروہ سے باختلاف لفظ روایت کیا ہے۔

←

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جب اسلام لائے تو اس وقت انکے پاس گھر میں چالیس ہزار(۴۰۰۰۰) درہم موجود تھے ،لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے لیے نکلے تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے پاس صرف پانچ ہزار(۵۰۰۰) درہم رہ گئے تھے ،آپ رضی اللہ عنہ نے یہ کثیر رقم غلاموں کو آزاد کرانے اور اسلام کی خدمت پر خرچ کردی۔‘‘

۱۱۲۔ عن زید بن اسلم قال کان ابوبکر معروفا بالتجارة لقد بعث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و عنده أربعون ألف درهم فکان یعتق منها و یقوی المسلمین حتی قدم المدینة القدرة آلاف درهم ثم کان یفعل فیها ما کان یفعل بمکة۔(۱۱۲)

’’حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق مشہور تاجر تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان نبوت فرمایا تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے آپ اس رقم سے غلاموں کو آزاد کرواتے اور مسلمانوں کو تقویت پہنچاتے تھے یہانتک کہ آپ ہجرت کر کے ہزاروں دراہم کے ساتھ مدینہ طیبہ آگئے۔ یہاں بھی آپ مکہ معظّمہ کی طرح دل کھول کر اسلام پر خرچ کرتے رہے۔‘‘

.... ۵۔نووی نے ’تہذیب الاسماء(۲: ۴۸۰)‘ میں ہشام بن عروہ سے روایت کیا ہے۔

۶۔محبّ طبری، الریاض النضرہ،۲: ۲۱ (ھشام بن عروہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیاہے۔

(۱۱۲) ۱۔ابن سعد، الطبقات الکبری،۳: ۱۷۲

۲۔ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر،۳۰: ۶۸

۳۔عسقلانی، الاصابہ،۴: ۱۷۲

۴۔الترتب الاداریہ،۲: ۲۴

فصل: ۲۴

قال رسول اللہ ﷺ: ما لأحد عندنا ید إلّا وقد کافیناہ ما خلا أبابکر

﴿ہمارے اوپر کسی کا کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ چکا دیا ہو، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے﴾

۱۱۳۔ عن أبی ہریرۃ قال: قال رسول اللہ ﷺ: ”ما لأحد عندنا ید إلّا وقد کافیناہ ما خلا أبابکر فانّ لہٗ عندنا یدا یکافئہٗ اللہ بہٖ یوم القیامۃ۔(۱۱۳)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کا بھی ہمارے اوپر کوئی ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ چکا نہ دیا ہو، سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ صدیق کے۔ بیشک اُن کے ہمارے اوپر احسان ہیں جن کا بدلہ اللہ رب العزت قیامت کے دن چُکائے گا

۱۱۴۔ عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ رحم اللہ أبابکر زوجنی ابنتہ

(۱۱۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۰۹، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۶۱
۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۴: ۱۰۴، رقم: ۶۳۲۸
۳۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۴۷۸
۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۱۸
۵۔ عسقلانی، فتح الباری، ۷: ۱۳

و حملني إلى دار الهجرة و أعتق بلالا من ماله۔(۱۱۴)

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے انہوں نے مجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کیا، مجھے اٹھا کر دارالہجرت (مدینہ) لے گئے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کروایا۔''

(۱۱۴) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۳۳، رقم: ۳۷۱۴
۲۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۴۱۸، رقم: ۵۵۰
۳۔ بزار، المسند، ۳: ۵۲
۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۶: ۹۵، رقم: ۵۹۰۶
۵۔ ابن ابی عاصم، السنۃ، ۲: ۵۷۷، رقم: ۱۲۳۲
۶۔ قیسرانی، تذکرۃ الحفاظ، ۳: ۸۴۴
۷۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۱۵: ۲۷۸
۸۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۰: ۴۰۲
۹۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۲۴۳

فصل: ۲۵

قرأ اللہ علیہ رضی اللہ عنہ السلام فقال: أراض أنت عنی

﴿اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام بھیجا اور پوچھا: کیا تم مجھ سے راضی ہو؟﴾

۱۱۵۔ عن ابن عمر، قال: کنت عند النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعندهٗ أبوبکر الصّدّیق، وعلیه عباء ۃ قد خلّها فی صدرهٖ بخلال فنزل علیه جبریل فقال: یا محمّد مالی أرٰی أبابکر علیه عباء ۃ قد خلّها فی صدرهٖ؟ فقال: یا جبریل أنفق ما لهٗ علیّ قبل الفتح، قال: فإنّ اللہ جل جلالہ یقرأ علیک السّلا م ویقول قل لّهٗ: ''أراض أنت عنّی فی فقرک هٰذا أم ساخط؟'' فقال: رسول اللہ: یا أبابکر! إنّ اللہ عزوجل یقرأ علیک السّلام و یقول لک ''أراض أنت عنّی فی فقرک هٰذا أم ساخط؟'' فقال أبوبکر علیه السّلا م أسخط علٰی ربّی؟ أنا عن رّبّی راض، أنا عن رّبّی راض، أنا عن رّبّی راض۔(۱۱۵)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور نبی

---

(۱۱۵) ۱۔ ابن جوزی، صفۃ الصفوۃ، ۱:۲۵۰

۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۷:۱۰۵

۳۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴:۳۰۸

۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲:۲۰

۵۔ خطیب بغدادی، موضح أدھام الجمع والتفریق، ۲: ۴۴۱

اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حال میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے عباء (لباس جو سامنے سے کُھلا ہوا ہو اور اُس کو کپڑوں کے اوپر پہنا جاتا ہے) پہنی ہوئی تھی جس کو اپنے سینے پر خِلال (لکڑی کا ٹکڑا، جس سے سوراخ کیا جاتا ہے) سے جوڑا ہوا تھا اس وقت حضور ﷺ پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: ''اے محمد ﷺ! میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عباء پہن کر اُسے اپنے سینے پر ٹانکا ہوا ہے؟'' حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے جبریل علیہ السلام! انہوں نے اپنا سارا مال مجھ پر خرچ کر ڈالا ہے۔'' جبریل علیہ السلام نے کہا: ''اللہ رب العزت آپ کو سلام فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہیں، کیا تم اپنے اِس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا ناراض؟'' اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ رب العزت تم پر سلام فرماتے ہیں اور تمہیں ارشاد فرماتے ہیں، ''کیا تم اپنے اس فقر میں مجھ سے راضی ہو یا ناراض؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ ''میں اپنے ربِ کریم پر ناراض ہوں گا؟ میں تو اپنے رب سے (ہر حال میں) راضی ہوں میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔ میں اپنے ربِ کریم سے راضی ہوں۔''

فصل: ۲۶

لم تبقی خوخة فی المسجد النبوی غیر خوخة أبی بکر

﴿مسجد نبوی کے صحن میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھلا رکھا گیا﴾

۱۱۶۔ عن أبی سعید ؛ أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلس علی المنْبر فقال:...... لا تبقینّ فی المسجد خوخة إلّا خوخة أبی بکر"(۱۱۶)

''حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''......مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رہنے دی جائے

(۱۱۶) ۱۔ مسلم، الصحیح ۴: ۱۸۵۴، کتاب فضائل الصحابة رقم: ۲۳۸۲
۲۔ بخاری، الصحیح ،۱: ۱۷۷، کتاب الصلاة ،رقم: ۴۵۴
۳۔ بخاری، الصحیح ،۳: ۱۴۱۷، کتاب،فضائل الصحابة، رقم: ۳۶۹۱
۴۔ ترمذی ،الجامع الصحیح، ۵: ۶۰۸، کتاب المناقب،رقم: ۳۶۶۰
۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۲۷۷، رقم: ۶۸۶۱
۶۔ ابن حبان، الصحیح ،۱۴: ۵۵۹، رقم: ۶۵۹۴
۷۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۵، رقم: ۸۱۰۳
۸۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۳، رقم: ۲
۹۔ ابن عبد البر، التمهید ،۲۰: ۱۱۲
۱۰۔ ابن عبد البر، الاستیعاب، ۳: ۹۶۷
۱۱۔ حماد بن اسحاق، ترکة النبی، ۱: ۵۱
۱۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۲: ۱۲

مگر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کی کھڑکی قائم رکھی جائے۔‘‘

۱۱۷۔ عن ابن عبّاس خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی مرضہٖ الّذی مات فیه عاصبا رّأسهٗ فی خرقة فقعدعلی المنبرفحمد اللہ وأثنٰی علیه ثمّ قال: …… سدّ وا عنّی کلّ خوخة فی هٰذا المسجد غیر خوخة أبی بکر‘‘(۱۱۷)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرضِ وصال میں باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سرِ انور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر مبارک پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ رب العزت کی حمد و ثنا بیان کی پھر ارشاد فرمایا: ’’…… اس مسجد میں کھلنے والی ہر کھڑکی بند کر دو سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔‘‘

۱۱۸۔ عن عائشة، أنّ النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أمر بسدّ الابواب إلّا باب أبی بکر (۱۱۸)

---

(۱۱۷) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۲۷۰، رقم: ۲۴۳۶
۲۔ بخاری، الصحیح، ۱: ۱۷۸، رقم: ۴۵۵
۳۔ ابن حبان، ۱۵: ۲۷۵، رقم: ۶۸۶۰
۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۵، رقم: ۸۱۰۲
۵۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۳، رقم: ۱
۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۵۲، رقم: ۱۳۴
۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۹۷، رقم: ۶۷
۸۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۲۲۸
۹۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۱۳

(۱۱۸) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۶، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۷۸

←

’’ام المؤمنین عائشہ صِدِّیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مسجد میں کھلنے والے) تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، سوائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے کے۔

.... ۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵:۲۷۲، رقم: ۶۸۵۷

۳۔ دارمی، السنن، ۱: ۵۱

۴۔ ابو یعلی، المسند، ۸: ۱۳۷، رقم: ۴۶۷۸

۵۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۴۴۲، رقم: ۴۱۲۱

۶۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۳۲، رقم: ۲۱۷۰

۷۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۷۰، رقم: ۳۳

۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۵۳، رقم: ۵۱۲

۹۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۴۰۷، رقم: ۶۲۹

۱۰۔ طبری، تاریخ الأمم والملوک، ۲: ۲۲۹

۱۱۔ نیشاپوری، معرفۃ علوم الحدیث، ۱: ۹۹

فصل: ۲۷

أحسن الناس أخلاقا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... حسن خلق کا پیکر اتم

۱۱۹۔ عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللہ عنہ قال: ثلاثة من قريش أصبح قريش وجوها وأحسنها أخلاقا وأثبتها حياء إن حدّثوك لم يكذبوك وإن حدّثتهم لم يكذّبوك أبوبكر الصّدّيق وأبو عبيدة بن الجرّاح وعثمان بن عفّان رضی اللّٰہ عنہم۔(۱۱۹)

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: قریش میں سے تین افراد ہیں جو سب سے زیادہ روشن چہرے والے، سب سے زیادہ حسنِ اخلاق کے حامل اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ ثابت قدم ہیں۔ اگر وہ تمہارے ساتھ بات کریں تو جھوٹ نہیں بولیں گے اور اگر تُم اُن کے ساتھ بات کرو گے تو تمہیں نہیں جھٹلائیں گے، وہ حضرت ابوبکر، حضرت ابو عبید ہ بن الجراح اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم ہیں۔''

۱۲۰۔ عن أنس بن مالک قال: قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: '' أرحم أمّتی بأمّتی أبوبكر و أشدّ هم فی أمراللّٰه عمر و أصدقهم حياء

(۱۱۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱:۵۶، رقم: ۱۶
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۱۵۷
۳۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۱:۵۶
۴۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۴:۵۶
۵۔ عسقلانی، الاصابہ، ۳:۵۸۹
۶۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۲۵: ۴۷۵

عثمان''۔(۱۲۰)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت پر سب سے زیادہ رحم کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کے احکامات کے معاملے میں سب سے زیادہ شدت والے عمر رضی اللہ عنہ ہیں اور حیاء کے اعتبار سے سب سے زیادہ مضبوط عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

۱۲۱۔ عن جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہما **قال: قال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **أرحم أمتی بأمتی أبوبکر و أرفق أمتی لأمتی عمر بن الخطاب و أصدق أمتی حیاء عثمان و أقضی أمتی علی بن أبی طالب۔(۱۲۱)**

---

(۱۲۰) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۴، رقم: ۳۸۹۰
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۵، رقم: ۳۸۹۱
۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۵، رقم: ۱۵۴
۴۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۶۷، رقم: ۸۲۴۲
۵۔ نسائی، السنن الکبری،۵: ۶۷ رقم: ۸۲۸۷
۶۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۴۷۷، رقم: ۵۷۸۴
۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۶: ۲۳۸، رقم: ۷۲۵۲
۸۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۶: ۲۱۰، رقم: ۱۱۹۶۶
۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۴۱، رقم: ۱۳۸
۱۰۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۵۵، رقم: ۱۸۲
۱۱۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۴۸، رقم: ۲۲۱۸
۱۲۔ مقدسی، الأحادیث المختارۃ، ۶: ۲۲۷، رقم: ۲۲۴۲
۱۳۔ ذہبی، سیر أعلام النبلاء، ۴: ۴۷۴
۱۴۔ احمد بن علی، الفصل الموصل المدرج، ۲: ۶۷۹

(۱۲۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۳۳۵، رقم: ۵۵۶
۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۲۲۸
۳۔ عجلونی، کشف الخفاء، ۱: ۱۱۸

’’حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت میں سے اسکے ساتھ سب سے زیادہ رحمدل اُبوبکر ہے اورمیری امت میں سے سب سے زیادہ نرم روعمر بن خطاب ہے اور میری امت میں حیاء کے اعتبار سے سب سے سچے عثمان ہیں اور میری امت میں سے سب سے بڑے قاضی علی بن ابی طالب ہیں۔‘‘

۱۲۲۔ **عن عبداللہ بن عمر** رضی اللہ عنهما **قال: قال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**: ’’من جرّ ثوبهٗ خیلاء، لم ینظر اللہ إلیه یوم القیامة‘‘ فقال أبوبکر: إنّ أحد شقّی ثوبی یسترخی، إلّا أن أتعاهد ذٰلک منه؟ فقال رسول اللہ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**: ’’إنّک لست تصنع ذٰلک خیلاء۔‘‘(۱۲۲)**

(۱۲۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۴۰، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۶۵
۲۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۸۱، کتاب المناقب، رقم: ۵۴۴۷
۳۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۵۶، کتاب اللباس، رقم: ۴۰۸۵
۴۔ نسائی، السنن، ۸: ۲۰۸، رقم: ۵۳۳۵
۵۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۶۷، رقم: ۵۳۵۱
۶۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۰۴، رقم: ۵۸۱۶
۷۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۳۶، رقم: ۶۲۰۳
۸۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۲: ۲۶۱، رقم: ۵۴۴۴
۹۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۳۰۱، رقم: ۱۳۱۷۸
۱۰۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱۲: ۳۰۱، رقم: ۱۳۱۷۴
۱۱۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۴۹۱، رقم: ۹۷۲۱
۱۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۲: ۲۴۳، رقم: ۳۱۳۱
۱۳۔ بیہقی، شعب الایمان، ۵: ۱۴۳، رقم: ۶۱۲۰
۱۴۔ ابن عبدالبر، التمہید، ۳: ۲۴۹
۱۵۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۶
۱۶۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۱۴۷

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے اپنے کپڑے کو تکبر کرتے ہوئے گھسیٹا، قیامت کے دن اللہ رب العزت اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا‘‘۔ حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ عنہ) نے عرض کی۔ ’’میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً لٹک جاتا ہے سوائے اس صورت کے کہ میں اس کی احتیاط کروں‘‘۔ حضور رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ’’تم ایسا ازراہِ تکبر نہیں کرتے۔‘‘

۱۲۳۔ وفی تلقیح الأذهان لحضرة الشّیخ الأکبر. قال ﷺ: ’’إنّ للّٰه ثلاث مائة وستّین خلقا، من لقیهٗ بخلق منها مع التّوحید دخل الجنّة.‘‘ قال أبو بکر رضی اللہ عنہ: ’’هل فیّ منها یا رسول الله ﷺ‘‘ قال: ’’کلّها فیک یا أبا بکر وأحبّها إلی الله السّخاء.‘‘(۱۲۳)

’’حضرت شیخ اکبرؒ کی ’’تلقیح الاذھان‘‘ میں ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’بے شک اللہ تعالیٰ کے خلق کی تین سو ساٹھ (۳۶۰) صورتیں ہیں، جو شخص اللہ رب العزت سے اِس حال میں مُلاقات کرے کہ اُس میں توحیدِ اِلٰہی کے ساتھ اُن صفات میں سے ایک بھی صفت پائی جائے وہ جنت میں داخل ہو گا‘‘۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ ! کیا اُن میں سے کوئی میرے اندر بھی پائی جاتی ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’اے ابوبکر ! حُسن خُلق کی وہ تمام کی تمام صورتیں تُمھارے اندر پائی جاتی ہیں اور اُن میں سے اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ ’سخاوت‘ ہے۔‘‘

---

(۱۲۳) ۱۔ اسماعیل حقی، روح البیان، ۱۰:۱۰۷

۲۔ خیثمہ نے ’من حدیث خیثمہ (۱:۱۴۱)‘ میں اسی طرح کی ایک روایت باختلافِ الفاظ بیان کی ہے۔

فصل :۲۸

کونه جامع الحسنات کلها

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ......جملہ حسنات کے جامع﴾

۱۲۴۔ عن الزّهريّ قال: أخبرنی حمید بن عبدالرّحمٰن بن عوف: أنّ أبا هریرة قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: ’’من أنفق زوجین من شیء من الأشیاء فی سبیل الله، دعي من أبواب. یعنی: ألجنّة. یا عبدالله هٰذا خیر، فمن کان من أهل الصّلاة دعي من باب الصّلاة، ومن کان من أهل الجهاد دعی من باب الجهاد، ومن کان من أهل الصّدقة دعی من باب الصّدقة، و من کان من أهل الصّیام دعی من باب الصّیام، وباب الرّیّان.‘‘ فقال أبوبکر: ما علٰی هٰذا الّذی یدعٰی من تلک الأبواب من ضرورة، وقال: هل یدعٰی منها کلّها أحد یا رسول الله؟ قال :’’نعم، وأرجو أن تکون منهم یا أبابکر۔‘‘(۱۲۴)

(۱۲۴) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۴۰، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۶۶
۲۔ احمد بن حنبل، المسند ،۲: ۲۶۸، رقم: ۷۶۲۱
۳۔ احمد بن حنبل، المسند ،۲: ۴۴۹، رقم: ۹۷۹۹
۴۔ ابن حبان، الصحیح ، ۸: ۲۰۶، رقم: ۳۴۱۸
۵۔ ابن حبان، الصحیح ، ۸: ۲۰۷، رقم: ۳۴۱۹
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف ، ۶: ۳۵۳، رقم: ۳۱۹۶۵
۷۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۲: ۶، رقم: ۲۲۱۹
۸۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۶، رقم: ۸۱۰۸
۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱: ۴، رقم: ۷

←

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ''جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے۔ پس جو اہل الصلوٰۃ (نمازیوں) میں سے ہوگا اُس کو بابُ الصلوٰۃ سے بُلایا جائے گا اور جو اہلِ جہاد میں سے ہوگا اُسے بابُ الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صدقہ (خیرات والوں) میں سے ہوگا اُسے بابُ الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہلِ صِیام (روزہ داروں) میں سے ہوگا اُسے بابُ الصیام اور بابُ الریّان سے بلایا جائے گا۔'' پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی جو اِن سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ''ہاں، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! مجھے امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو'' (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔''

۱۲۵۔ عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "من أصبح منكم اليوم صائما؟" قال أبوبكر: أنا قال: "فمن تبع منكم اليوم جنازة؟" قال أبوبكر: أنا قال: "فمن أطعم منكم اليوم مسكينا؟" قال أبوبكر: أنا قال: "فمن عاد منكم اليوم مريضا؟" قال أبوبكر: أنا فقال رسول

.... ۱۰۔ ابونعیم، المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، ۳:۱۰۱، رقم: ۲۲۹۶
۱۱۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳:۲۵۵، رقم: ۳۴۶۸
۱۲۔ معمر بن راشد، الجامع، ۱۱:۱۰۷
۱۳۔ ابن ابی عاصم، السنۃ، ۲:۵۷۸، رقم: ۱۲۳۷
۱۴۔ بیہقی، السنن الکبری، ۹:۱۷۱، رقم: ۱۶۳
۱۵۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲:۴۷۶

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ’’ما اجتمعن فی إمرء إلّا دخل الجّنة‘‘(۱۲۵)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟‘‘ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا ؟‘‘ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟‘‘ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت کی ؟‘‘ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ’’جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔‘‘

۱۲۶۔ عن معاذ بن جبل قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ عزوجل فی السماء لیکرہ ان یخطأ ابوبکر فی الارض۔(۱۲۶)

---

(۱۲۵) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۷۱۳، کتاب الزکوٰۃ، رقم ۱۰۲۸
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۷
۳۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۶، رقم: ۸۱۰۷
۴۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۴: ۱۸۹، رقم: ۷۶۱۹
۵۔ بیہقی، شعب الإیمان، ۶: ۵۳۷، رقم: ۹۱۹۹
۶۔ ابونعیم، المسند، المستخرج علی صحیح الامام مسلم، ۳: ۱۰۲، رقم: ۲۲۹۹
۷۔ نسائی، فضائل الصحابۃ، ۱: ۴، رقم: ۶
۸۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۷
۹۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۲: ۹۲

(۱۲۶) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۴۲۱، رقم: ۶۵۹
۲۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۰: ۶۷، رقم: ۱۲۴
۳۔ طبرانی، مسند الشامیین، ۱: ۳۸۴، رقم: ۶۶۸

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان پر پسند نہیں کرتا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زمین پر کوئی خطا سرزد ہو۔‘‘

۱۲۷۔ عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر عن أبیه قال قال أبو قحافة لأبی بکر أراک تعتق رقابا ضعافا فلو انک إذ فعلت ما فعلت أعتقت رجالا جلدا یمنعونک و یقومون دونک فقال أبوبکر یا أبت انی إنما أرید ما أرید لما نزلت هذه الآیات فیه ﴿فَأَمَّا مَنۡ أَعۡطٰی وَ اتَّقٰی○ وَ صَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی○ فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلۡیُسۡرٰی○﴾ إلی قوله عز و جل ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنۡدَهٗ مِنۡ نِعۡمَةٍ تُجۡزٰی إِلَّا ابۡتِغَاءَ وَجۡهِ رَبِّهِ الۡأَعۡلٰی وَلَسَوۡفَ یَرۡضٰی﴾۔(۱۲۷)

۴۔ ابوبکر اسماعیلی، المعجم فی أسامی شیوخ ابی بکر الإسماعیلی، ۲: ۶۵۵، رقم: ۲۸۶
۵۔ ہیثمی، مسند الحارث، ۲: ۸۸۶، رقم: ۹۵۶
۶۔ ابن القیم، حاشیہ علی سنن أبی داؤد، ۱۳: ۳۲
۷۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱: ۱۷۸
۸۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۴۶
۹۔ عسقلانی، الاصابہ، ۴: ۱۷۳
۱۰۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۶۷
(۱۲۷) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۲: ۵۷۲، رقم، ۳۹۴۲
۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابۃ، ۱: ۹۵، رقم: ۶۶
۳۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۳۷، ۲۹۱
۴۔ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۱۰۲
۵۔ ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، ۲: ۱۶۱
۶۔ قرشی، مکارم الأخلاق، ۱: ۱۲۵

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد) ابو قحافہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا میں دیکھتا ہوں کہ تم کمزور غلاموں کو آزاد کرواتے ہو۔ تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ تنومند اور قوی غلاموں کو آزاد کرواؤ تاکہ وہ تمہاری حفاظت کرسکیں اور تمہاری خاطر لڑسکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابا جان میرا مقصد وہ ہے جو ان آیات میں ہے﴿پس جس نے (اپنا مال اللہ کی راہ میں) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور اس نے (انفاق و تقوی کے ذریعے) اچھائی (یعنی دین حق اور آخرت) کی تصدیق کی تو ہم عنقریب اسے آسانی (یعنی رضائے الٰہی) کے لئے سہولت فراہم کر دیں گے﴾ سے لے کر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک ﴿اور کسی کا اس پر احسان نہیں کہ جس کا بدلہ دیا جا رہا ہو مگر (وہ) صرف اپنے رب عظیم کی رضا جوئی کے لئے (مال خرچ کر رہا ہے) اور عنقریب وہ (اللہ کی عطا سے اور اللہ اس کی وفا سے) راضی ہو جائے گا﴾۔''

۱۲۸۔ عن عبداللہ بن الزبیر قال نزلت ھذہ الآیۃ ﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى﴾ فی أبي بکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔(۱۲۸)

''حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت﴿وَمَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزٰى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلٰى وَلَسَوْفَ يَرْضٰى﴾ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔''

۱۲۹۔ عن الحسن بن علیّ قال: لما احتضر أبوبکر رضی اللہ عنہ قال: یا عائشۃ، أنظری اللقحۃ الّتی کنا نشرب من لبنھا، والجفنۃ الّتی

(۱۲۸) ۱۔ مجمع الزوائد، ۷: ۱۳۸

۲۔ مسند البزار، ۶: ۱۶۸، رقم: ۲۲۰۹

نصطبح فيها والقطيفة التی كنا نلبسها، فإنّا كنّا ننتفع بذالک حين كنا فی أمر المسلمين فإذا مت فارددیه إلی عمر، فلما مات أبوبكر رضی اللہ عنہ أرسلت به إلی عمر رضی اللہ عنہ فقال عمر رضی اللہ عنہ: ”رضی اللہ عنک يا أبا بكر لقد أتعبت من جاء بعدک۔“ (۱۲۹)

”حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ دودھ دینے والی اونٹنی دیکھ لو جس کا ہم دودھ پیتے تھے اور یہ بڑا برتن جس میں ہم کھانا پکاتے تھے اور یہ کمبل / چادر جسے ہم اوڑھتے تھے، ہم ان چیزوں سے نفع حاصل کرنے کے مجاز تھے جب تک ہم مسلمانوں کے اُمور میں مصروف رہتے تھے۔ پھر جب میں فوت ہو جاؤں تو یہ سب کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لوٹا دینا۔ پھر جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا نے وہ چیزیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھجوا دیں۔ اُس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ”اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ رب العزت آپ سے راضی ہو، آپ نے اپنے بعد ہر آنے والے کو تھکا دیا ہے (مشکل میں ڈال دیا ہے)۔“

---

(۱۲۹) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۱: ۶۰، رقم: ۳۸

۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۵: ۲۳۱

فصل : ۲۹

کان یدعونه الصحابة: یا خلیفة رسول اللّٰه!

﴿صحابہ کرام آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفۃ الرسول کہہ کر پکارتے﴾

۱۳۰۔ عن زید ابن أرقم رضی اللہ عنہ قال: کنّا مع أبی بکر الصّدّیق فبکٰی، فقلنا: یا خلیفة رسول اللّٰه ما هٰذا البکاء۔(۱۳۰)

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے کہ اچانک آپ رضی اللہ عنہ رو دیئے ہم نے عرض کیا: ''یا خلیفۃ الرسول (اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ!) یہ رونا کیسا ہے؟''

۱۳۱۔ عن سعید ابن المسیّب رضی اللہ عنہ أنّ أبا بکر الصدّیق رضی اللہ عنہ لمّا بعث الجیوش نحو الشّام یزید ابن أبی سفیان وعمرو بن العاص وشرحبیل ابن حسنة، مشٰی معهم حتّٰی بلغ ثنیّة الوداع فقالوا: یا خلیفة رسول اللّٰه تمشی ونحن رکبان؟(۱۳۱)

''حضرت سعید بن میسّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب شام کی طرف حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے لشکر روانہ فرمائے تو آپ رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے ''ثنیۃ الوداع'' تک تشریف لے گئے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ، آپ پیدل چل رہے ہیں اور ہم سوار ہیں''

۱۳۲۔ عن عبیدة قال: جاء عیینة بن حصن والأقرع بن حابس إلٰی

(۱۳۰) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۸۶، رقم: ۴۴۷۵

(۱۳۱) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۸۵، رقم: ۴۴۷۰

أبی بکر رضی اللہ عنہ فقالوا: یا خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔(۱۳۲)

حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ اور اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یا خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ)۔

۱۳۳۔ عن أنس رضی اللہ عنہ قال: طفنا بغرفة فیها أبو بکر حین أصابهٗ وجعه الّذی قبض فیه فاطّلع علینا إطّلا عة فقال: ألیس ترضون بما أصنع؟ قلنا :''بلٰی یا خلیفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.''(۱۳۳)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: ہم نے اس کمرے کا چکر لگایا جس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ موجود تھے جب آپ کو اس تکلیف نے آ لیا جس میں آپ نے وصال فرمایا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم پر نمودار ہوئے اور فرمایا: ''کیا تُم اس پر راضی نہیں ہو جو میں کر رہا ہوں؟'' ہم نے عرض کی: ''ہاں! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ۔''

---

(۱۳۲) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳:۸۵، رقم:۴۴۷۳

۲۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۷:۲۰

۳۔ خطیب بغدادی، الجامع لأخلاق الراوی وآداب السامع، ۲:۲۰۴

(۱۳۳) حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳:۸۵، رقم:۴۴۶۹

فصل : ۳۰

اوّل من جمع القرآن

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... پہلے جامع القرآن﴾

۱۳۴۔ عن عبید بن السّبّاق: أنّ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال: أرسل إلیّ أبو بکر، مقتل أھل الیمامۃ، فإذا عمر بن الخطّاب عندہٗ قال أبوبکر رضی اللہ عنہ: إنّ عمر أتانی، فقال: إنّ القتل قد استحرّ یوم الیمامۃ بقرّآء القراٰن، و إنّی أخشٰی أن یّستحرّالقتل با لقرّاء با لمواطن فیذھب کثیر من القراٰن وإنّی أرٰی أن تامر بجمع القراٰن. قلت لعمر: ”کیف تفعل شیئا لّم یفعلہ رسول اللہ ﷺ؟“ قال عمر: ”ھٰذا و اللہ خیر“ فلم یزل عمر یرا جعنی حتّی شرح اللہ صدری لذٰلک، ورأیت فی ذٰلک الّذی رأی عمر. قال زید: قال أبوبکر: ”إنّک رجل شابّ عاقل لا نتّھمک، وقد کنت تکتب الوحی لرسول اللہ ﷺ، فتتبّع القراٰن فاجمعہ .“ فواللہ لو کلّفونی نقل جبل من الجبال ما کان أثقل علیّ ممّا أمرنی بہٖ من جمع القراٰن. قلت: کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول اللہ ﷺ؟ قال :”ھو واللہ خیر“ .فلم یزل أبوبکر یراجعنی حتّی شرح اللہ صدری للّذی شرح لہ صدر أبی بکر وعمر رضی اللہ عنھما، فتتبّعت القراٰن أجمعہٗ من العسب و اللّخاف وصدور الرّجال، حتّی وجدتّ اٰخر سورۃ التّوبۃ مع أبی خزیمۃ الانصاریّ، لم أجدھا مع أحد غیرہٖ: ”لقد جآء

کم رسول من انفسکم عزيز عليه ما عنتّم. حتّی خاتمة براء ۃ".
فکانت الصّحف عند أبی بکر حتّی توفّا ہ الله، ثمّ عند عمر حياتهٗ، ثمّ
عند حفصة بنت عمر رضی اللہ عنہما۔(۱۳۴)

"حضرت عبید بن السباق سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلایا جب کہ یمامہ والوں (اہل یمامہ) سے لڑائی ہو رہی تھی اور اس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اُن کے پاس تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہا کہ جنگِ یمامہ میں کتنے ہی قرآن مجید کے قراء شہید ہو گئے ہیں اور مجھے خدشہ ہے کہ قاریوں کے مختلف مقامات پر شہید ہو جانے کے باعث قرآن مجید کا اکثر حصہ جاتا رہے گا لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ قرآن کریم کے جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: "اللہ رب العزت کی قسم! یہ پھر بھی خیر ہے۔" پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ برابر اس بارے مجھ سے بحث کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں میرا سینہ کھول دیا۔ اور اس معاملے میں میری رائے بھی وہی ہوگئی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے تھی (میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی

(۱۳۴) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۹۰۷، کتاب فضائل القرآن، رقم: ۴۷۰۱
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۲۸۳، کتاب تفسیر القرآن، رقم: ۳۱۰۳
۳۔ احمد، المسند، ۱: ۱۳، رقم: ۸۶
۴۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۷، رقم: ۷۹۹۵
۵۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۶۶، رقم: ۶۴
۶۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۵: ۱۴۶، رقم: ۴۹۰۱
۷۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۰: ۳۶۴، رقم: ۴۵۰۷

رائے سے متفق ہو گیا)۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ تم نوجوان اور صاحبِ عقل و دانش ہو اور تمہاری قرآن فہمی پر بھی کسی کو کلام نہیں اور تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے وحی الٰہی بھی لکھا کرتے تھے۔ پس سعی بلیغ کے ساتھ قرآن مجید کو جمع کر دو۔ پس اللہ رب العزت کی قسم! اگر وہ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ میرے لئے جمع قرآن کے اِس حکم سے زیادہ ثقیل (بھاری) نہ ہوتا۔ میں نے عرض کی: ''آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا؟''۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''یہ کام، اللہ رب العزت کی قسم! بہت بہتر ہے''۔ پس حضرت ابوبکر صدیق برابر مجھ سے بحث فرماتے رہے یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے میرا سینہ اُس کام کے لئے کھول دیا جس کے لئے اُس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا۔ پس میں نے قرآن مجید کو کھجور کے پتوں، پتھر کے ٹکڑوں اور لوگوں کے سینوں سے تلاش کر کے جمع کیا یہاں تک کہ سورۃ توبہ کا آخری حصہ میں نے حضرت ابوخزیمہ الانصاری رضی اللہ عنہ کے پاس پایا جو ان کے سوا کسی اور کے ہاں سے نہیں پایا تھا۔ یعنی ''لقد جآء کم رسول سے لے کر سورۃ البراءۃ کے اختتام تک۔ (یقیناً تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ عظمتوں والے رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت گراں گزرتا ہے) پس یہ صحیفے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا پھر یہ حضرت عمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام تک رہے۔ پھر یہ قرآن مجید کے نسخے حضرت سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس رہے۔

۱۳۵۔ عن علی قال ان اعظم أجرا فی المصاحف ابوبکر الصدیق

کان أول من جمع القرآن بین اللوحین۔(۱۳۵)

’’حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: قرآن کے حوالے سے سب سے زیادہ اجر پانے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآن کو دو جلدوں میں جمع کیا۔‘‘

۱۳۶۔ عن صعصعة قال اول من جمع القرآن ابوبکر۔(۱۳۶)

’’صعصعہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے قرآن جمع کرنے والے ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۳۷۔ عن اللیث بن سعد قال اول من جمع القرآن ابوبکر و کتبه زید بن ثابت۔ (۱۳۷)

’’لیث بن سعد سے روایت ہے کہ قرآن کو سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جمع کیا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اسکی کتابت کی۔‘‘

---

(۱۳۵) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۵۴، رقم: ۵۱۳

۲۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۱۴۸، رقم: ۳۰۲۲۹

۳۔ خثیمہ، من حدیث خثیمہ، ۱: ۱۳۵

۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۳: ۱۹۳

۵۔ ابن مندہ، شروط لأئمة، ۱: ۲۶

(۱۳۶) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۲۵۹، رقم: ۳۵۸۶۶

(۱۳۷) شمس الحق، عون المعبود، ۱۰: ۲۰

فصل :۳۱

إنه يبعث يوم القيامة و النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٰخذ بيده

﴿روزِ قیامت اٹھتے وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا﴾

۱۳۸۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ: أنّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرج ذات يوم ودخل المسجد وأبوبكر و عمر، أحدهما عن يمينهٖ والاٰخر عن شمالهٖ وهو اٰخذ بأ يديهما، وقال: ''هٰكذا نبعث يوم القيا مة''۔(۱۳۸)

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے مسجد میں داخل ہوئے اس دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے، ایک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائیں جانب تھے اور دوسرے بائیں جانب اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دونوں کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''ہم قیامت کے روز اسی طرح اٹھائے جائیں گے۔''

---

(۱۳۸) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۲، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۶۹
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۸، مقدمہ، رقم: ۹۹
۳۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۴: ۳۱۲، رقم: ۷۷۴۶
۴۔ ابن حبان، طبقات المحدثین بأصبهان، ۴: ۲۳۹، رقم: ۶۴۰
۵۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۶۱۶، رقم: ۱۴۱۸
۶۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰۲، رقم: ۲۲۱
۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۳۳۱
۸۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۴: ۳۶۵، رقم: ۲۲۲۸

۱۳۹۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال: دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وإحدٰی یدیه علٰی أبی بکر والأُخرٰی علٰی عُمر فقال: ”هٰکذا نُبعثُ یوم القیامة“۔(۱۳۹)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجدِ نبوی میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک دستِ مبارک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تھا اور دوسرا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔”اِس طرح ہم قیامت کے روز اُٹھائے جائیں گے۔“

۱۴۰۔ عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”أوّل من تنشقّ عنه الأرض أنا، ثمّ أبو بکر، ثمّ عمر، ثمّ اٰتی أهل البقیع، فتنشقّ عنهم فأبعث بینهم.“(۱۴۰)

”حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”سب سے پہلے جس سے زمین پھٹے گی وہ میں ہوں پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ سے، پھر عمر رضی اللہ عنہ سے، پھر میں اہلِ بقیع کے پاس آؤں گا تو اُن سے زمین شق (پھٹے) ہوگی پھر میں اُن سب کے درمیان اُٹھایا جاؤں گا۔“

---

(۱۳۹) ا۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۷۱، کتاب معرفة الصحابہ، رقم: ۴۴۲۸

(۱۴۰) ا۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۷۲، رقم: ۴۴۲۹

۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۵۱، رقم: ۵۰۷

فصل: ۳۲

بشره النبی ﷺ بالجنة فی الدنیا

﴿حضور ﷺ نے آپ ﷛ کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت عطا فرما دی﴾

۱۴۱۔ عن سعیدبن المسیّب قال: أخبرنی أبو موسیٰ الاشعریّ: أنّهٗ توضّأ فی بیتہٖ ثمّ خرج، فقلت: لألزمنّ رسول اللہ ﷺ، ولأکوننّ معهٗ یومی هٰذا، قال: فجاء المسجد، فسأل عن النّبیّ ﷺ، فقالوا: خرج ووجّه هٰهنا، فخرجت علیٰ إثرہٖ، أسأل عنه، حتّی دخل بئر أریس، فجلست عندالباب، وبابها من جرید، حتّی قضیٰ رسول اللہ ﷺ حاجتهٗ فتوضّأ، فقمت إلیه، فإذا هو جالس علیٰ بئر اریس وتوسّط قفّها، وکشف عن ساقیه و دلّاهما فی البئر، فسلّمت علیه، ثمّ انصرفت فجلست عندالباب، فقلت: لأ کوننّ بوّاب رسول اللہ ﷺ الیوم، فجاء أبوبکر فدفع الباب، فقلت: من هٰذا؟ فقال: أبوبکر، فقلت: علیٰ رسلک، ثمّ ذهبت، فقلت: یا رسول اللہ ﷺ، هٰذا أبوبکر یستاذن؟ فقال:"إئذن لهٗ وبشّره بالجنّة" فاقبلت حتّی قلت لأبی بکر: أدخل، ورسول اللہ ﷺ یبشّرک بالجنّة، فدخل أبوبکر فجلس عن یمین رسو ل اللہ ﷺ معهٗ فی القفّ، ودلّی رجلیه فی البئر

كما صنع النبيّ ﷺ، و كشف عن ساقيه۔(۱۴۱)

’’حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ وہ اپنے گھر سے وضو کرکے باہر نکلے اور دل میں کہنے لگے کہ آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ ﷺ کے ساتھ رہوں گا۔ آپ مسجد میں آئے اور حضور ﷺ کے بارے دریافت کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ آپ ﷺ اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ پس میں آپ ﷺ کے پیچھے آپ کے بارے پوچھتا ہوا باہر نکلا یہاں تک کہ پتہ چلا کہ آپ ﷺ بئرِ اریس میں داخل ہوئے۔ پس میں اس کے دروازے کے پاس بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا۔ جب حضور ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ ﷺ نے وضو فرما لیا تو اٹھ کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔

آپ ﷺ بئرِ اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں مبارک کھول

(۱۴۱) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۴۴، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۷۱
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۵۰، رقم: ۳۴۹۰
۳۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۵۱، رقم: ۳۴۹۲
۴۔ بخاری، الصحیح، ۵: ۲۲۹۵، رقم: ۵۸۶۲
۵۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۵۹۹، رقم: ۶۶۸۴
۶۔ بخاری، الصحیح، ۶: ۲۶۵۱، رقم: ۶۸۳۴
۷۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۶۸، کتاب فضائل الصحابہ، رقم: ۲۴۰۳
۸۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۳۱، کتاب المناقب، رقم: ۳۷۱۰
۹۔ احمد، المسند، ۴: ۴۰۷
۱۰۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۴۲، رقم: ۸۱۳۱
۱۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۲: ۳۱۹، رقم: ۲۰۹۵
۱۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۲۷۸

لیں اور انہیں کنویں میں لٹکا لیا۔ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیااور واپس آ کر دروازے پر بیٹھ گیا۔ اپنے دل میں سوچا کہ آج میں رسول اکرم ﷺ کا دربان بنوں گا۔کچھ دیر کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے پوچھا، کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔''ابوبکر!'' میں نے کہا، ٹھہریں۔ پھر میں بارگاہِ نبوت ﷺ میں جا کر عرض گزار ہوا ''یا رسول اللہ ﷺ! یہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، حاضرِ خدمت ہونے کی اجازت چاہتے ہیں'' آپ ﷺ نے فرمایا''انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سناؤ۔'' میں نے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ اندر آ جایئے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کی دائیں جانب آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکا لیں اور پنڈلیاں کھول دیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔''

۱۴۲۔ عن عبداللہ إبن مسعود رضی اللہ عنہ قال: کنّا عندالنّبیّ فقال النّبیّ ﷺ:''یطلع علیکم رجل من أھل الجنّة'' فأطلع أبوبکر فسلّم ثمّ جلس۔(۱۴۲)

''حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:''اہلِ جنت میں سے

(۱۴۲) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۷۶، رقم:۴۴۴۳
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۲۲، رقم: ۳۶۹۴
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر: ۱۰، ۱۶۷، رقم: ۱۰۳۴۳
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۰۴
۵۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۱۱۷
۶۔ محبّ طبری، ریاض النضرة، ۱:۳۲۹

ایک شخص تم پر نمودار ہو گا۔'' اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نمودار ہوئے، آپ نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔

۱۴۳۔ عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما **قال مشيت مع النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **إلی امرأة فذبحت لنا شاة فقال رسول الله** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **ليدخلن رجل من أهل الجنة فدخل أبو بكر** رضی اللہ عنہ **(۱۴۳)**

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے ،اس نے ہمارے لیے بکری ذبح کی (وہاں)حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:(ابھی یہاں) اہل جنت میں سے ایک شخص داخل ہو گا ،پس تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکر داخل ہوئے۔''

۱۴۴۔ عن أبی هريرة قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**: ''من أصبح منكم اليوم صائما؟'' قال أبوبكر :أنا قال:''فمن تبع منكم اليوم جنازة؟'' قال أبوبكر: أنا قال:''فمن أطعم منكم اليوم مسكينا؟'' قال أبوبكر: أنا قال: ''فمن عاد منكم اليوم مريضا؟'' قال أبوبكر: أنا فقال رسول**

---

(۱۴۳)۱۔ حاکم ،المستدرک ،۳:۱۴۶،رقم:۴۶۶۱
۲۔احمد بن حنبل،المسند ،۳:۳۳۱،رقم:۱۴۵۹۰
۳۔احمد بن حنبل،المسند ،۳:۳۸۷،رقم:۱۵۲۰۱
۴۔ابن ابی شیبہ، المصنف ، ۶: ۳۵۱، رقم: ۳۱۹۵۲
۵۔ طیالسی،المسند ،۱:۲۳۴،رقم:۱۶۷۴
۶۔طبرانی،المعجم الأوسط،۸:۴۱،رقم:۷۸۹۷
۷۔احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۰۹، رقم: ۲۳۳
۸۔ابن ابی عاصم، السنۃ،۲: ۶۲۴، رقم: ۱۴۵۳

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''ما اجتمعن فی إمرء إلّا دخل الجّنة''(۱۴۴)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا ؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟'' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی عیادت (تیمار داری) کی ؟'' ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، میں نے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس میں یہ باتیں جمع ہوں وہ ضرور جنت میں جائے گا۔''

(۱۴۴) ۱۔ مسلم، الصحیح، ۲: ۷۱۳، کتاب الزکوٰۃ، رقم ۱۰۲۸
۲۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۷
۳۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۳۶، رقم: ۸۱۰۷
۴۔ بیہقی، السنن الکبری، ۴: ۱۸۹، رقم: ۷۶۱۹
۵۔ بیہقی، شعب الإیمان، ۶: ۵۳۷، رقم: ۹۱۹۹
۶۔ ابونعیم، المسند، المستخرج علی صحیح الامام مسلم، ۳: ۱۰۲، رقم: ۲۲۹۹
۷۔ نسائی، فضائل الصحابة، ۱: ۴، رقم: ۶
۸۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۷
۹۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۲: ۹۲

فصل: ۳۳

إنه أوّل من يدخل الجنّة من الأمّة المحمّدیّة علی صاحبها الصلوٰ ة والسلام

﴿امت محمدی علی صاحبھا الصلوٰ ة والسلام میں سب سے پہلے جنت میں جانے والے﴾

۱۴۵۔ عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ”اتانی جبریل فأخذ بیدی فأرانی باب الجنّة الّذی تدخل منه أمّتی“ فقال أبوبکر: ”یا رسول الله وددت أنی کنت معک حتّٰی أنظر الیه“ فقال: رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ”أما إنّک یا أبابکر أوّل من یّدخل الجنة من أمّتی“(۱۴۵)

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑا، پھر مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری امت (جنت میں) داخل ہو گی۔“ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! مجھے پسند ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ میں بھی جنت کا وہ دروازہ دیکھتا۔ تو حضور نبی

(۱۴۵) ۱۔ ابوداؤد، السنن، ۴: ۲۱۳، رقم: ۴۶۵۲
۲۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۷۷، رقم: ۴۴۴۴
۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۹۳، رقم: ۲۵۹۴
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۹۲، رقم: ۵۹۳
۵۔ نووی تہذیب الأسماء، ۲: ۴۷۸
۶۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۴۳۴
۷۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۲: ۹۱

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’یقیناً تم تو میری امت کے پہلے شخص ہو جو جنت میں اس دروازہ سے داخل ہوگا۔‘‘

آپ رضی اللہ عنہ کو جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا

۱۴۶۔ عن الزّهريّ قال: أخبرنی حميد بن عبدالرّحمٰن بن عوف: أنّ أبا هريرة قال: سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: ’’من أنفق زوجين من شیء من الأشياء فی سبيل الله، دعي من أبواب. يعنى: ألجنّة. يا عبدالله هٰذا خير، فمن كان من أهل الصّلاة دعي من باب الصّلاة، ومن كان من أهل الجهاد دعى من باب الجهاد، ومن كان من أهل الصّدقة دعى من باب الصّدقة، و من كان من أهل الصّيام دعى من باب الصّيام، وباب الرّيّان.‘‘ فقال أبوبكر: ما علٰى هٰذا الّذى يدعٰى من تلك الأبواب من ضرورة، وقال: هل يدعٰى منها كلّها أحديا رسول الله؟ قال :’’نعم، وأرجو أن تكون منهم يا أبابكر۔‘‘(۱۴۶)

(۱۴۶) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳:۱۳۴۰، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۶۶
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۲۶۸، رقم: ۷۶۲۱
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۲:۴۴۹، رقم: ۹۷۹۹
۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۸:۲۰۶، رقم: ۳۴۱۸
۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۸:۲۰۷، رقم: ۳۴۱۹
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶:۳۵۳، رقم: ۳۱۹۶۵
۷۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۲:۶، رقم: ۲۲۱۹
۸۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵:۳۶، رقم: ۸۱۰۸
۹۔ نسائی، فضائل الصحابہ، ۱:۴، رقم: ۷
۱۰۔ ابونعیم، المسند المستخرج علی صحیح الامام مسلم، ۳:۱۰۱، رقم: ۲۲۹۴

←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ’’جو اللہ کی راہ میں ایک چیز کا جوڑا خرچ کرے گا تو اُسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ خیر ہے۔ پس جو اہل الصلوٰۃ (نمازیوں) میں سے ہو گا اُس کو بابُ الصلوٰۃ سے بُلایا جائے گا اور جو اہل جہاد میں سے ہو گا اُسے بابُ الجہاد سے بلایا جائے گا اور جو اہل صدقہ (خیرات والوں) میں سے ہو گا اُسے بابُ الصدقہ سے بلایا جائے گا اور جو اہل صِیام (روزہ داروں) میں سے ہو گا اُسے بابُ الصیام اور بابُ الریّان سے بلایا جائے گا۔‘‘ پس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی جو اِن سارے دروازوں سے بلایا جائے اُسے تو خدشہ ہی کیا۔ پھر عرض گزار ہوئے، ’’یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو ان تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا؟‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔’’ہاں، اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! مجھے امید ہے کہ تم اُن لوگوں میں سے ہو‘ (جنہیں تمام دروازوں میں سے بلایا جائے گا)۔‘‘

وضاحت:

جنت میں سب سے پہلے داخلہ کے حوالے سے بعض ذہنوں میں یہ خیال پیدا ہو گا کہ ایسی احادیث جس طرح سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہیں اسی طرح اہلِ بیت اطہار کے بارے میں بھی مروی ہیں جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

..............۱۱۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۹:۱۷۱، رقم: ۱۶۳

۱۲۔ بیہقی، شعب الایمان، ۳:۲۵۵، رقم: ۳۴۶۸

۱۳۔ ازدی، الجامع لمعمر بن راشد، ۱۱:۱۰۷، رقم:

۱۴۔ ابن ابی عاصم، السنۃ، ۲:۵۷۸، رقم: ۱۲۳۷

۱۵۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲:۴۷۶

أخبرنی رسول الله ﷺ ان اوّل من یدخل الجنة أنا و فاطمه والحسن و الحسین۔(☆)

رسول اللہ ﷺ نے مجھے بتایا کہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں میں، فاطمہ، حسن اور حسین ہوں گے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان احادیث اور روایات میں تطبیق کیسے ممکن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ کے اہل بیت آپ ﷺ ہی کے ہمراہ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کا داخلہ حضور ﷺ ہی کے داخلے کے حکم میں ہوگا۔ بقیہ اُمت میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنت میں داخل ہوں گے۔ اہلِ بیتِ نبوت کا اُمت کے ساتھ مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ ہم ایک مثال کے ذریعے اسے یوں واضح کرتے ہیں کہ ایک شیخ کے ساتھ اس کی اولاد بھی ہو اور مریدین ومتبعین بھی تو کیا وہاں یہ سوال پیدا ہوگا کہ شیخ کی اولاد اور مریدین میں سے پہلے کون داخل ہوگا؟ ہرگز نہیں۔ شیخ کی اولاد کا داخلہ شیخ کے ساتھ اور شیخ کے حکم میں ہی شمار ہوگا۔ اور داخلہ میں اولیت اور بعدیت کا سوال بعد میں پیدا ہوگا۔

اس امر کی وضاحت یوں بھی ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے ہمراہ چلتے، مجلس میں آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھتے۔ جہاد بھی آپ ﷺ کے شانہ بشانہ کرتے، آپ ﷺ پر جانیں نثار کرتے اور حضور ﷺ سے لاکھوں دعائیں لیتے۔ جبکہ حسنین کریمین حضور ﷺ کے کندھوں پر سواری کرتے، آپ ﷺ کی گود مبارک میں لیٹتے، آپ ﷺ کے سینہ اقدس پر کھیلتے، آپ ﷺ کی زبان مبارک کو

(☆) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۱۶۴، رقم: ۴۷۲۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۱۴:۱۷۳

چوستے اور آپ ﷺ کا بے حساب پیار لیتے۔ اگر کوئی یہاں مقابلہ کرنا چاہے کہ حضور ﷺ کے ساتھ چلنے میں پہلے کون تھا پیچھے کون تھا، بیٹھنے میں پہلے کون تھا پیچھے کون تھا تو یہ مقابلہ درست نہیں ہو گا۔

حضور ﷺ کے وفادار اور ادب شعار اُمتی کبھی بھی اہلِ بیتِ نبوت اور اصحاب بارگہِ نبوت میں مقابلہ اور موازنہ نہیں کرتے۔ اسلئے کہ گھر والوں اور صحبت والوں میں موازنہ نہیں ہوا کرتا، اولاد و احفاد اور غلامان و اصحاب میں بھی موازنہ نہیں ہوا کرتا، حتی کہ خود جگر و جان اور جانثاران میں بھی موازنہ نہیں ہوا کرتا کیونکہ کچھ جان نثار کرنے والے ہیں اور کچھ خود جگر و جان کہلانے والے ہیں۔

فصل: ۳۴

إن الصّديق سيد كهول أهل الجنة

﴿آپ رضی اللہ عنہ عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں﴾

۱۴۷۔ عن انس، قال: قال رسول الله ﷺ: لأبی بكر وّ عمر: ”هٰذان سيّدا كهول أهل الجنّة من الأوّلين والاٰخرين إلّا النّبيّين والمرسلين“۔(۱۴۷)

”حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ ”یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں سے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔“

۱۴۸۔ عن علیّ رضی اللہ عنہ عن النّبیّ ﷺ قال، قال رسول الله ﷺ: ”أبوبكر وّعمر سيّدا كهول أهل الجنّة من الأوّلين والاٰخرين إلّا

---

(۱۴۷) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۰، رقم: ۳۶۶۴
۲۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۷: ۶۸، رقم: ۶۸۷۳
۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۲: ۱۷۳، رقم: ۹۷۶
۴۔ مقدسی، الأحادیث المختارۃ، ۶: ۲۴۴، رقم: ۲۲۶۰
۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۴۸، رقم: ۱۲۹
۶۔ ذہبی، سیر أعلام النبلا، ۷: ۱۳۳
۷۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۳۰۷
۸۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۴۷۸

النّبیّین والمرسلین، لا تخبرھما یا علیّ مادامَا حیّین۔(۱۴۸)

''حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ انبیاء و مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین میں تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔ اے علی رضی اللہ عنہ! جب تک وہ دونوں زندہ ہیں انہیں یہ خبر نہ دینا۔''

۱۴۹۔ عن عون ابن أبی جحیفة عن أ بیه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

---

(۱۴۸) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱:۳۶، مقدمہ، رقم: ۹۵
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۱، رقم: ۳۶۶۵
۳۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۱، رقم: ۳۶۶۶
۴۔ احمد، المسند، ۱: ۸۰، رقم: ۶۰۲
۵۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۵۰، رقم: ۳۱۹۴۱
۶۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۴۰۵، رقم: ۵۳۳
۷۔ بزار، المسند، ۳: ۶۹ رقم: ۸۳۳
۸۔ بزار، المسند، ۳: ۶۷، رقم: ۸۳۱
۹۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۲: ۹۱، رقم: ۱۳۴۸
۱۰۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۴۳۷، رقم: ۱۷۸۱
۱۱۔ مقدسی، الاحادیث المختارہ، ۲: ۱۶۷، رقم: ۵۴۵
۱۲۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۲۳، رقم: ۹۳
۱۳۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۶۱۷، رقم: ۱۴۱۹
۱۴۔ ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ۱۵: ۳۴۳
۱۵۔ عسقلانی، تہذیب التہذیب، ۱۲: ۳۹۳
۱۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۳: ۳۸۶
۱۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۳۲۴
۱۸۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۱۵

’’أبوبکر وّ عمر سیّدا کھول أھل الجنّة من الأوّلین والاٰخرین إلّا النّبیّین والمرسلین‘‘۔(۱۴۹)

’’حضرت عون رضی اللہ عنہ بن ابو جحیفہ اپنے والد ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ انبیاء اور مرسلین کے علاوہ اولین و آخرین کے تمام عمر رسیدہ جنتیوں کے سردار ہیں۔‘‘

۱۵۰۔ عن أبی سعید الخدری قال، قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لأبی بکر و عمر ھذان سیدا کھول اھل الجنة من الأولین والآخرین۔(۱۵۰)

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی الله عنهما کے لیے فرمایا: ’’یہ دونوں عمر رسیدہ اہل جنت کے سردار ہیں۔‘‘

(۱۴۹) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۸، مقدمہ، رقم: ۱۰۰
۲۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۳۰، رقم: ۶۹۰۴
۳۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲۲: ۱۰۴، رقم: ۲۵۷
۴۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۲۷۲، رقم: ۴۱۷۴
۵۔ ہیثمی، موارد الظمآن، ۱: ۵۳۸، رقم: ۲۱۹۲
۶۔ کنانی، مصباح الزجاجہ، ۱: ۱۶، رقم: ۳۶
(۱۵۰) ۱۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۳۵۹، رقم: ۴۴۳۱
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۵۳

فصل : ۳۵

إن الصدیق یری فی الجنة کالنّجم الطّالع فی أفق السّماءِ

﴿آپ رضی اللہ عنہ ...... آسمانِ جنت کا درخشاں ستارا ہیں﴾

۱۵۱۔ عن أبی سعید رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''إنّ أھل الدّرجات العلی لیراھم من تحتھم کما ترون النّجم الطّالع فی أفق السّماء، وإنّ أبابکر وعمر منھم وأنعما''۔(۱۵۱)

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

(۱۵۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۰۷، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۵۸
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۷، مقدمہ، رقم: ۹۶
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۳: ۹۳، رقم: ۱۱۹۰۰
۴۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۴۰۰، رقم: ۱۱۷۸
۵۔ ابویعلی، المسند، ۲: ۴۷۳، رقم: ۱۲۹۹
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۴۸، رقم: ۳۱۹۲۵
۷۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۳: ۳۷۰، رقم: ۳۴۲۷
۸۔ حمیدی، المسند، ۲: ۳۳۳، رقم: ۷۵۵
۹۔ عبد بن حمید، المسند، ۱: ۲۸۰، رقم: ۸۸۷
۱۰۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۶۸، رقم: ۱۶۲
۱۱۔ مزی، تہذیب الکمال، ۱۵: ۱۲۸، رقم: ۳۳۴۴
۱۲۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۳۲۹، رقم: ۱۹
۱۳۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۲۲۰، رقم: ۳۵۳
۱۴۔ طبرانی، المعجم الصغیر، ۱: ۳۴۳، رقم: ۵۷۰
۱۵۔ خلال، السنہ، ۲: ۳۰۶، رقم: ۳۷۶
۱۶۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۶۱۶، رقم: ۱۴۱۶

ارشاد فرمایا: ''اعلیٰ اور بلند درجات والوں کو نچلے درجات والے ایسے دیکھیں گے جیسے تم آسمان کے افق پر طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ اُن (بلند درجات والوں) میں سے ہیں اور نہایت اچھے ہیں''۔

۱۵۲۔ عن جابر بن سمرہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول إن أھل الدرجات العلی یراھم من ھو أسفل منھم کما یری الکوکب الدری فی أفق السماء و أبوبکر و عمر منھم و أنعما۔(۱۵۲)

''حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ فرماتے سنا کہ جنت میں اعلیٰ درجات پر فائز لوگوں کو کم درجات والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جیسے وہ آسمان کے افق پر چمکتے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (ان اعلیٰ درجات والوں) میں شامل ہیں اور کیا ہی خوش نصیب ہیں۔''

(۱۵۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۲:۲۵۴، رقم: ۲۰۶۵
۲۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹:۵۴

فصل: ۳۶

یتجلی اللہ لأبی بکر فی الآخرۃ خاصة

﴿آخرت میں اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو اپنا دیدار خاص عطا فرمائے گا﴾

۱۵۳۔ عن جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہما قال: کنّا عندالنّبیّ إذ جاءہٗ وفد عبدالقیس فتکلّم بعضھم بکلام لغافی الکلام فالتفت النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلٰی أبی بکر و قال: ’’یا أبابکر سمعت ما قالوا؟‘‘ قال: نعم یا رسول اللہ وفھمتہٗ قال: ’’فأجبھم‘‘ قال: فأجابھم أبوبکر رضی اللہ عنہ بجواب وأجاد الجواب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ’’یا أبابکر أعطاک اللہ الرّضوان الأکبر‘‘ فقال لہٗ بعض القوم ’’وما الرّضوان الأکبر یا رسول اللہ؟‘‘ قال: ’’یتجلّی اللہُ لعبادہٖ فی الآخرۃ عامة وّ یتجلّی لأبی بکر خاصّة‘‘. (۱۵۳)

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر تھے کہ عبدالقیس کا وفد آیا، اس میں سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نامناسب گفتگو کی ۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ

---

(۱۵۳)۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۸۳، رقم: ۴۴۶۳

۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۵:۱۲

۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲:۶۷

۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱۲: ۱۹

۵۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق، ۳۰: ۱۶۱

ہوئے اور ارشاد فرمایا: ''اے ابوبکر! آپ نے سنا جو کچھ انہوں نے کہا ہے؟'' آپ نے عرض کی: ہاں! یا رسول اللہ! میں نے سن کر سمجھ لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پھر انہیں اس کا جواب دو''۔ راوی کہتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں نہایت عمدہ جواب دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! اللہ رب العزت نے تمہیں رضوانِ اکبر عطا فرمائی ہے۔'' لوگوں میں سے کسی نے بارگاہِ نبوت میں عرض کی۔ ''یا رسول اللہ! رضوانِ اکبر کیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ رب العزت آخرت میں اپنے بندوں کی عمومی تجلی فرمائے گا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے خصوصی تجلی فرمائے گا۔''

۱۵۴۔ عن الزبير بن العوام قال لما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم من الغار اتاه ابوبكر بناقته فقال اركبها يا رسول الله فلما ركبها التفت الى ابى بكر فقال يا أبابكر أعطاک الله قال يا رسول الله وما قال يتجلى الله يوم القيامة لعباده عامة و يتجلى لک خاصة۔ (۱۵۴)

''حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار (ثور) سے باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی لائے اور عرض کیا:

(۱۵۴) ۱۔ ابن حیان، طبقات المحدثین بأصبهان، ۳: ۱۱، رقم: ۲۴۰

۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۲: ۷۶

۳۔ ابن حجر نے '(لسان المیزان، ۱: ۲۸۲، رقم: ۸۳۸)، میں حضرت ابوہریرۃ سے روایت کیا ہے۔

۴۔ ذہبی نے بھی '(میزان الاعتدال فی نقدر الرجال، ۱: ۲۷۸)، میں حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے

۵۔ ابن عساکر نے '(تاریخ دمشق الکبیر، ۳۰: ۱۶۳)، میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

یارسول اللہ! اس پر سوار ہو جائیں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوبکر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرما دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے بندوں کے لئے عام تجلی فرمائے گا اور تمہارے لئے خاص۔‘‘

فصل:۳۷

صبره و تثبته عند وفاة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

﴿وصالِ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرصبر و استقامت﴾

۱۵۵۔ عن عائشة رضی الله عنها، **زوج النّبیّ** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: **انّ رسول الله** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **مات و أبوبکر با لسّنح. قال ا سما عیل: یعنی با لعالیة. فقام عمر یقول: و الله ما مات رسول الله** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**. قالت: وقال عمر: و الله ما کان یقع في نفسی إلّا ذاک، ولیبعثنّه الله، فلیقطعنّ أیدي رجال وأرجلهم. فجآء أبوبکر فکشف عن رسول الله** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فقبّلهٗ قال: بأبي أنت وأمّي. طبت حیّا وّمیتا، والّذی نفسی بیدهٖ لا یذیقک الله الموتتین أبدا ثمّ خرج فقال: أیّها الحالف علٰی رسلک، فلمّا تکلّم أبوبکر جلس عمر، فحمد الله أبو بکر وأثنٰی علیه، وقال: ألا من کان یعبد محمّدا** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **فإنّ محمّدا قد مات، ومن کا ن یعبد الله فإنّ الله حيّ لا یموت۔(۱۵۵)**

''ام المؤمنین سیّد ہ عائشہ صدّ یقہ ،حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی

(۱۵۵) ا۔ بخاری، الصحیح،۳:۱۳۴۱، کتاب المناقب، رقم:۳۴۶۷
۲۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۵۲۰، رقم: ۱۶۲۷
۳۔ بیہقی، السنن الکبریٰ، ۸: ۱۴۲
۴۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ،۲: ۲۶۹
۵۔ بیہقی، الاعتقاد، ۱: ۳۴۶
۶۔ محبّ طبری، الریاض النضر ۃ،۲: ۳۸

اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مقام سنح میں تھے۔اسماعیل راوی کا قول ہے کہ وہ مقام مدینہ طیبہ کا بالائی حصہ ہے۔ پس حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ فوت نہیں ہوئے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے دل میں یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ اللہ رب العزت آپ ﷺ کو ضرور تندرست فرما دے گا اور آپ ﷺ ضرور کافروں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے''۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اوپر سے کپڑا ہٹایا، آپ ﷺ کے وجودِ مسعود کو بوسہ دیا اور عرض کی: ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ حیات و ممات دونوں میں پاکیزہ رہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ۔ اللہ رب العزت آپ کو موت کا ذائقہ دوبارہ کبھی نہیں چکھائے گا''۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ باہر نکلے اور ارشاد فرمایا۔''اے قسم کھانے والے! صبر سے کام لے''۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کلام فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمدو ثنا کے بعد فرمایا: ''سُن لو! جو شخص حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو یقیناً وہ وفات پا چکے ہیں اور جو شخص اللہ رب العزت کی عبادت کرتا تھا تو اللہ رب العزت د زندہ ہے اس پر موت طاری نہیں ہوگی۔''

۱۵۶۔ قال أبو سلمة فأخبرنی بن عباس رضی اللہ عنهما ان ابا بکر رضی اللہ عنہ خرج و عمر رضی اللہ عنہ یکلم الناس فقال اجلس فأبی فقال اجلس فأبی فتشهد ابو بکر رضی اللہ عنہ فمال إلیه الناس و ترکوا عمر فقال أما بعد فمن کان منکم یعبد محمدا ﷺ فإن محمدا ﷺ قد مات و من کان یعبد اللہ فإن اللہ حی لا یموت۔ قال اللہ تعالی: ﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ إِلَّا

رَسُوْلٌ﴾ إلی ﴿الشَّاکِرِیْنَ﴾ و اللہ لکان الناس لم یکونوا یعلمون أن اللہ أنزلها حتی تلاها أبوبکر رضی اللہ عنہ فتلقاها منه الناس فما یسمع بشر إلا یتلوها۔(۱۵۶)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سے کہا آپ بیٹھ جایئے مگر انہوں نے انکار کیا آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں بار دگر بیٹھنے کو کہا مگر انہوں نے انکار کر دیا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا تو لوگ آپ کی طرف متوجہ ہوگئے اور انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے گفتگو کی کہ جو شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرستش کرتا تھا تو وہ سن لے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے جا چکے ہیں اور جو اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تو وہ سن لے کہ اللہ عزوجل زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تو) رسول ہی ہیں (نہ کہ خدا)، آپ سے پہلے بھی کئی پیغمبر (مصائب اور تکلیفیں جھیلتے ہوئے اس دنیا سے) گزر چکے ہیں، پھر اگر وہ وفات فرما جائیں یا شہید کر دیئے جائیں تو کیا تم اپنے (پچھلے مذہب کی طرف) الٹے پاؤں پھر جاؤ گے (یعنی ان کی وفات یا شہادت کو معاذ اللہ دینِ اسلام کے حق نہ ہونے پر یا ان کے سچے رسول نہ ہونے پر محمول کرو گے)، اور جو کوئی اپنے الٹے پاؤں پھرے گا تو وہ اللہ کا ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا، اور اللہ عنقریب (مصائب پر ثابت قدم رہ کر) شکر کرنے والوں کو جزا عطا فرمائے گا۔﴾

(راوی کہتا ہے) اللہ رب العزت کی قسم! یوں لگا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تلاوت سے پہلے لوگ جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے۔ (اب آپ رضی اللہ عنہ کی تلاوت کے بعد) لوگوں نے اسے سن کر یاد کرلیا۔ پس اب ہر شخص کو اس آیت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا جاتا تھا۔''

(۱۵۶) بخاری، الصحیح، ۱: ۴۱۹، رقم: ۱۱۸۵

فصل: ۳۸

صاحب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الغار والمزار

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ...... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غار و مزار کے ساتھی ہیں﴾

۱۵۷۔ عن ابن عمر، أنّ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لأبی بکر: انت صاحبی علی الحوض، وصاحبی فی الغار۔(۱۵۷)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر سے ارشاد فرمایا: ’’آپ حوضِ (کوثر) پر میرے ساتھی ہیں اور غار (ثور) میں بھی میرے ساتھی ہیں۔‘‘

۱۵۸۔ عن ابن أبی ملیکة، عن ابن عبّاس رضی اللہ عنہما قال: إنّی لواقف في قوم فدعوا اللہ لعمر بن الخطّاب وقد وضع علٰی سریرہٖ، إذا رجل مّن خلفی قد وضع مرفقہٗ علٰی منکبي یقول: رحمک اللہ، إن کنت لارجو أن یجعلک اللہ مع صاحبیک، لأنّي کثیرا ممّا کنت أسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: ”کنت وأبوبکر و عمر، وفعلت و أبوبکر و عمر، وانطلقت وأبوبکر وعمر“ فان کنت لأرجو أن یجعلک اللہ معھما، فالتفتّ فإذا ھو عليّ بن أبی طالب رضی اللہ عنہ۔(۱۵۸)

---

(۱۵۷) ۱۔ ترمذی، الجامع، ۵: ۶۱۳، رقم: ۳۶۷۰

۲۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۸

۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۲: ۷۲

(۱۵۸) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۴۵، رقم: ۳۴۷۴

۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۴۸، رقم: ۳۴۸۲

←

''ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں لوگوں کے ہمراہ کھڑا تھا جنہوں نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کی۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کی میت) کو چارپائی پر رکھا جا چکا تھا، اچانک ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور فرمایا: ''اللہ آپ پر رحم فرمائے، میں امید کرتا تھا کہ اللہ رب العزت آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں اکثر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنتا تھا کہ آپ فرماتے تھے:''میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ تھے، اور میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے (فلاں کام) کیا، میں، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ (فلاں جگہ) گئے۔'' مجھے امیدِ واثق ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا۔ پس میں اپنے پیچھے اُس شخص کی طرف متوجہ ہوا تو (کیا

۳۔ مسلم، الصحیح، ۴: ۱۸۵۸، کتاب فضائل الصحابۃ، رقم: ۲۳۸۹
۴۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۷، مقدمہ، رقم: ۹۸
۵۔ احمد، المسند، ۱: ۱۱۲، رقم ۸۹۸
۶۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۷۱، رقم: ۴۴۲۷
۷۔ نسائی، السنن الکبریٰ، ۵: ۳۹، رقم: ۸۱۱۵
۸۔ نسائی، فضائل الصحابۃ، ۱: ۷، رقم: ۱۴
۹۔ خلال، السنۃ، ۱: ۲۹۲، رقم: ۳۵۸
۱۰۔ بزار، المسند، ۲: ۱۰۲، رقم: ۴۵۳
۱۱۔ احمد، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۵۷، رقم: ۳۲۷
۱۲۔ بیہقی، الاعتقاد، ۹: ۱۸۴
۱۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۹: ۱۸۴
۱۴۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۳۲۸
۱۵۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۱: ۳۳۴

دیکھتا ہوں) وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔

۱۵۹۔ عن سعید ابن المسیّب قال: ”کان أبوبکرالصّدّیق من النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکان الوزیر فکان یشاورہٗ فی جمیع أمورہٖ وکان ثانیه فی الإسلام وکان ثانیه فی الغار وکان ثانیه فی العریش یوم بدر وکان ثانیه فی القبر ولم یکن رّسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقدّم علیه أحدا“(۱۵۹)

”حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں وزیر کی حیثیت رکھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تمام اُمور میں اُن سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لانے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثانی (دوسرے) تھے، غارِ (ثور) میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثانی تھے، غزوۂ بدر میں عریش (وہ چھپر جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے بنایا گیا تھا) میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثانی تھے، قبر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثانی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُن (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) پر کسی کو بھی مقدّم نہیں سمجھتے تھے۔“

۱۶۰۔ عن علی بن أبی طالب قال لما حضرت أبابکر الوفاة أقعدنی عند رأسه و قال لی یا علی إذا أنا مت فغسلنی بالکف الذی غسلت به رسول اللہ و حنطونی و اذھبوا بی إلی البیت الذی فیه رسول اللہ فاستأذنوا فإن رأیتم الباب قد یفتح فادخلوا بی وإلا فردونی إلی مقابر المسلمین حتی یحکم اللہ بین عبادہ قال فغسل و کفن و کنت أول من یأذن إلی الباب فقلت یا رسول اللہ ھذا أبوبکر مستأذن فرأیت الباب قد تفتح و سمعت قائلا یقول ادخلوا الحبیب إلی حبیبه فإن

(۱۵۹) حاکم، المستدرک، ۳: ۶۶، رقم: ۴۴۰۸

الحبیب إلی الحبیب مشتاق۔(۱۶۰)

''حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اس ہاتھ سے غسل دینا جس سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا تھا اور مجھے خوشبو لگانا اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کے پاس لیجانا، اگر تم دیکھو کہ دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لاکر عامۃ المسلمین کے قبرستان میں دفن کر دینا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا اور میں نے سب سے پہلے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوبکر آپ سے داخلہ کی اجازت مانگ رہے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ کھول دیا گیا اور آواز آئی۔ حبیب کو اسکے حبیب کے ہاں داخل کر دو بے شک حبیب ملاقاتِ حبیب کے لئے مشتاق ہے۔''

---

(۱۶۰) ۱۔ حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۳: ۴۹۳

۲۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲: ۴۹۲

۳۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۳۰: ۴۳۶

فصل : ۳۹

حبهٔ واقتداءه و شکرهٔ واجب علی الأمة

﴿صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی محبت و اطاعت اور شکر اُمت پر واجب ہے﴾

۱۶۱۔ عن سهل بن سعد قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حب أبی بکر و شکره واجب علی امتی۔(۱۶۱)

''حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے محبت اور اُن کا شکر ادا کرنا میری امت پر واجب ہے۔''

۱۶۲۔ عن الشعبی قال حب أبی بکر و عمر و معرفة فضلهما من السنة۔(۱۶۲)

''شعبی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی محبت اور ان کے فضائل کی معرفت سنت ہے۔''

۱۶۳۔ عن حذیفة، قال: کنّا جلوسا عند النّبیّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: ''إنّی لا

(۱۶۱) ۱۔ دیلمی، الفردوس بمأ ثور الخطاب، ۲: ۱۴۲، رقم: ۲۷۲۴
۲۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۴۵۱

(۱۶۲) ۱۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۴۹، رقم: ۳۱۹۳۷
۲۔ ذهبی، سیر أعلام النبلا، ۴: ۳۱۰
۳۔ عبداللہ بن احمد، السنة، ۲: ۵۸۰، رقم: ۱۳۶۸
۴۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب، ۳: ۹۷۲

أدری ما بقائی فیکم، فاقتدوا بالّذین من بعدی“ وأشار إلٰی أبی بکر و عمر (۱۶۳)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بیشک میں (اپنے آپ) نہیں جانتا کہ کتنی مدت تمہارے درمیان رہوں گا۔ پس تم میرے بعد اِن لوگوں کی پیروی کرنا“۔ یہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

۱۶۴۔ عن حذیفة، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ”إقتدوا بالّذین من بعدی أبی بکر وعمر“۔(۱۶۴)

---

(۱۶۳) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۱۰، ابواب المناقب، رقم: ۳۶۶۳
۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، ۵: ۶۶۸، ابواب المناقب، رقم: ۳۷۹۹
۳۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۷، رقم: ۹۷
۴۔ احمد، المسند، ۵: ۳۸۵، رقم: ۲۳۳۲۴
۵۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۵: ۳۲۸
۶۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۷: ۴۳۳، رقم: ۳۷۰۴۹
۷۔ ابن ابی عاصم، السنہ، ۲: ۵۴۵، رقم: ۱۱۴۸
۸۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۱۸۶
۹۔ بخاری، الکنی، ۱: ۵۰
۱۰۔ ابن رجب، جامع العلوم والحکم، ۱: ۲۶۴
۱۱۔ خلال، السنۃ، ۱: ۲۷۵، رقم: ۳۳۶

(۱۶۴) ۱۔ ابن حبان، الثقات، ۷: ۵۷۳
۲۔ بیہقی، السنن الکبری، ۸: ۱۵۳
۳۔ طبرانی، المعجم الاوسط، ۴: ۱۴۰، رقم: ۳۸۱۶
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۲۹۵

←

’’حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’تم میرے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی اور اقتداء کرنا۔‘‘

.... ۵۔ عبداللہ بن احمد، السنۃ، ۲: ۵۷۹، رقم: ۱۳٦٦

٦۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۹: ۱۰۹

۷۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، ۲: ۳۳۴

۸۔ بیہقی، الاعتقاد، ۱: ۳۴۰

۹۔ قزوینی، التدوین فی اخبار قزوین، ۲: ۳۹۳

۱۰۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۱: ۲۲۳

۱۱۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۴۷۸

فصل: ۴۰

حبه و مودته لأهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آپ رضی اللہ عنہ کی محبت و مودتِ اہل بیت رضی اللہ عنہم

۱۶۵۔ عن ابن عمر قال: قال ابوبکر رضی اللہ عنہ ارقبوا محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اهل بیته۔(۱۶۵)

''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل بیت میں تلاش کرو۔''

۱۶۶۔ والذی نفسی بیده لقرابة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أحب الی ان أصل من قرابتی۔(۱۶۶)

---

(۱۶۵) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۸۰، رقم: ۳۵۴۱
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۱، رقم: ۳۵۰۹
۳۔ ابن ابی شیبة، المصنف، ۶: ۳۷۴، رقم: ۳۲۱۴۰
۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۲: ۵۷۴
۵۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۱: ۱۶۳
۶۔ ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، ۴: ۱۱۴

(۱۶۶) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۶۰، رقم: ۳۵۰۸
۲۔ بخاری، الصحیح، ۴: ۱۵۴۹، رقم: ۳۹۹۸
۳۔ مسلم، الصحیح، ۳: ۱۳۸۰، رقم: ۱۷۵۹
۴۔ ابن حبان، الصحیح، ۱۴: ۵۷۴، رقم: ۶۶۰۷
۵۔ بیہقی، السنن الکبری، ۶: ۳۰۰، رقم: ۱۲۵۱۳
۶۔ احمد، المسند، ۱: ۹، رقم: ۵۵

’’خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت داری مجھے اپنے اقرباء سے زیادہ عزیز ہے۔‘‘

۱۶۷۔ عن عقبه بن الحارث قال صلی أبوبکر رضی اللہ عنہ العصر ثم خرج یمشی فرأی الحسن یلعب فحمله علی عاتقه و قال بأبی شبیه بالنبی لاشبیه بعلی و علی یضحک۔(۱۶۷)

’’عقبہ بن الحارث سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عصر کی نماز پڑھی پھر مسجد سے نکل کر ٹہلنے لگے آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر ان کو اپنے کاندھے پر اٹھا لیا اور کہا میرے باپ قربان، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہیں علی رضی اللہ عنہ کے نہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے۔‘‘

---

(۱۶۷) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۰۲، رقم: ۳۳۴۹
۲۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۷۰، رقم: ۳۵۴۰
۳۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۱۸۴، رقم: ۴۷۸۴
۴۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۴۱، رقم: ۳۷
۵۔ ابویعلی، المسند، ۱: ۴۲، رقم: ۳۹
۶۔ بزار، المسند، ۱: ۱۲۲، رقم: ۵۳
۷۔ نسائی، السنن الکبری، ۵: ۴۸، رقم: ۸۱۶۱
۸۔ نسائی، فضائل الصحابة، ۱: ۱۹، رقم: ۵۷
۹۔ طبرانی، المعجم الکبیر، ۳: ۲۰، رقم: ۲۵۲۷
۱۰۔ شیبانی، الآحاد والمثانی، ۱: ۲۹۹، رقم: ۴۰۹
۱۱۔ عسقلانی، الإصابة، ۲: ۷۰
۱۲۔ ابن جوزی، صفة الصفوة ۱: ۷۵۹
۱۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۱: ۱۳۹

۱۶۸۔ اخذت ابابکر الخاصرة فجعل علی (کرم اللّٰہ وجهه) یسخن یده بالنار فیکمد بهاخاصرة ابی بکر رضی اللہ عنہ۔(۱۶۸)

''حضرت ابوبکر کی کوکھ میں درد اٹھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنا ہاتھ آگ سے گرم کر کے اس پر پھیرتے رہے اور اس کو سینکتے رہے۔''

۱۶۹۔ ان ابا بکر الصدیق کان اذا انزل به امر یرید فیه مشاورة اهل الرای و اهل الفقه و دعا رجالا من المهاجرین والانصار دعا عمر و عثمان و علیا و عبدالرحمن بن عوف و معاذ بن جبل و ابی بن کعب و زید بن ثابت و کل هولاء یفتی فی خلافة ابی بکر۔(۱۶۹)

''جو کوئی معاملہ پیش آتا تھا تو حضرت ابوبکر صدیق اہل الرائے وفقہائے صحابہ سے مشورہ لیتے تھے۔ اور مہاجرین و انصار میں سے چند ممتاز لوگ یعنی عمر، عثمان، علی، عبدالرحمٰن بن عوف، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت ث کو بلاتے تھے۔ یہ سب لوگ حضرت ابوبکر صدیق کے عہد میں فتویٰ دیتے تھے۔''

۱۷۰۔ کان ابوبکر یکثر النظر الی وجه علی رضی اللہ عنہ فساله عائشة رضی اللہ

(۱۶۸) ۱۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابة، ۱: ۱۴۵، رقم: ۱۲۴
۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۳۰: ۳۳۸
۳۔ سیوطی، لباب النقول، ۱: ۱۳۲
۴۔ سیوطی، الدر المنثور، ۵: ۸۵
۵۔ شوکانی، فتح القدیر، ۳: ۱۳۶
۶۔ محبّ طبری، الریاض النضرة
(۱۶۹) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۲: ۳۵۰

عنہا **فقال سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النظر الی وجه علی عبادة۔(۱۷۰)**

’’حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑی کثرت کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھتے رہتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے اس بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔‘‘

(۱۷۰) ا۔ ہیتمی، الصواعق المحرقہ: ۱۷۷

۲۔ ذہبی نے 'سیر أعلام النبلاء (۱۵: ۵۴۲)، میں مختصر روایت کیا ہے۔

فصل : ۴۱

ماروی عن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فی مناقب أبی بکر رضی اللہ عنہ

فضائلِ ابی بکر رضی اللہ عنہ ...... بروایاتِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

۱۷۱۔ عن علی رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ''إن تولوا أبا بکر تجدوہ زاھدا فی الدنیا راغبا فی الاخرۃ وإن تولوا عمر تجدوہ قویا أمینا لا تأخذہ فی اللہ تعالی لومۃ لائم وإن تولوا علیا تجدوہ ھادیا مھدیا یسلک بکم الطریق''۔(۱۷۱)

''حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو والی بناؤ گے تو تم اُنہیں دنیا سے کنارہ کشی اختیار کرنے والا اورآخرت میں رغبت رکھنے والا پاؤ گے اور اگر عمر رضی اللہ عنہ کو والی بناؤ گے تو انہیں ایسا قوی اور امین پاؤ گے جسے اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اپنی گرفت میں نہیں لے سکتی اوراگر تم علی رضی اللہ عنہ کو والی بناؤ گے تو انہیں ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھے راستے پر چلائے گا۔''

---

(۱۷۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳:۷۳، کتاب معرفۃ الصحابہ، رقم:۴۴۳۴

۲۔ احمد، المسند، ۱: ۱۰۸، رقم: ۸۵۹

۳۔ بزار، المسند، ۳:۳۳، رقم:۷۸۳

۴۔ مقدسی، الأحادیث المختارۃ، ۲: ۸۶، رقم: ۴۶۳

۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۲۳۱، رقم: ۲۸۴

۶۔ عبداللہ بن احمد، السنۃ، ۲: ۵۴۱، رقم: ۱۲۵۷

۷۔ عسقلانی، الإصابۃ، ۴: ۵۶۹

۸۔ ابن مفلح، المقصد الأرشد، ۲: ۳۱۳، رقم: ۸۲۸

۱۷۲۔ وعن الحسن، قال: قال علی علیه السلام: لما قبض رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم نظرنا فی أمرنا فوجدنا النبی صلی الله علیه وآله وسلم قد قدم أبا بکر فی الصلاۃ فرضینا لدنیانا من رضی رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لدیننا، فقدمنا أبابکر۔(۱۷۲)

حضرت امام حسن بن علی علیہما السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم نے اپنے معاملات میں غور وفکر کیا۔ پس ہم نے پایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز میں آگے فرمایا (امام بنایا)۔ چنانچہ ہم اپنی دنیا کے معاملات کی ذمہ داری کے لئے اُس ہستی پر راضی ہو گئے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے دین کے معاملات میں راضی ہوئے تھے۔ ''پھر ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے سے مقدّم کر دیا (خلیفہ تسلیم کر لیا)۔''

۱۷۳۔ عن علی رضی الله عنه انه قال لجمع من الصحابة اخبرونی عن اشجع الناس قالوا انت قال اشجع الناس ابو بکر لما کان یوم بدر جعلنا لرسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عریشا فقلنا من مع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ای من یکون معه لئلا یهوی الیه احد من المشرکین فوالله ما دنا منا أحد إلا ابوبکر شاهرا بالسیف علی رأس رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا یهوی الیه احد الا اهوی

(۱۷۲)۱۔ ابن جوزی، صفة الصفوه، ۱: ۲۵۷
۲۔ ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ۳: ۱۸۳
۳۔ ابن عبدالبر، التمهید، ۲۲: ۱۲۹
۴۔ خلال، السنہ، ۱: ۲۷۴، رقم: ۳۳۳
۵۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب، ۳: ۹۷۱
۶۔ نووی، تہذیب الأسماء، ۲: ۴۸۰
۷۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۱۷۷، رقم: ۳۹۰

الیہ۔(۱۷۳)

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ لوگوں میں سب سے بہادر کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بہادر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ کیونکہ غزوۂ بدر کے دن جب ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک عریش (چھپر) تیار کیا تو ہم نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا تا کہ کوئی مشرک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نہ بڑھ سکے۔ بخدا ہم میں سے کوئی آگے نہ بڑھا سوائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تلوار سونت کر اس مستعدی سے کھڑے ہوئے کہ جونہی کوئی دشمن ادھر کا رخ کرتا آپ رضی اللہ عنہ اس پر جھپٹ پڑتے۔

۱۷۴۔ عن النّزال بن سبرة قال...... فقلنا حدّثنا عن أبی بکر فقال: ”ذاک إمرء سمّاه الله صدّیقا علٰی لسان جبریل و محمّد صلی الله علیهما۔“(۱۷۴)

”حضرت نزال بن سبرہ سے روایت ہے کہ ہم نے (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) سے عرض کی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ بیان فرمائیں تو انہوں رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ وہ شخصیت ہیں جن کا لقب اللہ رب العزت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے ”الصِدّیق“ رکھا۔“

(۱۷۳) ۱۔ حلبی، السیرة الحلبیہ، ۲: ۱۶۶

۲۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۲: ۳۲

(۱۷۴) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۳: ۶۵، رقم: ۴۴۰۶

۲۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۹

۳۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۱: ۴۰۶

۴۔ محبّ طبری، الریاض النضرة، ۲: ۱۶۱

۱۷۵۔ عن علی بن أبی طالب قال لما حضرت أبابکر الوفاة أقعدنی عند رأسه و قال لی یا علی إذا أنا مت فغسلنی بالکف الذی غسلت به رسول الله و حنطونی و اذهبوا بی إلی البیت الذی فیه رسول الله فاستأذنوا فإن رأیتم الباب قد یفتح فادخلوا بی وإلا فردونی إلی مقابر المسلمین حتی یحکم الله بین عباده قال فغسل و کفن و کنت أول من یأذن إلی الباب فقلت یا رسول الله هذا أبوبکر مستأذن فرأیت الباب قد تفتح و سمعت قائلا یقول ادخلوا الحبیب إلی حبیبه فإن الحبیب إلی الحبیب مشتاق۔(۱۷۵)

’’حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے مجھے اپنے سرہانے بٹھایا اور فرمایا اے علی! جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اس ہاتھ سے غسل دینا جس سے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دیا تھا اور مجھے خوشبو لگانا اور مجھے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کے پاس لیجانا، اگر تم دیکھو کہ دروازہ کھول دیا گیا ہے تو مجھے وہاں دفن کر دینا ورنہ واپس لاکر عامۃ المسلمین کے قبرستان میں دفن کر دینا تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرما دے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کو غسل اور کفن دیا گیا اور میں نے سب سے پہلے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر پہنچ کر اجازت طلب کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوبکر آپ سے داخلہ کی اجازت مانگ رہے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ روضہ اقدس کا دروازہ کھول دیا گیا اور آواز آئی:

(۱۷۵) ۱۔ حلبی، السیرۃ الحلبیہ، ۳:۴۹۳

۲۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۳۰:۴۳۶

۳۔ سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ۲:۴۹۲

حبیب کو اس کے حبیب کے ہاں داخل کر دو بے شک حبیب ملاقاتِ حبیب کے لئے مشتاق ہے۔‘‘

۱۷۶۔ عن محمد ابن الحنفية قال: قلت لأ بي: أى الناس خير بعد رُسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ قال: أبوبكر، قلت: ثم من؟ قال: ثم عمر و خشيت أن يقول عثمان، قلت: ثم أنت؟ قال: ما أنا إلا رجل من المسلمين۔(۱۷۶)

’’حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ پھر میں نے کہا: ان کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ۔ تو میں نے اس خوف سے کہ اب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے

(۱۷۶) ۱۔ بخاری، الصحیح، ۳: ۱۳۴۲، کتاب المناقب، رقم: ۳۴۶۸

۲۔ ابو داؤد السنن ۴: ۲۰۶ کتاب السنۃ، رقم: ۴۶۲۹

۳۔ طبرانی۔ المعجم الاوسط، رقم حدیث: ۸۱۰، ۱: ۲۴۷

۴۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۲۱، رقم: ۴۴۵

۵۔ احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ۱: ۳۷۱، رقم: ۵۵۳

۶۔ ابن أبی عاصم، السنۃ، ۲: ۴۸۰، رقم: ۹۹۳

۷۔ ابن الجوزی، صفۃ الصفوۃ، ۱: ۲۵۰

۸۔ عبداللہ بن احمد، السنہ، ۲: ۵۶۹، رقم: ۱۳۳۲

۹۔ عبداللہ بن احمد، السنہ، ۲: ۵۷۸، رقم: ۱۳۶۳

۱۰۔ محبّ طبری، الریاض النضرہ، ۱: ۳۲۱

۱۱۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۳۲۸

۱۲۔ نووی، تہذیب الاسماء، ۲: ۴۷۷

۱۳۔ بیہقی، الاعتقاد، ۱: ۳۶۱

خود ہی کہہ دیا کہ پھر آپ ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ’’نہیں میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مسلمان ہوں۔‘‘

۱۷۷۔ عن علی انه قال خير هذه الامة بعد نبيها أبوبكر رضی اللہ عنہ۔(۱۷۷)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔‘‘

۱۷۸۔ عن عبدالله بن سلمة قال: سمعت عليا يقول: ”خير الناس بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أبوبكر وخير الناس بعد أبی بكر، عمر“۔(۱۷۸)

---

(۱۷۷) ۱۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۱۰، رقم: ۸۷۹
۲۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۲۵، رقم: ۱۰۳۱
۳۔ احمد بن حنبل، المسند، ۱: ۱۲۷، رقم: ۱۰۵۲
۴۔ ابن ابی شیبہ، المصنف، ۶: ۳۵۱، رقم: ۳۱۹۵۰
۵۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۱: ۲۹۸، رقم: ۹۹۲
۶۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۴: ۸۴، رقم: ۳۶۷۳
۷۔ عبداللہ بن احمد نے السنہ (۲: ۵۸۱، رقم: ۱۳۷۰)، میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی اسناد صحیح ہے۔

(۱۷۸) ۱۔ ابن ماجہ، السنن، ۱: ۳۹، مقدمہ، رقم: ۱۰۶
۲۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء، ۷: ۱۹۹، ۲۰۰
۳۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۵: ۲۱۳، رقم: ۳۶۸۶
۴۔ خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ۸: ۳۷۶، رقم: ۴۴۷۶
۵۔ عبداللہ بن محمد نے، (طبقات المحدثین باصبھان، ۲: ۲۸۷، رقم: ۱۷۶)‘ میں وہب السوائی سے روایت کیا ہے۔
۶۔ مزی، تہذیب الکمال، ۲۱: ۳۲۵
۷۔ عسقلانی، الاستیعاب، ۳: ۱۱۴۹

''عبد اللہ بن سلمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے کہا: کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے افضل عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

۱۷۹۔ قال علی و الزبیر رضی اللہ عنہما **انا نری ابا بکر احق الناس بها بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه لصاحب الغار و ثانی اثنین و انا لنعلم بشرفه و کبره و لقد امره رسول اللہ بالصلٰوة بالناس و هو حیی۔(۱۷۹)**

''بلاشبہ حضرت ابوبکر خلافت کے سب سے زیادہ حقدار ہیں آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غار کے ساتھی ہیں۔ آپ ثانی اثنین ہیں اور ہم آپ کے شرف کو اور آپ کے خیر ہونے کو جانتے ہیں۔ بے شک آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں نماز کی امامت کا حکم دیا تھا۔''

۱۸۰۔ عن أسید بن صفوان صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لما توفی أبوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ فسجوه بثوب ارتجت المدینة بالبکاء ودهش القوم کیوم قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجاء علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ باکیا مسترجعا وهو یقول الیوم انقطعت خلافة النبی حتی وقف علی باب

(۱۷۹) ۱۔ حاکم، المستدرک علی الصحیحین، ۳: ۷۰، رقم: ۴۴۲۲
۲۔ بیہقی، السنن الکبری، ۸: ۱۵۲
۳۔ بیہقی، الاعتقاد، ۱: ۳۵۱
۴۔ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۲۱۶، رقم: ۴۱۸
۶۔ ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ۶: ۳۰۶
۷۔ ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، ۱: ۴۵

البيت الذى فيه أبوبكر فقال رحمک الله أبابكر كنت أول القوم إسلاما وأخلصهم إيمانا وأشدهم يقينا وأخوفهم لله وأعظمهم غناء وأحوطهم على رسوله ﷺ وأحدبهم على الإسلام وأيمنهم على أصحابه أحسنهم البغوي وأفضلهم مناقبا وأكثرهم سوابقا أرفعهم درجة وأقربهم من رسول الله ﷺ وأشبههم به هديا و خلقا وسمتا وفضلا أشرفهم منزلة وأكرمهم عليه وأوثقهم عنه فجزاک الله عن الإسلام و عن رسول الله ﷺ والمسلمين خيرا صدقت رسول الله ﷺ حين كذبه الناس فسماک الله فى كتابه صديقا الذى جاء بالصدق محمد رسول الله ﷺ و صدق به أبوبكر واسيته حين بخلوا وقمت معه حين عنه قعدوا صحبته فى الشدة أكرم الصحبة ثانى اثنين وصاحبه والمنزل عليه السكينة رفيقه فى الهجرة و مواطن الكره خلفته فى أمته بأحسن الخلافة حين ارتد الناس و قمت بدين الله قياما لم يقمه خليفة نبى قط قويت حين ضعف أصحابک و برزت حين استكانوا ونهضت حين وهنوا ولزمت منهاج رسول الله ﷺ إذ هموا ولم تصدع برغم المنافقين و ضغن الفاسقين و غيظ الكافرين وكره الحاسدين و قمت بالأمر حين فشلوا و نطقت حين تتعتعوا و مضيت بنور الله إذ و قفوا و اتبعوک فهدوا كنت أخفضهم صوتا و أعلاهم فوقا أقلهم كلاما و أصوبهم منطقا و أطولهم صمتا و أبلغهم قولا كنت أكبرهم رأيا و أشجعهم قلبا و أشدهم يقينا وأحسنهم عملا و أعرفهم بالأمور كنت و الله للدين يعسوبا أولا حين تفرق الناس عنه و آخرا

حين قبلوا كنت للمؤمنين أبا رحيما إذ صاروا عليك عيالا فحملت من الأثقال ما عنه ضعفوا و حفظت ما أضاعوا ورعيت ما أهملوا و شمرت إذ خنعوا و علوت إذ هلعوا و صبرت إذ جزعوا فأدركت آثار ما طلبوا و نالوا بک ما لم يحتسبوا كنت على الكافرين عذابا صبا و لهبا و للمسلمين غيثا و خصبا فطرت و الله بغنائها و فزت بحبائها و ذهبت بفضائلها و أحرزت سوابقها لم تعلل حجتک ولم يزغ قلبک ولم تضعف بصيرتک و لم تجبن نفسک ولم تخن كنت كالجبل لا تحركه العواصف ولا تزيله القواصف كنت كما قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أمن الناس عليه فی صحبتک و ذات يدک و كمال قال ضعيف فی بذنک قوی فی أمر الله متواضعا فی نفسک عظيما عند الله جليلا فی الأرض كبيرا عند المؤمنين لم يكن لأحد فيک مهمز ولا لقائل فيک مغمز ولا لأحد فيک مطمع ولا عندک هوادة لأحد الضعيف الذليل عندک قوی عزيز حتى تأخذ له بحقه و القوی العزيز عندک ضعيف حتى تأخذ منه الحق القريب و البعيد عندک فی ذلک سواء شأنک الحق و الصدق الرفق و قولک حكم و حتم و أمرک حلم و حزم و رأيک علم و عزم فأبلغت و قد نهج السبيل و سهل العسير و أطفئت النيران و اعتدل بک الدين و قوی الإيمان و ظهر أمر الله ولو كره الكافرون و ثبت الإسلام و المؤمنون فسبقت والله سبقا بعيدا و أتعبت من بعدک إتعابا شديدا و فزت بالخير فوزا مبينا فجللت عن البكاء و عظمت رزيتک فی

السماء و هدت مصيبتک الأنام فإنا لله و إنا إليه راجعون رضينا عن الله قضائه و سلمنا له أمره فوالله لن يصاب المسلمون بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بمثلک أبدا كنت للدين عزا و كهفا وللمؤمنين حصنا و فئة و أنسا و على المنافقين غلظة و غيظا فألحقک الله بنبيک عليه السلام ولا حرمنا الله أجرک ولا اضلنا بعدک و إنا لله و إنا إليه راجعون و سکت الناس حتى انقضى كلامه و بكوا كيوم مات النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قالوا صدقت ياختن رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔(۱۸۰)

''حضرت اُسید بن صفوان سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان کے اوپر چادر ڈال دی گئی تو لوگوں کی آہ و بکا سے پورا مدینہ لرز اٹھا، لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے دن کی طرح پریشان تھے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روتے اور ''انا للہ و انا الیہ راجعون'' پڑھتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے آج خلافتِ نبوی منقطع ہوگئی پھر آپ اس مکان کے دروازے پر جس کے اندر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا جسد پاک رکھا گیا تھا کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے :

---

(۱۸۰) ۱۔ مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۲: ۱۵، رقم: ۳۹۸
۲۔ مقدسی، الاحادیث المختارۃ، ۲: ۱۲، رقم: ۳۹۷
۳۔ بزار، المسند، ۳: ۱۳۸، رقم: ۹۲۸
۴۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۹: ۴۷
۵۔ خلال، السنہ، ۱: ۲۸۴
۶۔ حکیم ترمذی، نوادر الاصول فی احادیث الرسول، ۳: ۱۴۲
۷۔ ابن عبدالبر، الاستیعاب، ۱: ۹۸
۸۔ ابن عساکر، تاریخ دمشق الکبیر، ۳۰: ۴۴۰
۹۔ محبّ طبری، الریاض النضرۃ، ۲: ۲۴۸

''اے ابوبکر! اللہ آپ پر رحم فرمائے آپ سب سے پہلے اسلام لانے والے اور ایمان میں سب سے زیادہ اخلاص والے اور اللہ پر سب سے زیادہ یقین رکھنے والے اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے اور تمام لوگوں سے زیادہ غنا و سخاوت والے اور سب سے زیادہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہنے والے اور سب سے زیادہ اسلام پر مہربانی فرمانے والے تھے۔ آپ اصحاب رسول کیلئے سب سے زیادہ باعث برکت، سب سے بڑھ کر حسنِ طلب والے، مناقب و فضائل میں سب سے بڑھ کر، پیش قدمیوں میں سب سے برتر، درجہ میں سب سے اونچے، سب سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قربت والے اور ہدایت، حسن خلق، زبان پر کنٹرول اور فضل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہ تھے۔ آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تمام صحابہ سے بڑھ کر شرف و منزلت والے اور سب سے زیادہ مکرم و معتمد تھے۔ اللہ رب العزت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق اس وقت کی جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب کی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی کتاب میں صدیق کے نام سے نوازا اور فرمایا: **الذی جاء بالصدق و صدق به** (وہ ذات جو حق لے کر آئی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ جس نے تصدیق کی یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غمخواری کی جبکہ لوگوں نے بخل کیا، آپ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑے رہے جب لوگوں نے ساتھ چھوڑ دیا، آپ نے سختیوں میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ صحبت و رفاقت کا بہترین حق ادا کیا، آپ ثانی اثنین (دو میں سے دوسرے) اور صاحبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور آپ پر سکینہ نازل کی گئی۔ آپ ہجرت اور ہر مشکل مقام پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق اور ساتھی تھے۔ آپ امت مصطفوی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بہترین خلیفہ ثابت ہوئے ورنہ لوگ مرتد ہوگئے تھے، آپ نے اللہ

کے دین کو اس طرح قائم کیا جیسا کسی نبی کا خلیفہ کبھی نہ کرسکا تھا۔ آپ قوی رہے جب آپ کے ساتھی کمزور پڑ گئے، آپ نے مستعدی دکھائی جب وہ سست ہوگئے، آپ استحکام دین کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے جب لوگوں نے کمزوری دکھائی، آپ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہاج (راستے) پر گامزن رہے جب لوگ پست ہمتی دکھانے لگے۔ آپ نے منافقوں کی مخالفت، باغیوں کے بغض و کینہ، کفار کے غیظ وغضب اور حاسدوں کے حسد و نا پسندیدگی کو کوئی اہمیت نہ دی۔ آپ امرِ حق پر ڈٹے رہے جبکہ لوگ ہمت ہار گئے، آپ ثابت قدم رہے جبکہ وہ ڈگمگا اٹھے، آپ ہدایت الٰہی کے نور میں چلتے رہے جبکہ وہ کھڑے ہوگئے آخر انہوں نے آپ کی پیروی کی اور ہدایت پائی۔ آپ کی آواز سب سے پست تھی مگر آپ کا رتبہ سب سے اعلیٰ، آپ کا کلام کم تھا مگر سب سے زیادہ درست و صحیح، آپ سب سے زیادہ خاموش رہنے والے تھے مگر آپ کا قول فصاحت و بلاغت میں سب سے بڑھ کر تھا۔ آپ اعلیٰ رائے، شجاعتِ قلبی، یقین کی مضبوطی، حسن عمل اور معاملات فہمی میں سب سے بڑھ کر تھے۔ اللہ رب العزت کی قسم! آپ دین کے اولین سردار تھے جب لوگ دین سے ہٹے اور آپ آخری سردار تھے جب وہ دین کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ مسلمانوں کیلئے رحیم باپ کی مانند تھے یہاں تک کہ وہ آپ کی اولاد کی طرح ہوگئے۔ جن بھاری بوجھوں کو وہ نہ اٹھا سکے آپ نے ان کو اٹھالیا، جو وہ ضائع کرنے والے تھے اس کو آپ نے بچالیا، اور جس کو وہ چھوڑنے والے تھے آپ نے اس کا خیال رکھا۔ آپ نے مستعدی دکھائی جب وہ عاجز آگئے، آپ نے حوصلے بلند رکھے جب وہ پست ہمت ہوئے، آپ ثابت قدم رہے جب وہ گھبرا گئے اور آپ ہی کی وجہ سے انہوں نے وہ کامیابی اور ہدایت پائی جس کا ان کو گمان بھی نہ تھا۔ آپ کافروں کیلئے عذاب کا طوفان اور آگ کا شعلہ تھے اور مومنین کیلئے محبت و

رحمت کی موسلا دھار بارش۔ آپ نے اوصاف و کمالات کی فضا میں پرواز کی، ان کا عطیہ پایا اور ان میں بہترین کو چن لیا۔ آپ کی حجت کو کبھی شکست نہ ہوئی، آپ کا دل کبھی زنگ آلود نہ ہوا، آپ کی بصیرت کبھی کمزور نہ پڑی اور نہ ہی کبھی آپ کا نفس بزدل یا خائن ہوا۔ گویا آپ اس پہاڑ کی مانند تھے جس کو آندھیاں کبھی حرکت نہ دے سکیں، اور طوفان کبھی متزلزل نہ کر سکے۔ آپ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رفاقت اور مالی خدمت دونوں کے اعتبار سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کے مصداق آپ جسمانی اعتبار سے اگرچہ کمزور مگر اللہ کے دین کے معاملے میں قوی و مضبوط تھے۔ آپ نفس کے اعتبار سے متواضع تھے مگر اللہ کے ہاں بلند مرتبہ، زمین پر افضل اور مومنین کے ہاں بڑی قدر و منزلت والے تھے آپ کی نسبت نہ کوئی طنز کرتا تھا اور نہ کوئی حرف گیری کر سکتا تھا آپ میں نہ کسی کو طمع تھی اور نہ ہی آپ (دین کے معاملے میں) کسی کی رعایت کرتے تھے۔ ضعیف اور پست آدمی آپ کے نزدیک اسوقت تک قوی تھا یہاں تک کہ آپ اس کو اس کا حق دلائیں اور قوی و غالب شخص آپ کے نزدیک ضعیف و ذلیل تھا یہاں تک کہ آپ اُس سے دوسروں کا حق چھین لیں۔ دور و نزدیک دونوں قسم کے آدمی آپ کی نگاہ میں یکساں تھے۔ آپ کی شان حق، سچائی اور نرمی تھی، آپ کا حکم قطعی و حتمی تھا، آپ کا معاملہ بردباری اور دور اندیشی تھا، آپ کی رائے علم اور عزم تھا۔ آپ دنیا سے رخصت ہوئے جبکہ راستہ ہموار ہو گیا، مشکل آسان ہو گئی اور آگ بجھ گئی۔ آپ کی وجہ سے دین معتدل حالت میں آیا، ایمان قوی ہوئے، اللہ کا امر غالب آیا اگرچہ کافروں کو اس سے تکلیف ہوئی اور اسلام اور مسلمان ثابت قدم ہو گئے۔ اللہ رب العزت کی قسم! آپ دین پر عمل کے اعتبار سے اتنا آگے نکل گئے کہ اپنے بعد والوں کو تھکا دیا، آپ کامیاب ہوئے اور آہ و بکا سے مبرا ہوئے

آپ کی موت کی شدت آسمان پر محسوس کی جارہی ہے اور آپ کی موت کی مصیبت نے تمام نوع انسانی کو رنج و الم میں ڈال دیا ہے ہم سب اللہ کیلئے ہیں اوراس کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ہم اللہ رب العزت کے فیصلے سے راضی ہیں اور ہم نے اپنا معاملہ اسکے سپرد کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد آپ کی موت سے بڑا صدمہ مسلمانوں پر نازل نہیں ہوا۔آپ دین کیلئے عزت اور جائے پناہ، مسلمانوں کیلئے قلعہ، گروہ اور دار الامن، اور منافقوں کیلئے سراپا شدت اور غیظ و غضب تھے۔ پس اللہ رب العزت آپ کو اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا دے اور ہمیں آپ کے اجر سے کبھی محروم نہ فرمائے اور ہمیں ہمیشہ حق پر ثابت قدم رکھے۔ انا اللہ و انا الیہ راجعون۔جب تک حضرت علی رضی اللہ عنہ کلام فرماتے رہے لوگ خاموشی سے سنتے رہے اور پھر اس طرح بے تحاشہ روئے جیسا کہ حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے دن روئے تھے اور سب کہنے لگے: اے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد، بے شک آپ نے سچ فرمایا۔‘‘

مآخذ و مراجع

۱۔ **القرآن الحکیم**

۲۔ **آلوسی**، محمود بن عبد اللہ حسینی (۱۲۱۷۔۱۲۷۰ھ/۱۸۰۲۔۱۸۵۴ء)۔ **روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی**، لبنان دار احیاء التراث العربی۔

۳۔ **ابن ابی شیبہ**، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ **المصنف**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۴۔ **ابن ابی عاصم**، ابوبکر بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۵۔ **ابن اثیر**، ابو الحسن علی بن محمد بن عبد الکریم بن عبد الواحد شیبانی جزری (۵۵۵۔۶۳۰ھ/۱۱۶۰۔۱۲۳۳ء)۔ **أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۔ **ابن جعد**، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ **المسند**، بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۷۔ **ابن جوزی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ **صفۃ الصفوہ**، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۸۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الثقات**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۳۹۵ھ/۱۹۷۵ء۔

۹۔ **ابن حبان**، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔۹۶۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۱۰۔ **ابن حیان**، عبد اللہ بن جعفر بن حیان ابو محمد الانصاری (۲۷۴ھ۔۳۶۹ھ)۔ **طبقات**

المحد ثین باصبهان و الواردین علیها۔ بیروت، لبنان: موسسة الرسالة، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱۱۔ **ابن خزیمہ**، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/ ۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ **الصحیح**، بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء۔

۱۲۔ **ابن راہویہ**، ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم بن عبداللہ (۱۶۱۔ ۲۳۷ھ / ۷۷۸۔۸۵۱ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبة الایمان، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۳۔ **ابن رجب حنبلی**، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن احمد (۷۳۶۔۷۹۵ھ)۔ **جامع العلوم و الحکم فی شرح خمسین حدیثا من جوامع الکلم**۔ بیروت، لبنان: دارالمعرفہ، ۱۴۰۸ھ۔

۱۴۔ **ابن سعد**، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/ ۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ **الطبقات الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ و النشر، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۵۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **الاستیعاب فی معرفة الاصحاب**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ۔

۱۶۔ **ابن عبد البر**، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/ ۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔ **التمہید**۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف و الشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۷۔ **ابن عساکر**، ابو قاسم علی بن حسن بن ہبة اللہ بن عبد اللہ بن حسین دمشقی (۴۹۹۔۵۷۱ھ/ ۱۱۰۵ ۔۱۱۷۶ء)۔ **تاریخ دمشق الکبیر** (تاریخ ابن عساکر)۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۲۱ھ/ ۲۰۰۱ء۔

۱۸۔ **ابن قیسرانی**، ابو الفضل محمد بن طاہر بن علی بن احمد مقدسی (۴۴۸۔۵۰۷ھ/ ۱۰۵۶۔ ۱۱۱۳ء)۔ **تذکرة الحفاظ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الصمیعی، ۱۴۱۵ھ۔

۱۹۔ **ابن قیم**، ابو عبداللہ محمد بن ابی بکر ایوب الزرعی (۶۹۱۔۷۵۱ھ)۔ **حاشیہ علی سنن أبی داؤد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۲۰۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **البدایہ و النہایہ**۔

بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۱۔ **ابن کثیر**، ابو الفداء اسماعیل بن عمر (۷۰۱۔۷۷۴ھ/ ۱۳۰۱۔۱۳۷۳ء)۔ **تفسیر القرآن العظیم**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۲۲۔ **ابن ماجہ**، ابوعبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/ ۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۲۳۔ **ابن مفلح**، برہان الدین ابراہیم بن محمد بن عبد اللہ بن محمد (م ۸۸۴ھ)۔ **المقصد الارشد فی ذکر اصحاب الامام احمد**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الرشد للنشر والتوزیع، ۱۹۹۰ء۔

۲۴۔ **ابن مندہ**، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیی (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **الایمان**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۶ھ۔

۲۵۔ **ابن مندہ**، ابوعبد اللہ محمد بن اسحاق بن یحیی (۳۱۰۔۳۹۵ھ/ ۹۲۲۔۱۰۰۵ء)۔ **شروط الأئمۃ (فضل الاخبار وشرح مذاہب اہل الآثار وحقیقۃ السنن)**۔ ریاض، سعودی عرب: دار المسلم، ۱۴۱۴ھ۔

۲۶۔ **ابن ہشام**، ابو محمد عبد الملک حمیری (م ۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ **السیرۃ النبویہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۲۷۔ **ابن ہمام**، کمال الدین بن محمد بن عبد الواحد (م ۶۸۱ھ) **فتح القدیر**۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ رشیدیہ

۲۸۔ **ابوبکر اسماعیلی**، احمد بن ابراہیم بن اسماعیل (۲۷۷۔۳۷۱ھ)۔ **المعجم فی أسامی شیوخ ابی بکر الإسماعیلی**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۲۹۔ **ابو بکر بغدادی**، احمد بن علی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ)۔ **الفصل للموصل المدرج فی النقل**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الہجرۃ، ۴۶۳ھ۔

۳۰۔ **ابو داؤد**، سلیمان بن اشعث سجستانی (۲۰۲۔۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۳۱۔ **ابو علا مبارک پوری**، محمد عبد الرحمٰن بن عبد الرحیم (۱۲۸۳۔۱۳۵۳ھ)۔ **تحفۃ الاحوذی**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۲۔ **ابو عوانہ**، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۳۳۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ / ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء۔

۳۴۔ **ابونعیم**، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ / ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ **المسند المستخرج علی صحیح مسلم**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۹۶ء۔

۳۵۔ **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔ ۹۱۹ء)۔ **المسند**۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء۔

۳۶۔ **ابویعلی**، احمد بن علی بن مثنی بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔ ۹۱۹ء)۔ **المعجم**، فیصل آباد، پاکستان: ادارۃ العلوم و الاثریہ، ۱۴۰۷ھ۔

۳۷۔ **احمد بن حنبل**، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۳۸۔ **احمد بن حنبل**، ابوعبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۳۹۔ **اسماعیل حقی**، بروسوی یا اسکوداری (۱۰۶۳۔۱۱۳۷ھ/۱۶۵۲۔۱۷۲۴ء)۔ **تفسیر روح البیان**۔ کوئٹہ، پاکستان: مکتبہ اسلامیہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۰۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ **التاریخ الکبیر**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۴۱۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الصحیح**، بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۴۲۔ **بخاری**، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ(۱۹۴۔۲۵۶ھ/۸۱۰۔۸۷۰ء)۔ **الکنی**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر۔

۴۳۔ **بزار**، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۴۴۔ **بغوی**، ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد (۴۳۶۔۵۱۶ھ/۱۰۴۴۔۱۱۲۲ء)۔ **شرح السنہ**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء۔

۴۵۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۴۶۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **السنن الصغریٰ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۴۷۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **شعب الایمان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۴۸۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **الاعتقاد**، بیروت، لبنان، دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۴۹۔ **بیہقی**، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ **المدخل الی السنن الکبریٰ**، الکویت، دار الخلفاء للکتاب الاسلامی، ۱۴۰۴ھ۔

۵۰۔ **ترمذی**، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسی بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ **الجامع الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۵۱۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **المستدرک علی**

الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱/۱۹۹۰۔

۵۲۔ **حاکم**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ **معرفۃ علوم الحدیث**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء۔

۵۳۔ **حسینی**، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ **البیان والتعریف**۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ۔

۵۴۔ **حکیم ترمذی**، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر(۱)۔ **نوادر الاصول فی احادیث الرسول**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

(۱) حکیم ترمذی ۳۱۸ھ/۹۳۰ء میں زندہ تھے مگر اُن کی تاریخ وفات معلوم نہیں۔

۵۵۔ **حلبی**، علی بن برہان الدین (۱۴۰۴ھ)۔ **السیرۃ الحلبیۃ**، بیروت، لبنان، دار المعرفہ، ۱۴۰۰ھ۔

۵۶۔ **حماد بن اسحاق**، حماد بن اسحاق بن اسماعیل بن زید البغدادی ابو اسماعیل (۲۶۷ھ)۔ **ترکۃ النبی ﷺ والسبل التی وجھا فیھا**۔

۵۷۔ **حمیدی**، ابو بکر عبداللہ بن زبیر (م۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۵۸۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **تاریخ بغداد**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۶۰۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ / ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **الجامع لأخلاق الراوی و آداب السامع**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ المعارف، ۱۴۰۳ھ۔

۶۱۔ **خطیب بغدادی**، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔۴۶۳ھ/ ۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ **موضح اوھام الجمع و التفریق**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ،

۱۹۸۶ء

۶۲۔ **خیثمہ**، خیثمہ بن سلیمان القرشی الطرابلسی (۲۵۰۔۳۴۳ھ)۔ **من حدیث خیثمہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی، ۱۹۸۰ء۔

۶۳۔ **خلال**، احمد بن محمد بن ہارون بن یزید الخلال، أبوبکر (۲۳۴۔ ۳۱۱ھ)۔ **السنۃ**۔ ریاض، سعودی عرب، ۱۴۱۰ھ

۶۴۔ **دارمی**، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ **السنن**، بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۶۵۔ **دیار بکری**، حسین بن محمد بن الحسن۔ **تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس**، بیروت، لبنان: مؤسسۃ الشعبان للنشر والتوزیع۔

۶۶۔ **دیلمی**، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔ ۱۱۱۵ء)۔ **الفردوس بمأثور الخطاب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۶۷۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **سیر أعلام النبلاء**، بیروت، لبنان، مؤسسۃ الرسالۃ، ۱۴۱۳ھ۔

۶۸۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **میزان الاعتدال فی نقد الرجال**، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۹۹۵ء۔

۶۹۔ **ذہبی**، شمس الدین محمد بن احمد الذہبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)۔ **المعجم المختص بالمحدثین**۔ طائف، سعودی عرب: مکتبہ الصدیق، ۱۴۰۸۔

۷۰۔ **ربیع**، ربیع بن حبیب بن عمر ازدی بصری، المسند، بیروت، لبنان، دارالحکمۃ، ۱۴۱۵ھ۔

۷۱۔ **رویانی**، ابوبکر فی بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۷۲۔ **زرقانی**، ابو عبد اللہ محمد بن عبد الباقی بن یوسف بن احمد بن علوان مصری ازہری مالکی (۱۰۵۵۔۱۱۲۲ھ/ ۱۶۴۵۔۱۷۱۰ء)۔ **شرح الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،

۱۴۱۱ھ۔

۷۳۔ **زیلعی**، عبداللہ بن یوسف، ابو محمد الحنفی (۷۶۲ھ)۔ **نصب الرایۃ لأحادیث الھدایۃ**، مصر، دارالحدیث، ۱۳۵۷ھ۔

۷۴۔ **سہارنپوری**، مولانا احمد علی۔ **حاشیہ علی صحیح البخاری**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ

۷۵۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تاریخ الخلفاء**۔ بغداد، عراق: مکتبۃ الشرق الجدید۔

۷۶۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الریاض الحدیثہ۔

۷۷۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الخصائص الکبریٰ**۔ فیصل آباد، پاکستان: مکتبہ نوریہ رضویہ۔

۷۸۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۷۹۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)۔ **لباب النقول فی اسباب النزول**، قاھرہ، مصر: مطبعہ مصطفیٰ البابی، ۱۳۵۴ھ/ ۱۹۳۵ء

۸۰۔ **سیوطی**، جلال الدین ابو الفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان (۸۴۹۔ ۹۱۱ھ/ ۱۴۴۵۔۱۵۰۵ء)+عبد الغنی+فخر الحسن دہلوی ۔ **شرح سنن ابن ماجہ**۔ کراچی، پاکستان: قدیمی کتب خانہ۔

۸۱۔ **شاشی**، ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح (م ۳۳۵ھ/ ۹۴۶ء)۔ **المسند**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبۃ العلوم والحکم، ۱۴۱۰ھ۔

۸۲۔ **شافعی**، ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع قرشی (۱۵۰۔۲۰۴ھ/ ۷۶۷۔ ۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت لبنان: دار الکتب العلمیہ

۸۳۔ **شمس الحق**، محمد شمس الحق العظیم آبادی أبو الطیب، **عون المعبود شرح سنن أبی داود**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۵

۸۴۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **فتح القدیر**۔ مصر: مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی و اولادہ، ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۴ء۔

۸۵۔ **شوکانی**، محمد بن علی بن محمد (۱۱۷۳۔۱۲۵۰ھ/ ۱۷۶۰۔۱۸۳۴ء)۔ **نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۲ھ/ ۱۹۸۲ء۔

۸۶۔ **شہاب**، ابو عبد اللہ محمد بن سلامہ بن جعفر بن علی بن حکمون بن ابراہیم بن محمد بن مسلم قضاعی (م ۴۵۴ھ/ ۱۰۶۲ء)۔ **المسند**، بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۸۷۔ **شیبانی**، ابوبکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد (۲۰۶۔۲۸۷ھ/ ۸۲۲۔۹۰۰ء)۔ **الآحاد و المثانی**۔ ریاض، سعودی عرب: دار الرایہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۸۸۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **مسند الشامیین**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۸۹۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الاوسط**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۹۰۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الصغیر**، بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۳ھ/ ۱۹۸۳ء۔

۹۱۔ **طبرانی**، سلیمان بن احمد (۲۶۰۔۳۶۰ھ/ ۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ **المعجم الکبیر**، موصل، عراق: مکتبۃ العلوم و الحکم۔

۹۲۔ **طبری**، ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید (۲۲۴۔۳۱۰ھ/ ۸۳۹۔۹۲۳ء)۔ **تاریخ الامم**

والملوک، بیروت، لبنان، دارالکتب العلمیہ، ۱۴۰۷ھ۔

۹۳۔ **طحاوی**، ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ بن سلمہ بن عبد الملک بن سلمہ (۲۲۹۔۳۲۱ھ/ ۸۵۳۔۹۳۳ء)۔ **شرح معانی الآثار**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۳۹۹ھ۔

۹۴۔ **طیالسی**، ابو داؤد سلیمان بن داؤد جارود (۱۳۳۔۲۰۴ھ/ ۷۵۱۔۸۱۹ء)۔ **المسند**۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ۔

۹۵۔ **عبد اللہ بن احمد**، ابن حنبل الشیبانی (۲۱۳۔ ۲۹۰ھ)۔ **السنہ**۔ الدمام: دار ابن قیم، ۱۴۰۶ھ۔

۹۶۔ **عبدالباقی**، ابوالحسین عبدالباقی بن قانع، (۲۶۵۔۳۵۱ھ) **معجم الصحابۃ**، مدینہ منورہ، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، ۱۴۱۸ھ۔

۹۷۔ **عبد بن حمید**، ابو محمد بن نصر الکسی (م ۲۴۹ھ/ ۸۶۳ء)۔ **المسند**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء۔

۹۸۔ **عبدالرزاق**، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/ ۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ **المصنف**۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۹۹۔ **عجلونی**، ابو الفداء اسماعیل بن محمد بن عبد الہادی بن عبد الغنی جراحی (۱۰۸۷۔۱۱۶۲ھ/ ۱۶۷۶۔ ۱۷۴۹ء)۔ **کشف الخفا و مزیل الالباس**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۰۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲ء۔

۱۰۱۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **الدرایۃ فی تخریج احادیث الہدایۃ**، بیروت، لبنان۔

۱۰۲۔ **عسقلانی**، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تغلیق التعلیق**

علی صحیح البخاری۔ بیروت۔لبنان: المکتب الاسلامی + عمان + اُردن: دار عمار، ۱۴۰۵ھ۔

۱۰۳۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تلخیص الجبیر**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب، ۱۳۸۴ھ/ ۱۹۶۴ء

۱۰۴۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **تہذیب التہذیب**۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء

۱۰۵۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **فتح الباری**۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۱۰۶۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **لسان المیزان**۔ بیروت، لبنان، مؤسسۃ الأعلمی المطبوعات ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء

۱۰۷۔ عسقلانی، احمد بن علی بن حجر الشافعی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ **المطالب العالیہ**۔ ریاض، سعودی عرب: دار العاصمۃ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۰۸۔ علائی، ابو سعید بن خلیل کیکدی (۶۹۴۔ ۷۶۱)۔ **جامع التحصیل فی احکام المراسیل**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۶ء۔

۱۰۹۔ فاسی، عبد الحی الکتانی الادریسی الحسنی۔ **التراتیب الاداریہ (نظام الحکومہ النبویہ)**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العربی۔

۱۱۰۔ فاکہی، محمد بن اسحاق بن العباس ابو عبد اللہ (۲۱۷ھ/ ۲۷۵)۔ **اخبار مکہ فی قدیم الدہر و حدیثہ**۔ بیروت، لبنان: دار خضر، ۱۹۹۳ء۔

۱۱۱۔ قرشی، عبد اللہ بن محمد ابو بکر۔ **مکارم الاخلاق**۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ القرآن، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۱۱۲۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن محمد بن یحیی بن مفرج اُموی (۲۸۴۔۳۸۰ھ/ ۸۹۷۔۹۹۰ء)۔ **الجامع لاحکام القرآن**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۱۱۳۔ قزوینی، عبد الکریم بن محمد الرافعی۔ **التدوین فی اخبار قزوین**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب

العلمیہ، ۱۹۸۷ء۔

۱۱۴۔ **کردی**، احمد بن ابراہیم بن الحسین بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر (۸۲۶ھ) ۔**تحفۃ التحصیل فی ذکر رواۃ المراسیل**۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبہ الرشید، ۱۹۹۹ء۔

۱۱۵۔ **کنانی**، احمد بن ابی بکر بن اسماعیل (۷۶۲۔۸۴۰ھ)۔ **مصباح الزجاجۃ فی زوائد ابن ماجہ**، بیروت، لبنان، دارالعربیۃ، ۱۴۰۳ھ۔

۱۱۶۔ **لالکائی**، ابوالقاسم ھبۃ اللہ بن الحسن بن منصور (۴۱۸ھ)۔ **شرح أصول اعتقاد اھل السنۃ والجماعۃ من الکتاب والسنۃ واجماع**، ریاض، دارطیبۃ، ۱۴۰۲ھ۔

۱۱۷۔ **مالک**، ابن انس بن مالکؓ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔ ۷۹۵ء)۔ **الموطا**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۱۱۹ **محاملی**، ابوعبد اللہ حسین بن اسماعیل بن محمد بن اسماعیل بن سعید بن ابان ضبی (۲۳۵۔ ۳۳۰ھ/ ۸۴۹۔۹۴۱ء)۔ **امالی**۔ عمان + اُردن +الدمام: المکتبۃ الاسلامیہ + دار ابن القیم، ۱۴۱۲ھ۔

۱۲۰۔ **محبّ طبری**، ابوجعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔ ۱۲۹۵ء)۔ **الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ**۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۱۲۱۔ **مروزی**، محمد بن نصر بن الحجاج ابوعبد اللہ (۲۰۲۔ ۲۹۴)۔ **تعظیم قدر الصلاۃ**۔ مدینہ منورہ، سعودی عرب: مکتبہ الدار، ۱۹۸۵ء۔

۱۲۲۔ **مزی**، ابو الحجاج یوسف بن زکی عبد الرحمٰن بن یوسف بن عبد الملک بن یوسف بن علی (۶۵۴۔۷۴۲ھ/ ۱۲۵۶۔۱۳۴۱ء)۔ **تہذیب الکمال**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۲۳۔ **مسلم**، ابن الحجاج قشیری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔۸۷۵ء)۔ **الصحیح**۔ بیروت، لبنان: دار احیاء

التراث العربی۔

۱۲۴۔ **معمر بن راشد**، ازدی (۱۵۱ھ)۔ **الجامع**۔ بیروت، لبنان، المکتب الاسلامی، ۱۹۹۵ء۔

۱۲۵۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ)۔ **الاحادیث المختارہ**۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۲۶۔ **مقدسی**، محمد بن عبد الواحد بن احمد حنبلی (۵۶۹۔۶۴۳ھ)۔ **فضائل بیت المقدس**۔ سوریہ: دار الفکر

۱۲۷۔ **مناوی**، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔ ۱۶۲۱ء)۔ **فیض القدیر شرح الجامع الصغیر**۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۱۲۸۔ **منذری**، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔ ۱۲۵۸ء)۔ **الترغیب والترھیب**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۱۲۹۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۱۳۰۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **السنن الکبریٰ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء۔

۱۳۱۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **عمل الیوم واللیلہ**۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۳۲۔ **نسائی**، احمد بن شعیب (۲۱۵۔۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ **فضائل الصحابہ**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۵ھ۔

۱۳۳۔ **نووی**، ابو زکریا، یحییٰ بن شرف بن مری بن حسن بن حسین بن محمد بن جمعہ بن حزام (۶۳۱۔۶۷۷ھ/۱۲۳۳۔۱۲۷۸ء)۔ **تھذیب الاسماء واللغات**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۳۴۔ **واسطی**، اسلم بن سہل الرزاز (۲۹۲ھ) ۔ **تاریخ واسط**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب، ۱۴۰۶ھ۔

۱۳۵۔ **ہیتمی**، ابو العباس احمد بن محمد بن محمد بن علی بن محمد بن علی بن حجر (۹۰۹۔۹۷۳ھ/ ۱۵۰۳۔ ۱۵۶۶ء)۔ **الصواعق المحرقہ**۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ القاہرہ، ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء۔

۱۳۶۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **مجمع الزوائد**۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء۔

۱۳۷۔ **ہیثمی**، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔۱۴۰۵ء)۔ **موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان**۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۱۳۸۔ **یوسف بن موسیٰ**، أبو المحاسن الحنفی۔ **المعتصر من المختصر من مشکل الآ ثار**۔ بیروت، لبنان: عالم الکتب۔